بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے ہے حمدِ خدا جو ہے کثیر الغفران ۔ مالک الملک و اولوالامر و عمیم الاحسان
ہے رجا مجھ سے اُس پاک کو یہ نامہ مرا ۔ بے خلل و غش ہو پسندِ خردِ ناموران

لائق حمد و سزاوار ثنا ۔ ذاتِ پاکِ حق ہے اے حق آشنا
جسکے کُن کہتے نہ گذرا ایک پل ۔ کر دیئے پیدا بر و بحر و جبل

اور بچھایا اُسنے یہ فرشِ تراب ۔ کہتے ہی کُن کے فقط بر روئے آب
اور زبل اُسکی کو از صنعِ کمال ۔ کر دیا محکم باوتادِ جبال

اور کیا ہی نصب مانندِ حباب ۔ خیمۂ گردون بلا چوب و طناب
اور زینت اُسکو دی از انجم ۔ از مصابیح و مہ و مہر و [illegible]

دیکھ لے گر ہے تری آنکھون مین نور ۔ کیا ہی اس قصرِ معلّی مین قصور
ہی مُبرا جون رُخِ آئینہ صاف ۔ از شقوق و از فتو[illegible]

اب بھلا سب ملکے معمارانِ عصر ۔ کر تو دین تعمیر ایسا ایک قصر
کس کو قدرت ہے جو لافِ ہمسری ۔ مارے آگے ایسے قا[illegible]

اور پھر ان سب کو وہ ذاتِ قدیم ۔ دم مین کر دیگا قیامت کو عدم
یعنی جسدم دم کیا جاویگا صُور ۔ سب فنا ہونگے بلا [illegible]

اُس زمان جز ذاتِ حیِ لایموت ۔ کچھ نہوگا ہے یہ قرآن سے ثبوت
اور جب چاہیگا پھر بعد از ممات ۔ تب جِلا دیگا ہی اک دم مین [illegible]

اور لیگا ہر کسو سے پھر حساب ۔ رد و بد و نیک وہین حسب الکتاب
ہوگا جسکا پلّہ نیکی ثقیل ۔ دیگا جنت اُسکو وہ ربِ جلیل

ورنہ یعنی پلّہ اعمالِ زشت ۔ جسکا بھاری ہوگا سو وہ بدسرشت
پائیگا اُس دم مکانِ ہاویہ ۔ ہے بھرا از رنج و الم وہ زاویہ

اس طرح وہ فاعلِ مختار ہے ۔ قادرِ بے عجز و محکم کار ہے
جو کہو سو سب اُسی مقدور ہے ۔ کچھ نہین نزدیک اُسکی دور ہے

اُسنے لوگون کی ہدایت کے لیے ۔ انبیا و مرسلین پیدا کیے
اور کیے نازل صحیفے اُنپہ چند ۔ اور بعضون پر کتابین [illegible]

تا سُنائین حسبِ فرمانِ وحید ۔ سب کو امر و نہی اور وعدہ وعید
جسمین اُسکی سب لوگ طاعت کرین ۔ اور شرک و کفر و بدعت سے [illegible]

نوح کو جس وقت دیکھا برملا ۔ کر رہے ہے نہایت گرفتارِ بلا
ساڑھے نو سو سال تک لیل و نہار ۔ اُسنے دعوت کی نہان آ[illegible]

اور رہ بیکار لوگ کرتے ہین نفور ۔ یعنی سُن سُن بھاگتے ہین دور دور
تب کیا طوفان مین اُن سبکو غرق ۔ تھے جو منکر غرب سے [illegible]

اگر او بیش ہے لازم نہیں ہے بے صبری — سپاس حق ہے ہر نعمت قلیل و کثیر
مثال خواب پریشاں ہے طلسم جہان — نہیں ہے ثانی یوسف کوئی جو دے تعبیر

مقطعات حروفوں کی سی عبارت ہے — کوئی اس آیت لا حل کی کیا کرے تفسیر
پھرا نہ ملک عدم سے کوئی مسافر کبھی — جو اس سے پوچھئے ہے کس روش یہ راہ خطیر

نہ بیٹھیے بیخبر ای پاسبان حرص و ہوا — کھڑی ہے سر پہ اجل ہاتھ میں لیے شمشیر
جہاں آستین ندامت بچشم تر دامن — نہ بن پڑیگی ہوئی موت جب گریبان گیر

بلا قصور یا مرے غفور وقت ضرور — کریگا بیک اجل قبض روح بے تاخیر
کوئی بھی باقی رہا دیکھ چشم عبرت سے — ہزاروں کھپ گئے اس خاک میں فقیر و امیر

نہیں شہ بعد ہے ہوگا کوئی سلیمان سا — کہ جسکے امر کے جن و بشر تھے سب تسخیر
ہمیشہ صبح و مسا تخت آن شہ والا — اُڑے تھا باد پہ تا شمال از مطیر

بحکم آن شہ والا غنی سمیع و بصیر — جو ہو وہ مسجد اقصیٰ جنوں نے کی تعمیر
بوقت موت بھلا کچھ بھی انکے ساتھ گیا — نہ مال و ملک و دولت نہ سلطنت نہ سریر

عبث ہے منصب دنیا پہ جو کرے ہے ناز — کہ جسمیں آج ہوا سر فراز کل تغییر
کلیم و نوح اولو العزم شاہ و ذوالقرنین — خیال کیجے تو کیسا تھا وہ امیر کبیر

تمام طے کیا ملک اس نے شرق تا غرب — سے بلاد و جبال و بحار و نہر و غدیر
پلنگ تو ہے آخر اسی بیابان میں — اجل کے چنگل سے اسکو بھی کر لیا نخچیر

متاع و مال تو سب رہ گیا جہاں تھا وہیں — بجز کفن ملا اسمیں ہے بوزن نقیر
وہی عجوزۂ دنیا ہے جسکو دی کی طلاق — براہ دین ہے مقتول شبر و شبیر

ہزار آفریں اس شاہ کربلا و دبیر — پیاسا جسکے لہو کا تھا ایک جم غفیر
بجان رسید مگر بیعت یزید پلید — خلاف سنت حضرت ہوئی نہ انکو پذیر

نہ مانی بات یزید پلید کی زنہار — شہید ہو گیا بہ سنت رسول بشیر
صراط حق ہے یہی جو ہے سنت نبوی — یہاں سے تا در جنت ہے جیسے سیدھی لکیر

خلاف اسکے عزیز کبھی نہ رکھیو قدم — پڑو گے ورنہ جہنم میں جو ہے بئس المصیر
ہنوز لقمۂ اس دار لا بقا دیہ — یہ بوجھ لو کبھی ملک عدم کے ہونگے سفیر

وہاں کی راہ کا تو یاں ہے توشہ تقویٰ ہی — جو دسترس ہو تمھیں اسمیں مت کرو تقصیر
بوقت خواب امیر و فقیر یکساں ہے — فراش مخمل و دیبا ہو یا بساط حصیر

یہ خواب یا کہ طلسمات یا معما ہے — نہیں خیال میں آتا کچھ کریں تقریر
جو قبر کھود کے مردے کو دیکھیے تو اسے — کوئی نہ جانیگا یہ تھا امیر یا کہ فقیر

کمال آتی ہے حیرت یہ حال کر کے خیال — کہ تف ہے حشمت دنیا جسکی یہ توقیر
وہ نعمتیں کہ ہے آلودہ کھاکے پالودہ — یہ روٹی جو کی ہے افضل نہ شیر مال و پنیر

وہیں ہے آب گر تو زہر ہو نان جو کباب — ملا اُسی کو قناعت کہیں بخبز شعیر
نہ دیکھ چشم حقارت سے خاکساروں کو — اگرچہ پہنتے ہیں ظاہر میں وہ لباس حقیر

یہ خاکسار نہیں ہیں یہ زر کے ہیں محتاج — نگاہ اُنکی میں یکساں ہے خاک اور اکسیر
ہیں جو کہ چلہ نشین گوشۂ قناعت کے — طمع سے بھاگتے ہیں یوں کمان سے جوں تیر

دیا جو حق نے نگاہ و زبان میں انکی اثر — نہیں ہے پارس و اکسیر میں بھی یہ تاثیر
وہ ہیں بہر توکل کے قطب جنبش — اگرچہ جنبش نہیں میں ہیں پا بہ زنجیر

وہ اسکو دیکھیں ہیں سائل جو سبکو دیتا ہے — بغیر منت احسان سدا بلا تشہیر
لکھوں ثنا اسکی تا میں مطلع ثانی — کہ میں گدا ہوں وہ ہے بادشاہ عالمگیر

## مطلع ثانی

اسی کی ذات ہے مطلق ہر ایک شئے پہ قدیر — کہ جسکی شان ہے قرآن میں سمیع و بصیر

غنی ہے مال سے اور ملک سے ہے بے پروا — ہیں اسکو دیکھیے گدا سا کہ بادشاہ امیر
ہمیشہ بخشے ہے ادنا کو لطف سے اپنے — خبر ہر ایک کی لیتا ہے وہ لطیف و خبیر

غرض غرض ہے اسکو جو کوئی کرے اظہار | وہ خود علیم ہے روشن ہے اسپہ حال ضمیر | وہ شاہ آپ ہی ہے دستگیر بے پناہ | کرے ہے نظم و نسق خلق کا بغیر وزیر
نہ مصلحت کی ہے حاجت نہ مشورے کی ضرور | بھلا وہ کسلیے کیجئے صلاح کار و مشیر | احد ہے اسکی صفت اور صمد ہے اسکی شان | نہ کوئی اسکا ظہیر اور نہ کوئی اسکا نصیر
جناب نے قرار کیا نصب خیمۂ گردون | بلا عماد و طناب از پئے صغیر و کبیر | خدا و کرام برای انام گسترده است | فراش ارض بنا ہے طفیل عرض سریر
برائے روشنی چشم جملہ عالمیان | بنا دیا وہ رنگین چرخ شمع منیر | ہر اک سباع و بہائم ہر اک وحوش و طیور | ہیں اسکے دام میں الفت کے پاے بند و اسیر
پلی ہیں طفل صفت اسکی پرورش پاکر | ہمیشہ سے ہی زمستان و تابستان شیر | مقر ہے سارا جہاں اسکی احدیت اوپر | مگر یہ کافر و مشرک ہیں جو کہ اہل سعیر
کچھ ایسا انکی دماغوں میں گھر کیا تھا خلل | ہوا ہے سارے [illegible] | کہ چھوڑ راہ ہدایت طرف ضلالت کے | یہ چلتے ہیں جیسے چلتے ہیں اپنے مثل حمیر
فساد انکی لہو کا کبھی بطور صلاح | نہیں نکلنے کا الا بہ نشتر شمشیر | سلف سے انکو سنا ہے ہی ہیں عدہ و عید | ہر ایک اہل رسالت جو تھے بشیر و نذیر
نہیں ڈرتے قیامت دن سے جسکے تئین | کہا ہے حق نے علی الکافرین غیر یسیر | مفید کب ہے انھیں نسخۂ فلاطونی | جنھوں کا روز ازل سے بگڑ گیا ہے خمیر
ان ہی پلیدوں کے تئین نوح سارے نو سو برس | سنا کی ہی ہے رہ اول سے تا بوقت اخیر | زمانہ جبکہ کسی نے بھی تب اٹھا طوفان | زمانہ غرق ہوئی قہر حق سے بے تاخیر
یوں ہی کلیم نے فرعون کو بہت مدت | دکھائے معجزے عاجز کیا گروہ شریر | نہ آیا راہ ہدایت پہ سچ ہیں آخر | ہوا ہلاک مع لشکر امیر و وزیر
جناب پاک رسالت جو تھی شفیع امم | کہ جنکی ذات کی تھی حرمت پئے صغیر و کبیر | کلام پاک ہے انشا نعت آنحضرت | خصوص جسکا مصنف ہے منشی تقدیر
طبیب ہر رسولوں میں حکیم کریم | وحید عصر ہر اک فن میں بے عدیل و نظیر | نہ چاہا انکو جو تھا ان مریض کفر و نفاق | کہ ہوئیں نسخہ تو جسکے علاج پذیر
خصوص جو کہ تھی چچا آپکے ابی طالب | کہ انکا مہر و محبت میں تھا نہ کوئی نظیر | وفات کر گئے جس دم سے جدا آنحضرت | ان ہی کے تھے ہوئی پیروی نفس صغیر
یہ آرزو تھی انھیں تاکہ وہ مسلمان ہوں | مگر نہ لائے وہ اسلام تا بوقت اخیر | اگرچہ سرمۂ طوری بصارت افزا ہے | نہیں مفید ہے گر کھلتے ہیں چشم ضریر
ہدایت اور ضلالت کا ہے وہی مختار | یہ جسکی امر سے ناطق ہے خاک کی تصویر | کسے مجال جو قدرت میں اسکی رکھے قدم | چہ جا ہوں و چرا اسمین شیخ ہو یا پیر
جسے خدا ہی نے گمراہ خود کیا ہو وے | اسے جو راہ لگا دے وہ کونسا ہے پیر | لکھا ازل کا مٹے کسو سے تا بہ ابد | نہیں مٹیگا کبھی ہوں شاد یا دلگیر

**اسمین تحریر ہے اب نعت رسول الثقلین | کیا تھا حق نے جسے رہبر جن و انسان**

اب لکھوں نعت جناب مصطفیٰ | تاکہ حاصل ہو مجھے راہ صفا | راہ ہی اسکی صراط مستقیم | بیخطر از خوف زندان جحیم
جو چلا اس راہ پر وہ با صواب | منزل مقصود کو پہنچا شتاب | کس سے ہو وصف اس رسول پاک کا | مرتبہ تھا جسکے تئین لولاک کا
خلق میں اس سرور دین کا وجود | تھا سراپا معدن الطاف و جود | کیونکہ تھا وہ بہترین کائنات | رحمۃ للعالمین تھی اسکی ذات
کہ بظاہر میں کسو سے ایک حرف | نا پڑھا تھا مطلقاً وہ پاک ظرف | لیک باطن میں جو پوچھو وہ رسول | تھا سراپا سارے علموں کا اصول

امی پڑھا تھا وہ رسول رہبر / وہ فقیر علم لدنی سر بسر
سو برو اس علم کے سارے علوم / ہیں الف بے کی مثال ای پاک قوم

قوت فوق غربت میں یہ معجزہ حق / لے گیا ہے سارے عالم پر سبق
معجزے میں اُسکا ثانی کوئی بشر / نا ہوا ہے اور نہ ہوگا تا بحشر

گو کہ تھا وہ نبی پاک زاد / معجزے میں بدل تھے اوستاد
معجزے اُنکے ہوے تھے خاک پر / یاں ہوئے ہیں خاک اور افلاک تک

اہل مکہ سب ہوے معجز طلب / واسطے شق القمر کے ایک شب
کہ بھلا اس ماہ کو اے نیکبخت / کر تو ہے مانند جوزا کی دو لخت

تب سمجھ جائیں کہ برحق ہیں رسول / اور کریں فرمان کو تیرے قبول
آگیا سُنکر یہ از قوم غبی / جوش میں دریائے اعجاز نبی

اور حق نے قرص مہ کو بیریا / ایک ہی انگلی سے دو ٹکڑے کیا
جو تھے حاضر کیا صغار و کیا کبار / ہوگئی حیرت زدہ آئینہ دار

اُڑ گیا ہر ایک کے چہرے کا رنگ / دیکھکر یہ معجزہ مثل پتنگ
یوں ہی اُس حضرت نے روز جنگ بدر / کافروں کا دیکھکر غوغا و غدر

زود تر وونہیں اُٹھا اک مشت خاک / پھینک دی اُنکی طرف از دست پاک
جا پڑی آنکھوں میں اُنکی وہ تراب / ہوگئے سب گمرہ و خانہ خراب

کر کے حملہ غازیوں نے بیدریغ / بعض لوگوں کو کیا جا زیر تیغ
اور کیا باقی کو اپنے دام میں / باندھ گردن ربقۂ اسلام میں

اور جو تھا مال غنیمت بیشمار / کر دیا تقسیم حسب الاقتدار
حضرت موسیٰ نے زدستے کے لیے / سنگ سے چشمے وہاں جاری کیے

اور اس ساقی کوثر نے یہاں / ایکدن اک واقعے میں ناگہاں
دیکھکر اسلامیوں کو برملا / بے نہایت تشنگی میں مبتلا

انگلیوں سے کردیے چشمے رواں / ہوگئے سیراب سب پیر و جواں
مخزن اعجاز تھا وہ باکمال / خارج تحریر ہیں اُسکے خصال

کر محمد اک دو غزلوں میں اب / اور نعت اُس شاہ دین کی با ادب
پھر شب معراج کا اُسکے بیان / حسب استعداد خود کچھ عیان

## غزل

کب ہے یہ قدرت کسی انسان میں / جو لکھوں کچھ اُس نبی کی شان میں

آیۂ الیوم اکملت لکم / دینکم کہتا ہے حق قرآن میں
ہے صفت اُسکی بشیر و مشان / اور نذیر کا فرمان فرقان میں

فرض کی ہے حق نے اُسکی اتباع / ہم سبھوں پہ فرض ایمان میں
غیر نفسی امتی گو اُس سوا / ہوگا کون اُس حشر کے میدان میں

آئیگا سر پر جب آفتاب / جائیگا تب حشر اُس طوفان میں
خوف عصیاں سے گریبان کر کے چاک / سب چھپینگے اُسکے ہی دامان میں

جس کسی کا نامۂ اعمال نیک / ہوگا بھاری پلۂ میزان میں
وہ طفیل اُسکے سے ہی پاکر نجات / ہوگا داخل روضۂ رضوان میں

صرف کردی جسنے عمر بے بہا / صرف مدحت کے سروسامان میں
ای محمد حیف اس مدحت پہ ہے / اس نبی سے کہ جو ہو فرمان میں

(نقل) سر سے کب ہو ادا نعت حضرت احمد / حضور حق جسکا ثناخوان ذات پاک ہے
ذرے کو شمس رتبت مثال اُسکا کہے / نہیں ہوا ہے نہ ہوگا اُسکا تا بہ ابد

ہر کہ شان دیکھے اُس جناب کے جتنے / کلیم کو جیسے توریت میں ہے سند
مسیح نے بھی پڑھا انجیل قوم سے ربی / کہا کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد

یہود و نصاریٰ کی خرابی ثابت ہے — ہوئی ہیں جسسے شفیع الامم کی بات رد
تمام مفعول ثنا لب ہے اُس نبی کی ہیں — اگر کرو ہاں میں سقاوت ہے ابی جہل حسد

اسکے نور حق سے کیا ہے سب نے ظہور — قدم ہی جسکے منور ہے شرع کی سند
نہ ہوسکی کما حقہ صفت ہرگز — کسو بشر سے محمد سوا ذات احد

## حمد اور نعت ہوئی فضل خدا سے موزون — آگے معراج کے ہوتے ہیں اب احوال بیان

ای براق طبع چل اس آن میں — لیلۃ المعراج کے میدان میں
تیز گامی تو ذری اپنی دکھا — خوش خرامی تو ذری اپنی دکھا

تو ابھی ہو واں کہ رانو نہیں دم — ہوگیا کسو سے افگندہ سم
منزل مقصود کی پھر رہ یہی — اپنی چلتے ہیں سے تاکو تو یہی

کیا عجب وہ لیلۃ المعراج تھی — گویا لیل القدر کی سرتاج تھی
وہ شب بابرکت عز و شرف — فیض سے معمور تھی چاروں طرف

گو بظاہر وہ شب دیجور تھی — لیک باطن میں سراپا نور تھی
کیا کہوں اُس رات کی میں خوبیاں — دن میں کب پیدا ہیں وہ محبوبیاں

دن تو پایا اُس رات کی آمد کی بو — چھپ گیا تھا پہلے ہی شرمندہ ہو
اُم ہانی کی جو تھی دولت سرا — جاکے اُس میں حضرت خیر الوریٰ

مہد راحت پہ ہوئے مشغول نوم — کرکے واں اُس لیل کے تئیں سنگ نوم
گو بظاہر خواب میں سرشار تھے — چشم باطن سے مگر بیدار تھے

ناگہاں آ پہونچے جبریل امین — لے براق از حکم رب العالمین
اور جگا کر آپ کو پیغام رب — سب سنایا اک سرے سے باادب

سنتے ہی پیغام حق وہ نامدار — اُس براق برق رو پہ ہو سوار
لیگئے تشریف با عز و شرف — پہلے واں سے بیت اقصیٰ کی طرف

پھر وہاں سے وہ براق برق سیر — آسمان پر لے اُڑا مانند طیر
ایک لمحہ بھی نہ گذرا اُس زمان — کر گیا یوں طے وہ ساتوں آسمان

ترکی تازی نہ تھا ہرگز وہ خش — ترک تازی میں تھا جو برق درخش
گو کہ طیر فہم اور سیر خیال — ہو سریع السیر اک بیمثال

لیک اس میدان میں دیکھ اسکی چال — ہوگیا لنگ پا وہ سست بال
گرد تک اُسکی نہ پہونچا وہ میں یک — ایسی تھی اُس شب والا کی تگ

جبکہ تا شاخ سدرہ پر مثل ہما — جاکے پہونچا وہ براق خوشنما
دیکھ اُسکی شہپری تیز و تند — ہو گئے تب شہپر جبریل کند

پھر سرافیل آئے استقبال کو — دیکھ زینت اپنی پر اور بال کو
ساتھ اُسکے وہ رسول ذوالمنن — واں سے رفرف پہ پہونچے خیمہ زن

رک رہا پھر واں سے اسرافیل بھی — بال و پر نے اُسکے کچھ یاری نہ کی
الغرض پھر واں سے وہ سالار دین — لامکان پر جا ہوئے مسکن گزین

اب نہ پوچھ اُس فاصلہ کی مجھسے بات — پاک تھا وہ عالم از قید جہات
قبل و بعد و دائیں بائیں تحت و فوق — خالی تھا واں سب سے لیکن پُر ز شوق

پہونچے پھر وہ سید عالی نسب — حضرت حق میں بتعظیم و ادب
اور ہوئے مقصود سے وہاں فیضیاب — کیونکہ تھی وہ بارگاہ ارتقاب

اور جو سننا وہاں تھا وہ سنا — اور جو بوجھ سکے وہ دل میں رکھا
اور جو تھا دیکھنا دیکھا وہاں — پر کہوں کیا تھا عجب لیکھا وہاں

ہے سنانے کا نہیں یاں یہ حکم — اس سے رہنا خوب ہے اب صم و بکم
ہے یہاں تو ساحت تقریر تنگ — اور نہایت مرکب تحریر لنگ

رکھ محرر یان سے اب باہر قدم / بعد نعت حضرت خیر الانام

## مدح اصحاب کبار و صفت آل کرام از پس نعت پیمبر کرون تحریر یہان

اس جگہ اینا رکا جاتا ہے دم / چاہیے اب مدح اصحاب کرام

قاطع البدعة وہ سب پاک کیش تھے / راسخ و ثابت تھی سنت پر ہمیش
تھے وہ چارون راشدین و طیبین / رونق شرع شفیع المذنبین

سب کو واجب ہے انھون کی پیروی / جو نہ مانے ہو وہ گمراہ و غوی
ہم سبھون کے واسطے وہ ذی علوم / گویا تھی چرخ ہدایت کے نجوم

پہلے ہین بوبکر با صدق و صفا / رافع اعلام دین مصطفی
حق نے فرمایا ہی انکی شان مین / ثانی اثنین اذ ہما قرآن مین

پھر گہا ایمان ہی وہ مرد حق / لیگیا ہی ساری امت پر سبق
دوسرے پھر ہین عمر کشور کشاے / تھی موافق وحی حق کے انکی راے

مسند آرای جہانبانی تھے وہ / عدل اور انصاف کے بانی تھے وہ
تیسرے پھر حضرت عثمان ہین / جو بلاشک جامع القرآن ہین

یون حیا کا انکی تھا بازار گرم / کہ ملائک انسے کرتے تھے شرم
اور چوتھے ہین علی زوج بتول / والد حسنین داماد رسول

یعنی چوتھے حیدر کرار ہین / لشکر اسلام کے جرار ہین
کہتے تھے انکو نبی بوتراب / مین مدینہ علم کا ہون تو ہی باب

اور ائمہ جو کہ ہین اثنا عشر / مقتدای امت خیر البشر
مسند آرای امامت بیگمان / از علی تا مہدی آخر زمان

اب درود و رحمت پروردگار / ہو جیون ان سب پہ تا روز شمار
اور جو ہین پیرو شرع رسول / انپہ بھی ہو رحمت حق کا نزول

## اسمین مذکور ہی اب موجب تالیف کتاب گوش دل سے سنو اے مجمع عالی طبعان

ہی سبب اس نظم کا اس طور سے / پوچھ لو اے دوستو تم غور سے
ایک دن بیٹھا تھا مین اندیشہ مند / ایک گوشے مین کیے آنکھون کو بند

ایک بیک دل پر یہی گذرا خیال / کہ کرون کچھ نظم اب محشر کا حال
تا کہ ہون سب لوگ اُس سے فیضیاب / اور ہو حق سے مجکو اجر بیحساب

پھر جو آنکھین کھل گئین وان ایکبار / یہ صلاح آئی نظر بے اختیار
کہ جو تھے وہ مولوی عبد العزیز / شہر دہلی مین بڑے والا تمیز

انکے اک بھائی رفیع الدین تھے / لائق تعریف اور تحسین تھے
سو وہ حضرت اک رسالہ فارسی / لکھ گئے ہین نثر مین جون آرسی

اس بیان مین جو نہایت ہے فصیح / با روایات و اسانید صحیح
اب جو وہ اردو مین پائے انتظام / تو نہایت خوب ہے بہر عوام

سو غرض یہ ہو اسکو حسب دستگاہ / نظم کرتا ہون بتوفیق اله
بلکہ اسمین کچھ بیان اس سے زیاد / اور بھی ہوگا رقم حسب المراد

## یان سے آغاز ہوے حسب روایات صحیح نظم اردو مین قیامت کے علامات و نشان

سنیے گوش دل سے اے پاکیزہ قوم / کہتے ہین یون راویان ذی علوم
پہلے سب کے تو قیامت کا اثر / تھا وجود حضرت خیر البشر

دوسرے پھر انکا فرمانا وفات / اک اثر یہ بھی ہی اے نیک صفات
جو نبوت اور رسالت کا تھا کام / کر دیا سو حق نے سب انپر تمام

اور لوگوں میں تعدی و فساد
اس غلط پر بار و ہو حد سے زیاد

کہ کہیں کے زمین پر اس زمان
مطلقاً باقی نہ ہوجائے امان

اور باطل مذہبوں کا اشتہار
ہووے عالم میں رواج اور اشتہار

اور ہوں جھوٹی حدیثیں مشتہر
جابجا لوگوں میں سب ادھر ادھر

اور ہوں بے شرع باتیں مشتہر
برملا لوگوں میں بے خوف و خطر

الغرض جب نشان آمد نیک
بازی جا میں خلق میں ایک ایک

تب کرینگے ایک علما اس زمان
وہ جو ہیں قوم نصاریٰ بیگمان

اور کئی لوگوں کو وہ ناحق بہت
چھین لینگے دیکھے شاہ ہو شکست

پھر عرب یا شام میں امر سعد
نسل بو سفیان کچھ مدت کے بعد

ہوگا پیدا اک شقی وہ بیدریغ
قتل پر یا دات کے کھینچیگا تیغ

اور احکام و قوانین اسکے نام
منتشر ہونگے بملک مصر و شام

بحر سی اثنا میں سب کے خوش طریق
ہونگی واں نصرانیوں کے دو طریق

اس میں سے اک فرقہ بیباک و شوم
جا کریگا جنگ با سلطان روم

جو کہ دار السلطنت ہے روم کا
نام ہے اسلام بول اس قوم کا

اس سے وہ قوم مخالف بر محل
جا کے فوراً اپنا کریگی عمل

اور فرقہ دوسرا اس شاہ سے
جا ملیگا اس شقی کی راہ سے

ساتھ لے اسکو وہاں بادشاہ
شام میں آویگا بافوج و سپاہ

یار دیگر پھر وہاں اس شاہ سے
ہوگی جنگ اس فرقۂ بدخواہ سے

آخرش اس جنگ میں وہ شہریار
فتح پاویگا بعون کردگار

اتنے میں شیعہ سے ملا تھا جو فریق
بول اٹھیگا انمیں سے اک بد طریق

کر چلیپا غالب آیا اس زمان
اور اسنے دی ہمیں فتح و امان

لشکر رومی سے اک مرد دلیر
اس سخن کو سنتے ہی مانند شیر

آ کے ماریگا اسے ہو پر غضب
اور کہیگا اے سفیہ بے ادب

غالب آیا بلکہ دین احمدی
تو نے جھٹ سے ہمیں سے یہ فتح دی

تب وہ نصرانی وہیں چلا کے تاب
قوم کو اپنی بلاویگا شتاب

اور وہ رومی بھی فوراً اٹھا کے طیش
مقابل ہوگا لیکر اپنا جیش

پھر کرینگے وہ دونوں آپس میں ستیز
گویا برپا ہوگی اس جا رستخیز

قتل ہوونگے بہت سے غازیاں
کرکے اس سید نہیں سربازیاں

آخرش اس حرب میں اس پاک بوم
جب شہادت پاویگا وہ شاہ روم

تب وہ شیعہ کی فوج کو دیکر شکست
شام پر کریگا اپنا بند و بست

اور اس فرقہ سے کریگا ملاپ
ساتھ ہو شیعہ کے لڑا تھا جس نے آپ

اور باقی ہو ملنا ذی شرف
والئے بھاگینگے مدینہ کی طرف

## اسمیں مسطور ہے احوال ظہور مہدی ہوویگا جنکے سبب خلق میں دین کا اعلان

کہتے ہیں راوی کہ جب اہل فرنگ
لینگے خیبر کے تئیں جا کر کے جنگ

تب چلینگے ڈھونڈنے کو مردمان
حضرت مہدی کو تئیں ہر اماں

تا کہ ہاتھوں سے انکے بامراد وہ
دفع ہووے یہ بلائے پر فساد

ان دنوں وہ مہدی عالی تبار
ہونگے یثرب میں بفقر و افتخار

اور پھر اس خوف سے وہ ذی شرف
آوینگے یثرب سے مکہ کی طرف

کیونکہ سنتے ہیں تجھکو یہ امر خطیر
بیعت ہو ابوجہ اپنا سب بیگاہو بیر

اور جو اس عہد میں زندہ مقیم
اولیا ابدال ہونگے گوشہ گیر

سو وہ سب ہونگے روانہ سو بسو
حضرت مہدی کی کرکے جستجو

اور ہونگے بعضے کاذب بخلاف
آخرش جسوقت ہونگے وہ امام
اور کرینگے جبر آ کر ہر ایک
پیشتر اس ماجرے کے اے ہمام
اور یون آواز آویگی وہان
اور کرو اسکی اطاعت تم ہمیش
اور وہ حضرت ہین آل فاطمہؓ
گر نہ ہونگے وہ امام باصفا
اور محمد نام ہوگا آپ کا
اور زبان مین ہوگا لکنت کا اثر
اور علم انکا لدنی ہوگا خاص
پہلے شہرت آپکی سن مثل موج
ہونگے حاضر آپکی خدمت مین سب
کہتے ہین اسکے تئین سب خاص و عام
پہر خبر یہ پہنچیگی جب شہرت پذیر
ہوگا سالار اسمین اک منصور نام
ان سبھونکو قتل کرتا برملا
ذکر جسکا ہے رقم یارو بصدق
بھیجیگا اک فوج کو وہ نابکار
اور اس صحرا مین پہنچکر وہ سپاہ
اور پہر ان سبکا زمین مین [illegible]

مہدویت کا وہان مارینگے لاف
طوف مین کعبے کے اور رکن و مقام
آپ سے بیعت خلافت کی و لیک
ہوگا جو اس سال مین ماہ صیام
وقت بیعت آسمان سے ناگہان
ای گروہ مومنان پاک کیش
سید موصوف باوصف ہمہ
شکل و صورت مین شبیہ مصطفاؐ
اور عبد اللہ انکے باپ کا
اس امام راہبر کے مقتدر
جیسے پیغمبر کو تہا بالاختصاص
آئینگے اہل مدینہ فوج فوج
اور ہونگے جمع پہر قوم عرب
یعنی ہے ابراج کعبہ اسکا نام
درمیان ہر صغیر و ہر کبیر
آئیگا وہ بہر امداد امام
آپ کی صحبت مین آئیگا چلا
جو کریگا سیدون پر ظلم و غدر
حضرت مہدیؑ یہ پہر کار زار
جا بجا لوگ اسکے گرینگے [illegible]
حسب [illegible] اعتقاد ہوگا [illegible]

تا کرین انکی اطاعت خاص و عام
تب اسی جاگہ پہ کچہہ لوگ آن کر
سن لئے اس قصے کا تو مجہسے پتا
اسمین ماہ و مہر کا ہی یا وقوف
یعنی یہ مہدی خلیفہ حق کا ہے
اور سنینگے آشکارا یہ کلام
جسم فربہ اور قد ہوگا دراز
لیک خلق احمدی سے مثل جام
اور ہوگا آمنہ مادر کا اسم
کہتے ہین یہ سخن وہ حق پرست
اور ہوگا آپکا سن شریف
اور ابدال و ولی آکر تمام
اور جگہ اک خزانہ ہے بڑا
ہوگا اس سے گنج کو وہ شاہ صدر
اس زمان اک نقیب خراسانی امیر
اور جو اعراب و نصاری آن کر
بعد اسکے پہر وہ سفیانی پلید
اسکے جد مادری کا اسم تہا
جبکہ آ پہنچیگی فوراً مثل موج
انکی کچہہ جمعیت وہ ساتھ کر وہان
ان ہزارون [illegible] بیس و [illegible]

نیت خالص سے جو اپنا امام
ہونگے ظاہر آپ کو پہچان کر
جسطرح سے مین مفصل دون بتا
ہوگا واقع اک خسوف و اک کسوف
پس سنو تم بات اسکی جو کہے
رہیگا نون جہان کر خاص و عام
رنگ روشن چہرہ نورانی طراز
ہوگی بالا بال طلیح آن امام
کہتے ہین یون رسول پاک جسم
مارینگے ہوکر خفا زانو پہ دست
اس زمان چہل سالہ ہی مرد ظریف
از عراق و از یمن و ز ملک شام
دونون سے وہ رہ کعبے کے گرا
بانٹ دینگے مومنونکو حسب قدر
ساتھ لیکر لشکر اک جم غفیر
راہ مین ہونگے مزاحم بہر شر
قاتل سادات مانند یزید
ہوگا از قوم بنو کلب آ فنا
بیچ مین کی مدینے کے وہ فوج
خسف ہو ویگے زمین مین اس زمان
کوئی نہ پاوینگے امان اِلّا دو کس

ایک تو وہ جو کہ یہ قصہ تمام / جا کریگا عرض پیش اُن امام
اور یوں ہی دوسرا اُنکا پتا / جا کر اُس سفیانی کو دیگا پتا

اور سب نصرانیونکو بھی وہی / دیگا اُس آفت سے جا کر آگہی
پھر تو ہر اک سمت سے آکر حشم / اپنی اپنی فوج لے ہونگے نمود

اوپر چلینگے کرکے بلوا بیشمار / اُس امامِ دین پہ پھر کارزار
فوج میں انگریز کے با فر و شان / نصب ہونگے اُس جا اُن کی نشان

اور زیر ہر نشان بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) / ہوویںگے جنگی پیادہ اور سوار
حضرتِ مہدی بھی پھر تشریف لے / تکنے سے جائینگے یثرب کو چلے

اور زیارت کرکے امی فرخندہ نام / روضۂ ختمِ رسل کی وہ امام
زود تر فرمائینگے وان سے سفر / شام کی جانب کو با صد زیب و فر

جو کہ ہے شہر دمشق اُس شام میں / جا وہاں ٹھہرینگے اُن ایام میں
دوسری جانب سے پھر اہلِ فرنگ / آ مقابل ہونگے با سامانِ جنگ

لشکرِ اسلام میں سے اُس جا ان / تین ہو جائینگے فرقے بیگمان
ایک تو اُس شاہِ دین کو چھوڑ کر / خوف سے انگریز کے منہ موڑ کر

بھاگ جائینگے وہاں اُس قتل سے / جیسے ابلیسِ لعین لاحول سے
اُنکی توبہ بھی نہ ہوسکیگی [illegible] / جس سے ہوں وہ نصرت کے مستحق

اور اک فرقہ سے تا ہیں وہ ننگ / قتل ہو جائیگا ان پر کر کے جنگ
[illegible] / رتبۂ اعلیٰ سے ہونگے مستفید

ویسے ہی تب اُنھیں پروردگار / دیگا اپنے فضل سے روزِ شمار
اور فرقہ تیسرا ہو کر دلیر / جا لڑیگا جنگ میں مانندِ شیر

اور ان واشجاعت کے شتاب / ہوگا اُن نصرانیوں پر فتحیاب
اور سپاہی خوش کہی کی گو / جا ملینگے عقبیٰ کو سے وہ نیکخو

اور حق اُن سے ہو تو تا حین حیات / پھر کا بد سے چھٹنے کا نجات
بار دیگر وہ امامِ دین پناہ / پھر نصاریٰ پر چڑھینگے لے سپاہ

ہانکینگے [illegible] اکثر اُس دن قسیم / لشکرِ اسلام میں کہ آج ہم
پھر آئینگے جو کرکے دین بسفر / فوجِ اعدا کی پہ فتح و ظفر

اُنھوں میں سے بہت اہلِ جہاد / قتل ہونگے دے جوانمردی کی داد
لگ کے [illegible] وقتِ شام / آئینگے خیمے میں اپنے وہ امام

دوسرے دن فوج کو کرکے درست / پھر لڑائی پر کمر باندھینگے چست
اور اُسی دستور پھر ہوکے بہم / فتح کر دینے پہ کہا ئینگے قسم

اُن میں اُس دن بھی اکثر حق پرست / ہونگے وان جامِ شہادت پی کے مست
اور وقتِ شام وہ حق کی خلیل / آئینگے خیمے میں با جمعِ قلیل

تیسرے دن یوں ہی اکثر غازیاں / جا کرینگے پھر وہاں سر بازیاں
اور تھوڑی نماز پڑھ وقتِ شام / جائینگے مسکن کو تشریف امام

اور چوتھے پہر دشمنا شرق و غرب / فوجِ اعدا پر چڑھینگے پھر جب
ساتھ لیکر وہ پیادہ اور سوار / خاص خیمے میں جو ہونگی پاسدار

بارہ اُس دن حضرت رب العباد / ایسی ہوگی فتح کامل با مراد
جیسی آنحضرت کو پہنچی نصر / بدر میں کی تھی عطا فتح و ظفر

اور وہاں پر اُس نصارا کی سپاہ / ہوگی اس شدت سے قتل و تباہ
کہ [illegible] گزری / پھر نہ باقی ہوگی کوئی سروری

اور باقی ماندہ با جمعِ قلیل / سو بسو بھاگینگے ہو خوار و ذلیل
بعد اُسکے وہ جنابِ مستطاب / جنگ سے [illegible] ہو کر فتحیاب

کہ جو ہونگی شہر میں بد اعتقاد
جو منافق اور اہل ارتداد

سب نکل بھاگینگے ہوکر خوفناک
شہر کے باہر اڑاتی سر پہ خاک

پھر جو بھاگینگے نکل اس حال میں
جا پڑینگے فتنۂ دجال میں

بعد اسکے اک بزرگ تیز ہوش
شہر سے نکلیگا با جوش و خروش

جا کر اسکی فوج میں مانند شیر
بے محابا گھس پڑیگا وہ دلیر

اور سب لوگوں سے پوچھیگا پتا
کہ مجھے دجال کو تم دو بتا

ہے کہاں وہ بدسرشت بد صفات
اس سے کرنی ہیں مجھے دو ایک بات

لوگ اسکی سن یہ گفتار کرخت
طیش کھا وہ ڈالینگے اسپر ایک لخت

کہ خدایا پاک کا از رہ خشم
نام لیتے ہی اس ملعون کے چشم

بعض کافر یوں کہینگے بے دریغ
کہ ہے اسکو مارنا لازم بہ تیغ

اور کہینگے بعض تابع اس سبب
کہ کرو مت قتل بے فرمان رب

بعض اسکی التجا میں قیل و قال
جا کرینگے اس لعین سے عرض حال

سنکے یہ بولیگا وہ ناحق شناس
کہ شتابی لاؤ اسکو میرے پاس

آخرش لا اٹھینگے جا اس پیر کو
اس لعین کے روبرو تشہیر کو

آتے ہی یہ پیر دیں تیز ہوش
یوں کہیگا اس لعین سے کھا کے جوش

کہ تجھی میں انتہا ہے اے خبیث
تو وہی دجال ہے ازروئے حدیث

حال تیری صورت و سیرت کا کل
جو ہمیں فرما گئے ختم رسل

کہ وہ ہوگا بانی ظلم و فساد
سرکش و گمراہ بیحد بد نہاد

سنکے یہ تقریر وہ خانہ خراب
یوں کہیگا اپنے لوگوں سے شتاب

کہ اسی دم ایک آرہ جلد لا
چیر ڈالو اسکو سر سے تا بپا

دوں ہی جیسے حکم دجال شریر
لا کے آرہ اسکو چیر ڈالینگے چیر

پھر کہیگا وہ شقی رو سیاہ
اپنے لوگوں کی طرف کرکے نگاہ

کہ تمہارے سامنے اے مردمان
زندہ اس دم کو کروں وہ اس زمان

تا تمہارے لوح دل سے حرف شک
دیکھ یہ قدرت مری ہو جائے حک

سب کرینگے عرض اسکے روبرو
کہ ہمیں اب بھی نہیں شک ایک مو

اور یوں ہووے تو بھی خوب ہے
ہمکو تو تیری خوشی مرغوب ہے

پھر اسی فی الفور وہ دیگا جلا
دونوں ٹکڑے تن کے آپس میں ملا

زندہ ہو کر پھر یہی دیگا جواب
یعنی تو دجال ہے اے بے حجاب

یوں ہی تھی فرما گئے خیر البشر
کہ جلا دیگا مجھے تو مار کر

پھر کہیگا وہ شقی ہو خشمناک
ذبح کر ڈالو اسی دم بیباک

لوگ سنتے ہی اک تلوار لا
بے تاسف اسکا کاٹینگے گلا

ایک اسکے تن سے از امر خدا
ایک سر مو بھی نہیں ہوگا جدا

پھر کہیگا اسکو تم جاکر شتاب
ڈالو آتش میں کہ جلکر ہو کباب

آگ میں ڈالینگے جب وہ نوجوان
کچھ نہ ہوگا تو بھی نقصان و زیان

سرد ہو جائیگی وہ آتش تمام
جیسے تھی ابراہیم پر برد و سلام

دیکھ اس احوال کو وہ نابکار
سخت ہوگا اپنے دل میں شرمسار

اور اسکے لوگ بھی سب خاص و عام
غرق ہونگے بحر حیرت میں تمام

بعد اسکو نہ ہوگا اقتدار
پھر جلانے پر کسی کے زینہار

ساتھ لیجائیگا سب اپنا عیال
پھر جلاوے کوئی مردہ کیا مجال

پھر وہاں سے ہوگا نادم بیشمار
شام کی جانب کریگا وہ فرار

جب کہ پہونچیگا قریب شہر شام
آوینگے ان میں جسکو شیخ نیکنام

اور وہیں پیدا ہونگے بیشک عیاں
رونق افزا مہدی آخر زماں

اور آمد اسکی سن اس آن مین
ہونگے شاغل جنگ کے سامان مین

جامع مسجد مین بہر اہل نیاز
عصر کی ہوگی اذان بہر نماز

سن وہان سے وہ امام ذی شرف
لائینگے تشریف مسجد کی طرف

جون ہی سب ہونگی جماعت پر کھڑے
آگے پیچھے صف بصف چھوٹے بڑے

وونہی امر حق سے فوراً دو ملک
حضرت عیسیٰ کو از بام فلک

ایکدم ہونگے بہ شتابی کر سوار
منارۂ شرقی پہ لائینگے اتار

نردبان لوگون سے منگواکر صریح
پھر زمین پر وان کی آئینگے مسیح

[illegible] مہدی [illegible] با ادب
حضرت عیسیٰ ملاقی ہونگے جب

کرکے تعظیم انکو باللہ احترام
پاس بٹھلائینگے اپنی وہ امام

اور کہینگے اے رسول پاک کیش
آپ ہی کیجے امامت ہو کے پیش

وہ کرینگے معذرت کہ اے امام
آپ ہی سے ہوگا اسکا انتظام

کیونکہ اس دین مین تمہارے ہے امام
ایسے تم ہین لطف دین سے امام

اسلیے لازم ہے ہمکو اقتدا
آپ کے پیچھے کہ ہو تم مقتدا

آخرش مہدی بصد عجز و نیاز
پیشوا ہوکر پڑھائینگے نماز

بعد ازین جب پڑھکے پائینگے فراغ
مہدی عالی نسب روشن دماغ

تب کہینگے اے رسول ذی شرف
آپ چلیے یان سے لشکر کی طرف

اپنے ہاتھون سے کیجیے حسب المراد
انتظام فوج و سامان جہاد

پھر کرینگے عذر وہ حق کے رسول
اسمین یہ آپ ہی کیجیے قبول

آپ ہی سے ہوگا یہ عقدہ کشود
آپ ہی مین خوب ہین کار آزمود

ہین فقط دجال کو کرنے ہلاک
حق سے آیا ہون یہان پر [illegible]

کیونکہ ہے موقوف اسکافر کی موت
میرے ہی ہاتھون اوپر قسمت تو

اسطرح فرماتے ہین اہل خبر
از حدیث حضرت خیر البشر

**اسمین مذکور ہے جو لشکر مہدی سے مسیح
جاکے دجال کو مارینگے بیک ضرب سنان**

پر امام مہدی والا نژاد
بعد اس شب کے بوقت بامداد

جا مقابل ہونگے با عزم جہاد
لشکر دجال سے کر حق کو یاد

حضرت عیسیٰ بھی باصد سعی و فر
جا مقابل ہونگے لیکے تیغ ظفر

اور رہیگا آپکا دم اسقدر
دور سے اسوقت جاتی تیر نظر

بس جو کوئی آئیگا پیش نظر
گر پڑیگا منفعل ہو خاک پر

مرغ روح ہر یہودی از یک نفس
ہوگا پران چھوڑ کر جا کے قفس

پھر تو یون بھاگینگے ہر اک دور سے
دیکھتے ہی سایہ جیسے نور سے

عجب سے پہنچیگی خبر دجال کو
تب وہ معلوم کرا اس حال کو

دفعۃً بھاگیگا اس انداز سے
زاغ جون بندوق کی آواز سے

حضرت عیسیٰ بھی با تاب و توان
ہونگے پھر اسکے تعاقب مین روان

لکھتے ہین راوی کہ ہے وان اک مقام
باب لد کہتے ہین اسکو خاص و عام

جا وہان مارینگے نیزہ بر محل
گر پڑیگا پشت توسن کھا کے بل

یعنی باب لد پہ دجال قبیح
ہوویگا مقتول از دست مسیح

پھر تو دیکھ اس حال کو سب خاص و عام
یعنی از فوج ظفر موج امام

کرکے یورش لشکر اعدا مین زود
ہووینگے شاغل پئے قتل یہود

سارے دشمن ہوونگے یون قتل و تباہ
گر نیا دین گے کہین جا سے پناہ

گر چھپیگا کوئی بالاے شجر
یا چھپیگا کوئی جا زیر حجر

خود وہ پتھر و آواز دیگا وہ درخت
ہے چھپا مجھ مین یہودی تیرہ بخت

اور یون ہی حجر کہدیگا زود　　کہ چھپا ہی میرے نیچے یہ یہود
سارے بدذہنوں کو یون ہی قتل بند　　جا کرینگے غازیان فتح مند

کہتے ہین راوی کہ عرفہ کا درخت　　گر چھپیگا اُسمین کوئی برگشتہ بخت
وہ نہین ہرگز بتادیگا اُسے　　بلکہ حامی ہو چھپا دیگا اُسے

حق مین دجالِ ملعونکا قیام　　مطلقاً چالیس دن ہوگا تمام
یعنی از روزِ خروج و تا ممات　　ہوویگی چالیس دن اُسکی حیات

کہتے ہین پر راویانِ راست گو　　اسطرح سی حال اُسکا مو بمو
نکلیگا جس روز دجالِ جہول　　سال بھر کا ہوئیگا اُسدن کا طول

دوسرا دن بعدہٗ مقدارِ ماہ　　تیسرا اک ہفتے کا بے اشتباہ
ہونگے بس تین دن اس طول پہ　　باقی ہونگے اپنے ہی معمول پہ

بعضے راوی کہتے ہین آیا نماز　　اس جہت سی ہونگے وہ دن دراز
اُن دنون خورشید کو وہ نابکار　　قید کرویگا فلک پر آشکار

لیک اُسکا فکر و طاقت کہان　　یہ بھی ہے کچھ حکمتِ ربِّ جہان
ایک روز اصحابؓ نے کرکے فکر　　جا کیا ختم رسلؐ سے اسکا ذکر

کہ نماز اُس روز ہوگی کس نمط　　سال بھر کی یا کہ اک دن کی فقط
اور جواب اُسکے شفیع المذنبین　　یون لگے فرمانے با اصحابؓ دین

کہ نماز اُسدن بتخمین بے قصور　　ہوویگی اک سال کی پڑھنی ضرور
شیخ محی الدین عربی ذی کمال　　اسطرح دیتے ہین اُس دن کی مثال

بعض دن جون چرخ پر ابرِ مطیر　　ڈھانک لیتا ہی رخِ شمسِ منیر
تیرگی سے امتیازِ صبح و شام　　ہو نہین سکتی ہے مطلق ہی تمام

پھر بتخمین و تحری ہر نماز　　پڑھتے ہین اُس روز سب اہلِ نیاز
یون ہی اُسدن چاہیے کرنا حساب　　ورنہ پھر واللہ اعلم بالصواب

**اس روایت مین ہے مذکور کہ مہدیؑ و مسیحؑ　　جو کہ ایمان پہ رہے دینگے اُنھین امن و امان**

اسطرح گویا ہی اخبارِ صحیح　　کہ امام مہدیؑ و حضرت مسیحؑ
کر کے یہ ساری مہماتِ انفصال　　از عنایاتِ جنابِ ذوالجلال

سیر فرماینگے اطرافِ بلاد　　ساتھ لیکر فوج پُر عدل و داد
کیونکہ جو جو صاحبِ ناموس و ننگ　　فتنۂ دجال سی آئے تھے تنگ

اور جنھون کے لُٹ گئے تھے خان و مان　　اس مصیبت سے وہ آئے تھے بجان
پر رہے تھے اپنے ایمان پر درست　　یعنی راہِ شرع پر چالاک و چست

دینگے اُنکو مال و زر حسب المراد　　اور کرینگے ہر بلا سے اُنکو شاد
اور جو اپنا چھوڑ کر شہر و دیار　　اُسکے ڈر سی کرگئے ہونگے فرار

اُنکو اُنکے شہر مین آباد کر　　اور عطا بیکران سی شاد کر
پھر نصاری سے کرینگے پھر جہاد　　پہنچینگے عازم کرکے اپنی فوج کو یاد

فوج کو فرماینگے پھر جا بجا　　کہ کرو تنبیہ اُس فرقے کو جا
مار و خنزیر اُنکی اور توڑو صلیب　　جس جگہ ہو کیا بعید و کیا قریب

اور یہ بھی اُنسے جا کہدو ذری　　کہ جو اپنی چاہتے ہو بہتری
تو کرو تم دعوتِ ایمان قبول　　اور پہنچو گردن بفرمانِ رسول

اب نہین ہی تم سے جزیہ کا سوال　　اس لڑنے مین سرِ ذوالاقبال
جھکینگے نصرانیان سب بے نکیر　　ہوئینگے فرمانبر و فرمان پذیر

سارے وہ شرک و ضلالت کے مقر　　ہوینگے توحید رسالت کے مقر
از طفیل مہدیؑ عالی نژاد　　ہوویگی پرکندہ بنیادِ فساد

عدل سے ہونگے ہر اک شہر و دیار
تازہ و تر ہوگا جوں باغ و بہار

اور راہِ دین پہ نو سر سے تمام
گرم رو ہو جائینگے سب خاص و عام

یوں رقم کرتے ہیں اکثر راویان
آپکے عہدِ خلافت کا بیان

کہ یہاں پر وہ امامِ باشعور
قدرتِ حق سے کرینگے جب ظہور

عمر ہوگی اُس زمان چہل سال کی
اُس شہنشاہِ بلند اقبال کی

بعد کہ عہدِ خلافت ذو الجلال
ہوگا مطلق ہفت یا کہ ہشت سال

یا کہ نو سال از روایاتِ صحیح
اس سے یوں معلوم ہوتا ہے صریح

کہ خلافت بافراغت ہفت سال
ہوگی اس عالم میں بے رنج و ملال

بعد کہ مدت میں ہشتم سال کی
ہونگے وہ تدبیر میں دجال کی

پھر نہم میں وہ امامِ نیک نام
ہونگے با عیسیٰ ملاقی والسلام

اس روایت پر اگر کیجے قیاس
ہوتے ہیں سن عمر کے اک کم پچاس

بعد اسکے وہ امامِ باصفا
قار وفقِ شرعِ شریف مصطفےٰ

سونپ کر عیسیٰ کو اس دین کا مدار
ہونگے راہی جانبِ دار القرار

اور عیسیٰ ہی کے ہاتھوں سے تمام
ہوگی سب تجہیز و تکفینِ امام

اور پڑھینگے آپ ہی باصد نیاز
جا کے مہدی کے جنازے کی نماز

کر چکیں گے دفن جب وہ رسول
ہونگے اُنکے ہجر سے خاطر ملول

اے محمد کیوں نہ گذرے دل پہ شاق
صدمۂ ہجرِ محب بے نفاق

بعد ازیں سب راویانِ بے نفاق
یوں روایت کرتے ہیں بالاتفاق

## اسمیں مذکور ہے جو بہرِ خروجِ یاجوج آئے گا حضرت عیسیٰ پہ خدا کا فرمان

کہ امامِ مہدیِ فرخندہ فال
اس جہان سے جب کرینگے انتقال

تب وہ سارا رتق و فتقِ سلطنت
اور جہاتِ امورِ مملکت

اور مدارِ دین و دنیا سر بسر
ہوگا سب موقوف روح اللہ پر

اور ہونگی اُس زمان سب خاص و عام
سعی در راہِ شریعت پر تمام

پھر اسی اثنا میں ہوگی آشکار
حضرتِ عیسیٰ کو وحیِ کردگار

اس نمط کے لائینگے اب ہم بیان
آفرینش سے ہی کچھ بندگان

ہونگے وہ سب بانیِ ظلم و جفا
اور نہایت بیحیا و بے وفا

کوئی اس عالم میں از روئے جدال
اُنسے کر لیجائے سبقت کیا مجال

قتل و غارت سے اُنکو ہر وہاں
کوئی بھی ہرگز نہ پاویگا امان

ہے جو کوہِ طور کے اوپر حصار
سخت بنیان و بلند و استوار

اپنے سب مومنوں کو بے اشتباہ
دیجیے اُس حصن میں جا کر پناہ

دیکھ روح اللہ اس منشور کو
ہونگے رخصت لوگ لیکر طور کو

پھر اسی اثنا میں با جمعِ کثیر
جو کہ ہیں یاجوج و ماجوج شریر

سدِّ ذو القرنین کو کر کے شگاف
یک بیک باہر نکل آئینگے صاف

ہونگے مور و ملخ سے بھی زیاد
دل کے دل وہ بانیِ ظلم و فساد

پھیل جائینگے جہاں میں مثلِ موج
جوق جوق و فرقہ فرقہ فوج فوج

اور کرینگے قتل و غارت سے تباہ
ایک عالم کو وہ سارے روسیاہ

کہتے ہیں جو کہ تھا یافث ابن نوح
اُسکی وہ اولاد ہیں بے فتوح

اور ملک اُنکا ہے اقصائے شمال
ہفت کشور کے پرے ہیں کر خیال

یعنی کوہستان میں اُتّر کی اُور
اور ہے اُنکے پرے دریائے شور

آب میں اُسکے ہے غلظت اسقدر
کہ نہیں اُس جا ہے کشتی کا گذر

اور لبِ دریا پہ ہیں دو کوہسار
شرق سے تا غرب مانندِ جدار

اور بالائی مین ہین وہ اسقدر
گویا اُنکے برج سے لگتے ہین سر

آگے اک گھاٹی تھی اُنکے درمیان
جس طرف سے آتے تھے وہ موذیان

## سدّ روئین جو سکندر کی ہے بین دو جبل
## سن بنا اُسکی ہے اسطور سے ای جان جہان

کہ ذوالقرنین تھا سلطان متین
صاحب تخت و زر و تاج و نگین

اپنی وہ سلطنت سے ایکبار
سیر عالم کو چلا وہ شہریار

قوم نے دیکھا جو اُنکی یہ حشم
کہا آخر یہی سلطان عجم

ہم تیرے پاس آئے ہین سب مستغیث
از پئے یاجوج و ماجوج خبیث

جنکو ہوتا ہے انھون سے درد سر
لوٹ لیجاتے ہین سارا مال و زر

ہے کسی تدبیر سے یہ راہ بند
تا نہ آسکین یان وہ ناحق پسند

کہ نہین جز یہ ہمارے سر خیال
سب نے پایا ہے جو حق نے تجکو جاہ و مال

حسب حاجت مجکو دو گفت و شنید
جمع کر دو ملکے سب زبر الحدید

الغرض آن داد خواہون نے تمام
حسب فرمان شہ عالی مقام

لیکے آئے حکم شاہ پر شکوہ
جا کے معمارون نے بین دو کوہ

آخرش از حکمت تدبیر و رای
تا اُٹھا کر کی چوڑی کی اُسکی بنا

تا نمی کو کھدوا کر نیچے ڈالتے
لوہے کے ٹکڑے اور پتھر ڈالتے

اسطرحسے وان پہ باہم سد و کوہ
شاہ ذوالقرنین نے باندھی ہے سد

ہفت کشور مین وہ شاہ بے نظیر
یون تھا جیسے چرخ پر شمس منیر

سیر کرتے کرتے با فوج و سپاہ
پہونچا جا اُس ملک مین طے کر کے راہ

آئے ہو نالان میان بارگاہ
اور لگے کہنے کہ ای گیتی پناہ

جو کہ ہین اس ملک مین یہ دو جبل
انکی گھاٹی سے وہ آتے ہین نکل

آپ سے گر ہو سکے اسکا علاج
جو کہ فرماؤگے ہم دینگے خراج

بادشہ نے سنکے یہ قصہ تمام
در جواب اُسکے یہ فرمایا کلام

پر ہے اک تدبیر مشکل بیشمار
ہو سکے گر تم سے یہ محنت کا کار

اور اُسی مقدار سے آ تو نحاس
تا بنین حق کردن محکم اساس

آہن و مس وان پہ لا کر بے شمار
کر دیا سب جمع اک انبار وار

غور سے خوب اُسجگہ کو دیکھ بھال
وسعت و رفعت پہ اُسکی کر خیال

پھر لگے اُسکو اُٹھانے مثل قصر
اک طرف سے سب وہ بنایان عصر

یون ہی کرتے کرتے بے ریب و خلل
دی ملا تا قلۂ ہر دو جبل

ہو اگر کچھ فرق اس تحریر مین
دیکھ لے جا کہف کی تفسیر مین

## ذکر ہے یہ جو یاجوج و ماجوج خبیث
## منتشر ہونگے یہ ہر سو پے تخریب جہان

اسطرح فرماتے ہین اہل حدیث
کہ جو ہین یاجوج و ماجوج خبیث

یعنی اُس دیوار کو لیل و نہار
کھودتے رہتے ہین وہ سب نابکار

لکھتے ہین پھر راویان باصفا
اسطرح سے کہ بعہد مصطفیٰ

یعنی جون سبابۂ و انگشت نر
کھینچے حلقہ ملا کر یکدگر

اُس مکان پہ جب ہوگا شکست
تب نکل آوینگے وہ ناحق پرست

رہتے ہین مشغول وہ ناپاک کیش
کھودنے مین سدّ روئین کے ہمیش

پر بدو اپنی سے کرتا ہے خدا
پھر اُسی دستور اول پہ سدا

ہوگیا تھا ایک سوراخ اُسمین یون
کہ ہو حلقہ دونون انگشتونکا جیون

پر نہ تھا ایسا کوئی شخص اُسمین جائے
یا اُدھر سے کوئی اُسجانب سے آئے

اُنکی کثرت کی کہون کیا مین مثل
کوہ سے نکلے ہے جون ٹیڑی کا دل

جو کوہ طبرستان مین اک چشمہ ہے اب
گر پڑا اک جانب ہے اُسکے ہی اخی
جمع اُخری جب کہ پہنچیگا وہان
وان سے پھر کرتے ہوئے ظلم و فساد
مارتے اور لوٹتے یون ہی تمام
کہ زمین پر ہم سوا جنس بشر
یہ ارادہ کرکے دل مین وہ شریر
تیر اُنکے لے بحکم ذوالجلال
جو تھے اہل ارض و سکان فلک
پھر اُنھین روز و ن میان حصن طور
اک دن مین نرخ غلّی کا عیان
اور صحابی آپکے جو ہونگے سب
اک مرض ہوتا ہے نہایت پر تعب
بکریون بھیڑونکی اکثر یہ مرض
جسطرح قوم ثمود از قہر رب
انپر لوگون سے کہینگے اسقدر
ماری بد بو و تعفن سے مگر
اور اصحاب آپکے چھوٹے بڑے
جنکو عنقا کہتے ہین اہل عرب
الغرض اکثر ان ہی چیرینگے دل
اور اُن لاشونکا جو خونِ دراز

کہتے ہین طبری بحیرہ اُسکو سب
بس مسافت سات یا دس کوس کی
آبکا ہرگز نہ پاویگا نشان
منتشر ہووینگے اطراف بلاد
جبکہ پہنچینگے میان ملکِ شام
کوئی بھی مطلق نہین آتے نظر
آسمان کی سمت پھر پھینکینگے تیر
خون سے آلودہ کرکے دینگے ڈال
سب کے سب ہو مقتول از انس و ملک
ہوگا ایسا قحط لوگون پر ضرور
خارج تحریر ہے اُسکا بیان
پیچھے سے آمین کہینگے با ادب
کہتے ہین اُسکو نغف اہل عرب
ہوتا ہے گردن مین پیدا الغرض
مرگئی تھی ایک ہی صیحہ سے سب
کہ ذرا باہر کی لاؤ کچھ خبر (آواز سخت ۱۲)
کوئی بھی باہر نکلجائیگا بشر
آپ آمین بولینگے پھر گھر کر
فارسی کہتے ہین سیمرغ انکو سب
بعض لاشونکو وہین لینگی نگل
ہوگا بالائے زمین کے پاکباز

ہے نہایت ہی عمیق و بس قصیر
جمع اولی انمین سے جب آئیگا
لیک جانینگے کہ یہ تالاب تھا
ہونگے وان مشغول وہ با حق پسند
اور وہان بھی سب کو کر ڈالینگے صاف
چاہیے اب ہین جو اہل آسمان
یہ تماشا دیکھکر اہل فلک
دیکھ تیر اپنے وہ ہونگے بلغ باغ
اب کوئی باقی نہین زیر آسمان
کہ فقط اک گاؤ کا سر بے ستم
دیکھکر تنگی یہان نوبت صریح
حضرت حق مین مناجات رسول
سو وہ ہوتا ہے فقط اک دانہ سا
ایک ہی شب مین فقط یزدان پاک
جب سنینگی ابن مریم یہ خبر
مرگئے دیکھو تو وہ سب بد صفات
بار دیگر وہ مسیح خوش نصیب
تو ونہی از امر خدای کارساز
سو وہ طائر ہوتے ہین از بس کلان
اور بعضونکو اٹھاکر بے ملال
اُسکے دھونے کے لئے باران سخت

اور مربع اسقدر دہ آب گیر
آب اُس تالاب کا پی جائیگا
اور کہینگے شاید کہ اسمین آب تھا
دیو مردم خوری قتل و بند
تب کہینگے اپنے دلمین بخلاف
مارے انکو بھی ملکر اس زمان
یعنی جو ہین آسمان اوپر ملک
اور جانینگے کہ پائی اب فراغ
ہم سوا باقی نہین ہے اس زمان
ہوگا سو دینار سے ہرگز نہ کم
ہونگے داعی حضرت حق مین مسیح
وونہی فوراً اُس دعا کی ہوگی قبول
ایک مہلک مثل طاعون و وبا
اس مرض سے انکو کردیگا ہلاک
تب خوشی سے کھولکر قلعی کا در
یا کسی کی ہے ابھی باقی حیات
ہونگے پھر داعی بدرگاہ مجیب
آئینگے کچھ طائر گردن دراز
رکھتے کوہِ قاف مین ہین آشیان
جابجا دینگے جا دریا مین ڈال
برسیگا چالیس دن تک ایک لخت

لیک سالم اس نکلنے کے دو بار
ہوگا دو ملکوں میں اسکا اشتہار

دونوں بار ہی تو چھپ جائیگا
بعد اسکے سطرح سے آئیگا

اسپ کی سی ہوگی گردن بایال
اور منھ جوں آدمی کا با جمال

سینگ ہونگے بارہ سنگے کی سی صاف
ہاتھ بندر کے سے ہونگے بخلاف

اور کریگا آدمی کا سا کلام
از فصاحت او بلاغت سے تمام

دوسرے میں ہوگی خاتم با نگین
خود سلیماں کی جو تھا سلطان دین

اور ہاتھ اسکے سے کوئی اس زمان
بھاگ کر ہرگز نہ پاویگا امان

جو کہ ہونگے مومنان پاک دم
اپنے ایمان کے اور ثابت قدم

چہرہ ہو جاویگا روشن اس نظیر
جیسے ہو رخشندہ خورشید منیر

انکی اس انگشتری سے بیگمان
ناک یا گردن پہ کردیگا نشان

اس سے منھ ہوونگے تاریک و تباہ
ہو بہو مانند انگشت سیاہ

تا کہ ہر اک کفر و ایمان خرد و کل
ہر کسو پر لکھے بس جاے کھل

پہلے تو ہوگا یمن میں آشکار
بار دیگر نجد میں بالاختیار

الغرض کہ وہ صفا سے بے قصور
سات شکلوں سے کریگا وہ ظہور

پانوں اسکے ہونگے جوں پای جمل
اور کفل مانند آہو کے کفل

اور ہوگی بیل کی سی دم تمام
اور ہوگا دابۃ الارض اسکا نام

ہوویگا اک ہاتھ میں اسکے عصا
حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا

اور سریع السیر ہوگا اسقدر
کہ نپاویگا اسے کوئی بشر

جہاں ڈالیگا ہر اک شہر و دیار
تھوڑی سی ہی عرصہ میں جوں باد بہار

انکی پیشانی پہ کھینچیگا فقط
اس عصا موسوی سے ایک خط

اور جو ہونگے کافران پر غرور
کفر سے نزدیک اور ایمان سے دور

سو ان لوگوں کی خود بینی اوپر
مہر جنکی ہوگی خود بینی اوپر

بس اسی دستور از امر خدا
کافر و مومن کو کردیگا جدا

بعدہ اس کار سے پاکر فراغ
ہوگا غائب دابہ ای عالی دماغ

## ہی بیان اسمین کہ اک باد سے جو ہین مومن سب فنا ہوونگے یک لخت بجز بے ایمان

اسطرح جیسے ادیان ای مرد سعید
کہتے ہیں ہوا کے غلبے کے بعد

اس سے اکثر کسو کے پر خلل
درد پیدا ہوگا اک زیر بغل

اور ناقص فاسقوں کے روبرو
درد سے مرنے لگیں گے سو بسو

اور دیگا خدا انکو کمال
کر تباہ ہوینگے سب کے گھر کا حال

الغرض جب سارے ذی علم و عمل
جائینگے اس دار فانی سے نکل

ہوگا تب اک غلبہ اہل حبش
شرق سے لے غرب تک یاجوج وش

اور عمل کرینگے سارے شہر میں
یعنی ہر اقلیم اور ہر شہر میں

بعدہ کاغذ سے قرآن مجید
محو ہو جاویگا از حکم وحید

اک دکھن سے سرد آویگی ہوا
زرد و مہلک مثل طاعون و وبا

افضل آگے فاضلوں کے بیدرنگ
فاضل آگے ناقصوں کے ہونگے تنگ

کہتے ہیں قرب قیامت جوں بشر
ہونگی ناطق سنگ و چوب و جانور

اور جو ہونگی بعض بعض ایسی امور
انسے بھی کرینگے آگہ بے قصور

یعنی ہر اک مسلمان پاک دین
اس جہاں سے ہونگے جب رحلت گزین

یعنی سب کے زمین پر اہل زنگ
پھیل جاوینگے یکایک بے درنگ

اور وہ سب ناکس و ناپاک خو
منہدم کر دینگے بیت اللہ کو

اور جو حافظ ہونگے یادین کمال
قاری قرآن کہوں کیا انکا حال

بھول جاوینگے وہ یون حدیث یاد — کہ تھا گویا کبھی اک حرف یاد
خوف دین و شرم دنیا اس اصول — اپنی اپنی دل سے سب جاوینگے بھول
کیونکہ آیات و خبر سے لے عزیز — حالت حیرت مین ہوگی ہو تمیز
اور سب حکام باندھینگے کمر — فتنہ و ظلم و تعدی کے اوپر
اور رعایا کا تعدی و فساد — ہوگا یکدیگر میان ہر بلاد
ہوگی جبتن جہل و بیدادی شروع — مت یکایک ہوگی بربادی شروع
اور رہا یہ آفت قحط و وبا — ہوگی نازل ہر ولایت مین سدا
لیک پھر اولاد کچھ قدر قلیل — ہوگی پیدا سو بھی گمراہ و ذلیل
اور ہوگا قحط عالم مین تمام — اُن مینون الا میان ملک شام
لشکر ارزانی کی شہرت اس نظیر
راویان باخبر ای مرد سعید

## ذکر ہے اسمین کہ اک آگ دکن سے اُٹھکر یک بیک ہوویگی لوگون کے تعاقب مین دوان

ایک نار شعلہ دار و پر شرار — ہوگی اطراف دکن سے آشکار
اور وہ بھی کرکے حملہ اُس زمان — ہوگی لوگون کے تعاقب مین دوان
دوپہر کو آخر شب اور روز ار — جابجا گوشے مین پکڑینگے قرار
ڈھلتے ہی پھر دوپہر کے ایکبار — بدحواسی سے کرینگے سب فرار
چلتے چلتے آخر شب جب ہوگی شام — لوگ مانند سگے بیٹھینگے بمقام
صبح کو پھر ویسی ہی ہوگی قرار — الغرض وہ آگ سبکو گھیر گھار

پھر نجانیگا کوئی بھی خاص و عام — حق پرستی او خدادانی کا نام
کر ینگے شغل گاؤ و خر تمام — آشکارا ان مین ہے وہ عوام
جبکہ اُٹھ جاویگا قرآن مجید — تب برابر ہونگے سب پاک و پلید
یعنی لینگے شیوہ غارتگری — چھوڑ کر عدل و رعیت پروری
جابجا اُٹھنے لگیگا اُس زمان — وای ویلا شور و غل آہ و فغان
شہر ہوجاوینگے قصبے گانون — گانونکا اُسکے آگے کیا ہو نانون
اور کرینگے مرد و زن اکثر جماع — آشکارا جون بہائم اور سباع
ہونگی گر ایسی نہو نین اُس اصول — کہ خدا کا نام بھی جاوینگے بھول
اہل حرفہ اور سب اہل روزگار — ہر کہین سے چھوڑ کر شہر و دیار
ہونگے جا کر شام مین مسکن پذیر
کہتے ہین پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد

دیکھ اُس آتش کو چھوڑ اپنا وطن — سو بسو بھاگینگے سارے مرد و زن
چلتے چلتے لوگ جب تھک جاینگے — بلکہ اپنی جان سے تنگ آئینگے
اور وہ آتش بھی جاویگی ٹھہر — اُس جگہ پر اپنے وقت دوپہر
اور آتش بھی اُسی دستور سے — پیچھے دوڑیگی سبھون کے دور سے
اور وہ آتش بھی بدستور نخست — رک رہیگی اپنی جا پر سبکے سست
جمع کردیگی میان ملک شام — بعد وہ ہوگی غائب والسلام

## سن لے اب ذکر قیامت کا جو آتی ہے شتاب نیست کردیگی ہر اک ہست کو از نام و نشان

اے عزیزو اب سنو یہ حال تم — کہ وہ آتش ہوگی جب عالم مین گم
ہونگے جب ختم تمامی سب ایکبار — اپنے اپنے یاد کر شہر و دیار
آخری یہ ہین علامات عجیب — جو کہ ہوگی خود قیامت کے قریب
تب جو بھاگ آئی تھے ہر اک مرد و زن — یاد آئیگی اُنھین حب وطن
پھر کسی اقلیم مین غیر ملک شام — ہوویگا ہرگز نہ آبادی کا نام
لیک آنا قیامت کا نشان — اسطرح سے ہی جو کرتا ہون بیان

کہ جہان مین بعد ازین دو چار سال
لوگ سارے ہونگے غفلت مین کمال
ہوگی بارش کی فراوانی بہت
اور غلے کی بھی ارزانی بہت

ناز و نعمت سے ہر اک برنا و پیر
ہووینگے آسودہ و راحت پذیر
ہونگے ہر اک کیا ضعیف و کیا قوی
حشمت دنیا پہ گمراہ و غوی

اتنے مین ٹیکل کو اہے بدر کمال
دیکھا جاویگا محرم کا ہلال
بعدہ دسوین کو شبے کی روز
ہوگا طالع نیر گیتی فروز

لوگ تب کوچہ و بازار مین
ہونگے مشغول اپنے اپنے کار مین
ناگہان آواز اک نرم و دراز
سب سنینگے از نشیب و از فراز

اور وہ آواز ہوگی صور کی
یعنی اسرافیل کے ناقور کی
ہفت کشور مین برابر بیقصور
سب کو پہنچیگی وہی آواز صور

ہونگے سب حیرت مین سنکر وہ صدا
سارے خاص و عام سلطان و گدا
اور وہ لحظہ بلحظہ ہوگی سخت
سارے عالم مین برابر ایک لخت

بڑھتے بڑھتے وہ صدا جب اسکے بعد
اس نمط ہوگی کہ جون گرجے ہے رعد
تب تو پڑ جاویگا یہ ہول عظیم
سارے عالم مین کہ دل ہونگے دو نیم

بعد ازین جب اور بھی ہوگی کرخت
اس سے نکلیگی جو گونج وہ بانگ سخت
لوگ بعضے بعضے اسمین اس نشان
جا بجا مرنے لگین گے بیگمان

اور اکثر آدمی بہر پناہ
لینگے گھر کو چھوڑ کر جنگل کی راہ
پھر یکایک زلزلہ ایسا کرخت
آئیگا ساری زمین پر ایک لخت

کہ لگینگے تھرتھرانے سر بسر
سب مکان و کوہ و دشت و بحر و بر
جانور جنگل سے ہو کے بدحواس
بھاگ بھاگ آوینگے انسانونکے پاس

اور شق ہونے لگیگی بعد ازین
جا بجا سے یکبیک ساری زمین
اور ابل نکلینگے دریا باخروش
اسطرح جون دیگ مین اٹھتا ہے جوش

یعنی دریا کا یہ ہو جائیگا ڈول
کہ لگیگا پانی پکنے کھول کھول
اور امنڈ کر ہر طرف سے ایکبار
توڑ دینگے مارے موجون کے کنار

ریل پڑیگا سو بسو آب روان
الامان اس دن سے یا رب الامان
اور جھونک آندھی کے جو کچھ ہین پہاڑ
پھینک دینگی جڑ سے ان سبکو اکھاڑ

ریگ سے ہو جائینگے دل تنگ سب
اور لگینگے اڑنے آندھی کے سبب
یعنی ریزہ ریزہ ہو سب کوہسار
باد سے اڑنے لگینگے جون غبار

اور اڑیگا ابر پارہ پارہ ہو
مارے آندھی کے ہر اک اطراف کو
الغرض اڑ اڑ کے یہ گرد و غبار
ڈھانک لیگا ساری دنیا ایکبار

سب سیہ ہوگا زمین و آسمان
اسقدر ہوویگی تاریکی عیان
اور بڑھتی جاویگی آواز صور
دمبدم لحظہ بلحظہ بیقصور

پر جو ہین افلاک کے ساتون طبق
تہ بتہ زیر و زبر مثل ورق
وہ بھی آخر امر حق سے بیرتق
ہر طبق مثل ورق ہوویگا شق

اور کواکب جو کہ ہین افلاک پر
گر پڑینگے ٹوٹ کر سب خاک پر
اور جو ہونگے اس زمان خاص و عام
آگے پیچھے مرتے جاوینگے تمام

جبکہ سب ذی روح ہو جاوینگے فوت
بعدہ ابلیس کو آویگی موت
جا کے عزرائیل پھر ازپی فتوح
ہوگا ستوجہ برائے قبض روح

اور وہ لعنت نصیب بیحیا
خوف سے چھپتا پھریگا جا بجا
پھر فرشتے لیکے گرز آتشین
ہر طرف سے ہونگے جب اسپر تعین

تب تہ ہوویگا بے صبر و شکیب
ملیگا اب نہ کچھ مکر و فریب
الغرض سارے فرشتے گھیر گھار
قید کر لیوینگے اسکو ایکبار

پھر پکڑ کے یون لگاوینگے عمود
کہ نکل جاویگا باہر سے گود

یعنی وہ سارے فرشتے نغز نغز
مارینگے گرزون سے گرا دینگے مغز

جھٹک دہ مار اور جان کندنی
بھول جاویگی اُسے کبر و منی

ہوگی جو کچھ شدت سکرات موت
سب بنی آدم کے اوپر وقت فوت

سو وہ ہوگی اُس غوی کے واسطے
یعنی اُس پُر شر قوی کے واسطے

پھر جو باقی ہوگا ہی حق آشنا
وہ بھی سب یکبارگی ہوگا فنا

اُس زمان مطلق زمین و آسمان
اور جو شی ہی اُنھون کے درمیان

بے خلاف و بے شک و بے اشتباہ
کچھ نہ باقی ہوگا جز ذات اِلٰہ

کچھ مہینے کا وہ ہوگا ایک دم
جسمین ہو جاویگا یہ سب کچھ عدم

کہتے ہین کہ اُس آن اے باتمیز
سب فنا ہونگے مگر یہ آٹھ چیز

جیسے ہی وہ صور جو ہوویگا دم
اور عرش و کرسی و لوح و قلم

اور بہشتین و دوزخین و روحین تمام
بس یہی باقی رہینگی والسلام

لیکن اُنکو بھی کچھ آویگی غشی
جیسے ہوتی ہی کسو پر بیہشی

اور بعضی کہتے ہین ہی آدمی شعور
کہ اُنھون کی بھی فنا ہوگی ضرور

پر اصح معلوم ہوتا ہی یہی
اُس روایت سی جو راوی نے کہی

کیونکہ اغلب ہے یہی اے حق طلب
کل شیء ہالک الا وجہ رب

الغرض جب ہو چکیگا سب عدم
کچھ نہ باقی ہوگا جز ذات قدم

تب فرماویگا وہ عالی جناب
اپنی ذات پاک سے کرکے خطاب

کہ کہان ہین آج وہ سب بادشاہ
کبر کی رکھتے تھے جو سر پر کلاہ

اور کہان وہ صاحب تاج مہی
تھی جنھون کو شوکت فرماندہی

اور کدھر جاتی رہی وہ خسروی
جسکے دعوے پر تھے مغرور و غوی

اور کہان ہی آج انکی سلطنت
جو کہلاتے تھے شاہ مملکت

پھر مخاطب ہوکے وہ عالی جناب
آپ اپنی ذات کو دیگا جواب

کہ نہیں ہی کوئی اب تیرے سوا
صاحب تاج و خداوند لوا

بے شراکت سلطنت اُس وقت کی
آج ہی مجھ واحد القہار کی

بعد اُسکے جبکہ چاہیگا خدا
پھر رکھیگا آفرینش کی بنا

## ذکر ہی خلقت عالم کا جو پھر موت کے بعد
## زندہ ہو جاوینگے اک صور سے سب خرد و کلان

اُسکی کچھ مدت نہیں معلوم ہے
یہ اُسی معبود کو معلوم ہے

یون روایت کرتی ہین اپنے نکو
راویان پاک ہین جو راستگو

کہ مشیت اپنی سے پروردگار
پھر کریگا آفرینش آشکار

خیمۂ افلاک کو مثل حباب
نصب کر دیگا بلا چوب و طناب

اور بچھاویگا مثال بوریا
پھر بساط ارض کو وہ بیریا

اور فرشتوں کو بلاشک وجود
عالم فانی سے بخشیگا وجود

پر زمین پر کچھ بھی آثار وجود
تب کسی شی کے نہ ہووینگے نمود

جون بر و بحر و نباتات و جبل
اور جمادات و عمارات و محل

پھر وہ جس عالم کو چاہیگا قدیر
زندہ کر دیگا اُسی سے اس نظیر

استخوان ہوتی ہی اک عجب الذنب
آدمی کی پشت مین لے حق طلب

جز و اعظم پشت مین وہ عظم ہے
ہڈیوں کا سب اُسی سے نظم ہے

یعنی وہ عجب الذنب ہی ایک سا
ہی بدن مین استخوانون کی بنا

ہی اُسی سے استخوانون کی شروع
ہی وہ مطلق اصل اور سب ہین فروع

پشت سے مقعد تلک وہ استخوان
ہی لگی ہر دو زان کے بیگمان

بعد موت اسکو خدا بی اشتباہ ‌ ‌ سڑنے اور گلنے سے رکھتا ہے نگاہ
جس زمین پر جسکو چاہیگا وہ خاص ‌ ‌ زندہ کرنے کے لیے بالاختصاص
داخل ترکیب جو اجزا ہین اور ‌ ‌ پھر انھون کے واسطے ہوگا یہ طور
سو اسی سے سب زمین پر وہ قدیر ‌ ‌ مینھ برسائیگا جون ابر مطیر
دیگا لحم و شحم و جلد و عظم و مغز ‌ ‌ تا کہ بنجاوینگے سب اجسام نغز
اپنے سکے تب وہ رب خاص و عام ‌ ‌ صور مین پھر دیگا روحون کو تمام
ہوگا جب طیار پھر وہ لیکے صور ‌ ‌ پھونکنے کو حسب فرمان غفور
ساری روحون کی طرف کرکے ندا ‌ ‌ کہ نہ کچھ اپنے قالب سے خطا
اب جو وہ صخرہ معلق ہے جہان ‌ ‌ قبلہ بیت المقدس کے وہان
اتنے ہی سوراخ ہونگے لا کلام ‌ ‌ جسمین سے نکلینگی وہ روحین تمام
الغرض پھر صور کے کرتے ہی دم ‌ ‌ ساری روحین اس آن [illegible]
پھر زمین اس بانگ سے ہوگی شگاف ‌ ‌ زندہ ہو کر سب نکل آوینگی صاف
کہتے ہین راوی کہ سارے مرد و زن ‌ ‌ ننگے مادر زاد ہونگے بے کفن
اس روایت کو جو دیکھو غور سے ‌ ‌ اس سے اولے ہو وہی اک طور سے
پھر تو سمجھا تا ننگا ہی بدن ‌ ‌ ہر کسو کا مرد ہووے خواہ زن
ہوگا اس دنیا مین جیسا جس مثال ‌ ‌ قد و قامت شکل و صورت سن و سال
ہونگے لیکن سب باعضا سلیم ‌ ‌ گو کہ تھے دنیا مین معیوب و سقیم

الغرض اس عظم سے اسدن خدا ‌ ‌ سارے جسمون کی بانڈھیگا بنا
انکی دھریگا وہان وہ استخوان ‌ ‌ جابجا سے جمع کرکے بعد ازان
ایک دریا عرش کے نیچے ہے خاص ‌ ‌ آب مین اسکے منی کا ہی خواص
اسکی قوت اور اثر سے اہتمام ‌ ‌ ان پرانی استخوانون کو تمام
بن چکینگی جب وہ ساری صورتین ‌ ‌ اپنی اپنی شکل پر جون مورتین
اور فرمادیگا اسرافیل کو ‌ ‌ کہ طرف جسمون کے اسکو پھونک دو
تب کہیگا وہ کریم باکرم ‌ ‌ اپنی ذات پاک کی دیکر قسم
کہتے ہین سب راویان باشعور ‌ ‌ ہوگا واقع اس جگہ یہ نفخ صور
کہتے ہین کہ صور مین ہے خوش خطاب ‌ ‌ جتنی روحین ہونگی یعنی جس حساب
درمیان ہر دو نفخہ بے ملال ‌ ‌ ہوگی وقفہ مدت چالیس سال
اسکے سوراخون سے نکلکر جابجا ‌ ‌ اپنے اپنے تن مین جاوینگی سما
اور اسی آواز کی جانب تمام ‌ ‌ جاوینگے افتان و خیزان خاص و عام
اور بعضے کہتے ہین کہ بے قصور ‌ ‌ سب اٹھینگے بے کفن اہل قبور
کیونکہ تھوڑے سے عرصے مین بعد از ہلاک ‌ ‌ وہ کفن گل سڑکے ہوجاتا ہے خاک
الغرض از حکم حی لایموت ‌ ‌ ہونگے سب جتنے ذی ریش و بروت
انس و جان پیدا ہی ہوگا اٹھ کھڑا ‌ ‌ بے تکلف خواہ چھوٹا یا بڑا
یعنی جیسے لنگ و لنگڑ کور و کر ‌ ‌ یا بریدہ بینی و اشکستہ سر

## ہے بیان اسمین کہ سب حسب مراتب جی کر ‌ ‌ گرمی حشر سے ہر سمت پھرینگے عریان

کہتے ہین راوی کہ پہلی بالیقین ‌ ‌ زندہ ہونگے رحمۃ للعالمین
پھر انھون کے بعد سن لے حق طلب ‌ ‌ زندہ ہونگے جو کہ ہین صدیق سب
بعد انکے صالحین اور مومنین ‌ ‌ اور سب منافق و کفار لعین

بعد انکے پھر مسیح خوش نفس ‌ ‌ بعد انکے انبیا سب پیش و پس
اور صد تقوی کے پیچھے سب شہید ‌ ‌ زندہ ہوجاوینگے از حکم وحید
بس اسی ترتیب سے چھوٹے بڑے ‌ ‌ تھوڑے ہی عرصے مین ہونگے اٹھ کھڑے

اور اسدم ہونگی بوبکر و عمر
درمیان عیسی و خیر البشر

باقی امت وہ بھی با صد اہتمام
جا بجا سب کرینگے اپنا ازدحام

ہونگے یون خیر البشر کے آس پاس
جون کواکب ہون قمر کے آس پاس

یون ہی رسلی اپنین اپاک کیش
ہونگی اپنے انبیا کے گرد و پیش

اور میرا ہونگے سب برنا و پیر
غلبۂ شہوت سے جون طفل صغیر

کوئی نہ دیکھے گا کسی کا تن بدن
گو کہ ننگے ہونگی سارے مرد و زن

ہول سے اس روز کے بے اشتباہ
سب کی ہوگی آسمان اوپر نگاہ

جبکہ ہر اک کیا صغار و کیا کبار
عرصۂ محشر مین پکڑینگے قرار

تب فلک کو چھوڑکر آوے ماہ و مہر
آویگا اک میل بھر پر قرص مہر

اور فلک سے دمبدم آواز سخت
آئیگی بس یون کہ دل ہونگے دو لخت

اور بیرق خاطفہ بھی ہر زمان
دمبدم ہوویگی نشان وطلیان

اور ہوگا شمس کی گرمی کا جوش
اسقدر کہ سب کے اڑجاوینگے ہوش

اور پسینا بہ چلیگا بے شمار
ہر کسی کے تن سے مثل جویبار

انبیا و صالحین و مومنین
یہ جو ہین مقبول رب العالمین

سو عرق آویگا انکے اسقدر
کہ کف پا ہر کسی کے ہونگے تر

اور عوام الناس جو ہین فی المثل
سو انھون کے ہووینگا حسب عمل

بعض لوگون کے عرق بے بیشک
ہوگا اسدم پنڈلی و ٹخنون تلک

اور بعضون کے بقول معتبر
تا بساق و تا بزانو ہے دگر

اور کسو کے تا بناف اے نیک خو
اور کسو کے تا بسینہ تا گلو

پر جو ہونگے کافران زشت نام
انکے تا گوش و دہن مثل لگام

مضطرب ہو بیتی اس آن مین
غوطے کھاینگے اسی طوفان مین

اور سوا اسکے یہ ہوگا اضطرار
غلبۂ جوع و عطش کا بیشمار

کہ لگین گے خاک کھانی اس زمان
ماری بھوک اور پیاس کے سب مردمان

لیک ہوگی خاک اسدم اس نمط
بامزہ جون میدۂ شیرین فقط

اور پانی پینے کو سارے بشر
جاوینگے پھر حوض کوثر کے اوپر

اور بھی اکثر نبیون کے وہان
حوض ہونگے لیک یہ خوبی کہان

یعنی حوض کوثر کا ہوگا عرض و طول
اور حوضون مین نہوگا اس اصول

اور نہوگا نہین اس خوبی کا آب
گو کہ ہونگے حوض وان پر بے حساب

## ذکر کوثر ہے کہ آب اسکا پیمبر کے طفیل پیینگے خاص اس امت کے ہر اک تشنہ لبان

کہتے ہین راوی کہ وہ حوض وسیع
ہے درخشندہ بس نغز و بدیع

اور میہر اساحل اسکا دو ہے
جھلجھلاتا ہے سراپا نور سے

اسپے ہے ہر طرف کوزون کا ہجوم
روشن و تابان بتشبیہ نجوم

اور اسکے قعر مین سب سر بسر
ہین کنکر الماس و یاقوت و گہر

اور نیچے اسکے با خوشبوی گل
جسکے آگے مشک و عنبر ہو خجل

اور سرا اسمین ہے وہ آب شگرف
کہ ہو جسکے رو برو شرمندہ برف

ذائقہ اور رنگ مین آب امید
ہے ز شہد و شیر شیرین و سفید

ہین وہان کوزے و بر و بس جگمگے
سیم و زر کے باغ جنت مین لگے

اسمین وہ آب مصفا خوشگوار
ہے روان اس حوض مین سیل و نہار

جو پیئے گا آب اسکا ایک بار
پھر کبھی پیاسا نہوگا زینہار

لیک وہ پانی بقول معتبر
ہے برائے امت خیر البشر

کہ پیینگے مومنان با صفا
دن قیامت کے طفیل مصطفا

اے محمد قصہ کوثر ہے طول
تا قیامت گر لکھے تو اس اصول

تو بھی ہوگی مختصر یہ داستان
اس سے کر تو اہل محشر کا بیان

## ہے بیان اس مین کہ اس روز شفاعت کے لیے کہینگے حضرت آدم سے ہر اک پیر و جوان

کہتے ہین اے کہ اہل بعث و نشر
تا سوا جوع و عطش کے روزِ حشر

اور بھی کھینچینگے انواعِ عذاب
ایک سے اک سخت بیحد و حساب

قصہ کوتہ جب قریبِ ہفت سال
منقضی ہونگی باین رنج و ملال

تب کہینگے لوگ سب بدحواس
حضرت آدم سے جاکر التماس

کہ خدا نے اپنے دستِ پاک سے
تمکو پیدا کرکے مشتِ خاک سے

ساری نامون سے کیا دانا تمہین
اور خلیفہ ارض گردانا تمہین

پھر علاوہ اسکے یہ رتبہ دیا
کہ فرشتون نے تمہین سجدہ کیا

اور نبوت دیکے با صد احترام
اپنی جنت مین دیا تمکو مقام

واسطے ہم عاصیون کے اے پدر
آج تم باندھو شفاعت پر کمر

ہم سمجھتے ہین کہ تا خدائے پاک ذات
اس غم و اندوہ سے بخشے نجات

سنکے آدم یہ شفاعت کا کلام
بولینگے کہ اے گروہِ خاص و عام

پر غضب ہے آج یون پروردگار
کہ ہوا ہے اور نہوگا زینہار

آج وہ دن ہے کہ ہیبتِ ذو الجلال
اپنی ہی مجھکو شفاعت ہے محال

کیونکہ مینے بر خلافِ حکمِ رب
کھایا گندم خلد مین ہوکے بے ادب

آج کے دن دیکھیے وقتِ سوال
در جواب اسکے مرا کیا ہوگا حال

کب یہان تک ہے مرا رتبہ رفیع
جو تمہارا آج کے دن ہون شفیع

لیک تم اسوقت اے جمہورِ ناس
نوح سے اسکی کرو جا التماس

پہلے جو باعث ہوا پیغامبر
بہرِ عالم دعوتِ اسلام پر

سو وہ ہے ایک نوحِ پاک زاد
اس سے ہو شاید کہ یہ عقدہ کشاد

حضرتِ آدم سے یہ سنکر مقال
جا کہینگے نوح سے سب عرضِ حال

کہ اے رسولِ ہمہ خاص و عام
ہم تمہارے پاس آئے ہین تمام

تا ہمارے آج کے دن ہو شفیع
اس مصیبت مین بدرگاہِ رفیع

کیونکہ پہلے سب سے تم از فضلِ حق
رکھتے ہو بابِ رسالت مین سبق

اور خدا نے تمکو اے عالی جناب
بندۂ شاکر کا بخشا ہے خطاب

نوح سنکر یہ شفاعت کا سوال
یون کہینگے اے گروہِ خستہ حال

مین ہون بیٹے کے سبب تقصیر مند
جب ہوا تھا غرق وہ ناحق پسند

یعنی مین مجرم ہوا اس آن مین
جب گیا تھا ڈوب وہ طوفان مین

بے ادب ہو کر کیا مینے سوال
اسکے حق مین اے جنابِ ذو الجلال

کہ مرے تھا اہل بیٹا وہ یا نہین
کیون ڈبایا میرے بیٹے کو یہین

سو جنابِ حق سے از رہِ عتاب
لیس من اہلک ہوا مجھکو خطاب

آج اسکے عذر سے ہی مجکو ڈر
تم بندھاتے ہو شفاعت پر کمر

کیا دکھاؤن منہ خدا کے روبرو
کس لیاقت پر کرون جا گفتگو

آج اورون کے لیے تو کیا ہے بات
اپنی ہی خود مجکو مشکل ہے نجات

لیکن ابراہیم سے تم جا کہو
یہ مہم آج انسے شاید راست ہو

کیونکہ ابراہیم کو ربِ جلیل
آپ ہی بولا ہے خود اپنا خلیل

سنکے یہ پھر سب بڑی تعظیم سے
جا کہینگے عرض ابراہیم سے

کہ اے رسول اللہ ہادی سبیل
حق نے فرمایا تمہین اپنا خلیل

اور آتش تم پہ کی برد و سلام
اور کیا تمکو نبیون کا امام

آنا تم ہیں خدای پاک ذات
اس بلا سے ہمکو دلواو نجات

الغرض یہ تھی شفاعت کا سوال
اور کر اس روز محشر پر خیال

وہ بھی یوں کہینگے کہ رب العالمین
آج تو ہے نہایت خشمگین

کہ نہیں ایسا ہوا ہے خشمناک
اور نہ ہوگا پھر کبھی ذات پاک

مجھسے سہم تین باتیں بالیقین
زندگی میں جھوٹ کی واقع ہوئیں

آج ان باتوں کو جو وقت حساب
مجھسے پوچھیگا تو کیا دونگا جواب

اسکے ڈر سے اپنی ہی مجھکو ہے فکر
اور کے بخشانے کا تو کیا ہے ذکر

لیک تم سب آج ای جمہور ناس
جاکے موسی سے کرو یہ التماس

وہ خدا کا ہے مقرب اور ندیم
حق نے فرمایا اسے اپنا کلیم

وہ کرے گر عرض پیش ذوالجلال
تو ہو شاید کچھ تمہارا انفصال

## کذب سہم ہوا واقع جو خلیل اللہ سے تین جا عمر میں کل اسمیں سن ای اہل قرآن

کہتے ہیں واقع ہوئے اس راہ سے
تینوں کلمے وہ خلیل اللہ سے

کہ جو انکی قوم میں تھے بے شعور
شرک سے نزدیک و ایمان سے دور

سو گھروں سے اپنے وہ سارے پلید
طعم گونا گوں پکا کر روز عید

لیگئے بتخانے میں با اہتمام
اور بتوں کے آگے دھر کر وہ طعام

اور مقفل کرکے بتخانے کا در
جانب صحرا چلے وہ بدگہر

اور حضرت سے کہا تم بھی چلو
جانب صحرا ہمارے ساتھ ہو

آپنے حیلے سے یا قوم خلیل
یوں کہا کہ آج تو میں ہوں علیل

یہ نہ کی انکار انسے صاف صاف
کہ نجاونگا یہ ہے میرے خلاف

ایک تو اسبات میں بولے دروغ
بار دیگر اس نمط ای با فروغ

کہ اسی دن جبکہ وہ کفار دہر
سب گئے صحرا میں خالی کرکے شہر

آپنے پوشیدہ گھر سے بے خبر
جاکے دیکھا اس صنم خانے کا در

اور کہا سارے بتوں سے یہ کلام
کہ تمہارے روبرو جو ہے طعام

کیوں نہیں کھاتے ہو اسکو گرم گرم
تمکو کیا کھانے سے کچھ آتی ہے شرم

جب کسو نے بھی نہ کھایا وہ طعام
بار دیگر یہ فرمایا کلام

کیوں نہیں کھاتی ہو تم یہ نعمتیں
کیا تمہارے تئیں ہیں اشتہا نہیں

جلد بولو اور دو مجھکو جواب
ورنہ اس دم تمکو کرتا ہوں خراب

جب کسو سے بھی نہ پایا کچھ جواب
تب تو اس حضرت کو پھر آیا عتاب

بے محابا سب بتوں کو لے تبر
اک طرف سے خوب ٹکڑے ٹکڑے کر

اور اک بت جو کہ تھا سب میں بلند
شکل و صورت میں نہایت دلپسند

کاٹی ناک اور کان اسکے کر کے قہر
ہو گیا بے شکل وہ بدبخت دہر

اور تبر کندھے پر اسکے دھر دیا
تا کہ ثابت ہو اسی نے شر کیا

اور اسی صورت مقفل کرکے در
پھر چلے آئے وہاں سے اپنے گھر

آئے جب صحرا سے وہ سب بدخصال
اور یہ دیکھا اس صنم خانے کا حال

سارے شہر کے جل کے خاکستر ہوے
اور تھے جو اسکے یکدیگر ہوے

بعضے بعضے انمیں سے جو بدگہر
آپکے مذہب سے رکھتے تھے خبر

وہ لگے کہنے کہ یارو آج اک
نام ابراہیم رہتا ہے یہاں

وہ بتوں کی ہجو کرتا ہے مدام
ہو نہ ہو شاید اسی کا ہے یہ کام

سنتے ہی یہ بات وہ بدظن ہوے
اور انکی جان کے دشمن ہوے

اور بہت تکرار کی اس کار کی
تب انھوں سے آپنے انکار کی

اور کہا کہ ای گروہ بدسگال
تم انہی سے کیوں نہ پوچھو اسکا حال

جو کہ خود مارے گئے ہین وہ تمام
اور وہی سب مین بڑا سردار ہے
جسکے ہوتے تھے جو مبہم دروغ
تھی انھون کی ایک دختِ رشکِ ماہ
کیونکہ انکی انکے تھا دینی خلاف
چلتے چلتے واں وہ حق کی حبیب
جسکی عورت دیکھتا صاحبِ جمال
تو اُسی فی الفور وہ بیداد خو
تو اُسے کہوال و زر دیکر برو
تمسے جو پوچھے تجھے کہ یہ ترا
آخرش جب مصر مین پہنچے خلیل
یعنی ہے یہ کون رشتی مین تری
اور یون ہی سب مثاتِ دو سنین
قصہ کوتہ ہے کہ وہ سب زشت خو
تھے جو حائل بیچ مین دیوار و در
ویسی ہی اُس دم بھی کرتی تھے نگاہ
الغرض جب لیگئی وہ رو سیاہ
لیک جب جاتا تھا وہ ناحق پسند
واسطے اُسکے وہ اقدم مو سنان
آخرش جب تنگ آیا بے شعار
مجھکو یہ عورت نہین منظور ہے

آپ ہی بتلاوینگے کا سر کا نام
ہو نہو یہ سب اُسی کا کار ہے
سو وہ ہے اسطور سی آبا فروغ
نام سارہ سو وہ دی حضرت کو بیاہ
اس جہت رہتا تھا ہر دم اختلاف
اتفاقاً مصر کے پہنچے قریب
چھین لیتا تھا اُسی وہ بد خصال
قتل کروا تا تھا اپنے روبرو
راضی کر لیتا تھا وہ تاریک گور
کون ہے کہیو کہ ہے بھائی مرا
تب ہان سے ہید کفارِ ضلیل
آپنے فرمایا ہے خواہر مری
یکدگر بھائی بہن ہین یا یقین
لے گئے سارہ کو شہ کے روبرو
کردیے سب حق نے غائب از نظر
اُس جگہ سی انکو پیشِ بادشاہ
حضرتِ سارہ کو پیشِ بادشاہ
تب وہین دم اُسکا ہو جاتا تھا بند
جب وہ بکار تی تھیں حق اُس سے بزبان
تب کہا پہلے اسنے لوگون سے پکار
اب کسی صورت اگرچہ حور ہے

یا وہ آپس مین لڑے ہونگے یکدگر
بارِ دیگر کذبِ مبہم اس اصول
کہ گئے تھے وہ خلیل نامور
کچھ دنون نجران مین ہکر وہ رسول
کرکے ہجرت شہرِ نجران سی چلے
مصر مین جو اُن دنون تھا شہریار
اور جو خاوند اُسکا کچھ ذرا
یا جو ہوتا کوئی وارث اسکی ساتھ
جب سُنا حضرت نے وہ ظلم و فساد
یون ہی مین بھی مبتلا ہونگا صاف
آکے حضرت سے لگے تب پوچھنے
فی الحقیقت آپ سچ بولے وہان
پھر کہا حضرت نے از رہِ فریب
اُس خلیلِ حق نے پھر بعد از نماز
جیسے ہر دم وہ خلیلِ کردگار
اب سُناؤن سرگذشتِ شہریار
تب گیا وہ زعمِ بد سی شہریار
لوٹنے لگتا تھا ہو کر بے قرار
ہوش مین آتا تھا تب وہ سنگدل
کہ ہوا معلوم مجھکو اسکا حال
اسکے وارث کو طلب کرکے شتاب

کیونکہ انھین ایک کہتا ہی خبر
آپ سے واقع ہوا آفتِ عقول
شہر نجران مین چچا اپنے کے گھر
صحبتِ عم سے ہو کے خاطر ملول
حضرتِ سارہ کو اپنے ساتھ لے
وہ بڑا جبار تھا اور نابکار
ہوتا انکار سے چون و چرا
وہ حمایت سے پکڑتا اُسکا ہاتھ
تب کہا بی بی ای عصمت نہاد
کہ بہن میری ہے یہ سب اختلاف
کہ یہ عورت کون ہے تیرے کنے
دختِ عم ہوتی ہے خواہر بیگمان
انبیا کو یہ نہین دیتا ہے زیب
کی دعا حق سے بصد عجز و نیاز
دیکھتے سارہ کو تھے آئینہ وار
تاکہ ہو دل کو تسلی اور قرار
پاس ام المومنین کے تین بار
دم کے رک جانے سی وہ مصروعِ خوار
اور اپنے فعل سے ہوتا خجل
ساحرہ ہے یہ زنِ صاحب جمال
اسکو پہنچادو اسی مین صواب

ورنہ جادو سے مجھے ڈالیگی مار
پھر نہ ہوگا تم سے کچھ انجام کار

اور قربانی سے اسنے اپنے ہاتھ
ہاجرہ کو کر دیا سارہ کے ساتھ

حسب فرمان پھر وہ نوکر شاہ کے
لے گئے آگے خلیل اللہ کے

اور انکو سونپ حسب امر شاہ
لی پھر اک لئے اپنے گھر کی راہ

پھر وہاں سے ہو کے وہ حضرت خفا
دیکھ اس سفاک کا ظلم و جفا

بیبیوں کو ساتھ لیکر بعد ازین
شام میں جا کر ہوے مسکن گزین

یہ تھا تینوں کذب مبہم کا سبب
جو مفصل کہدیا میں نے اب

اب یہاں سے گوش کر اے با خشوع
قصہ اول کو کرتا ہوں شروع

## تتمہ

جو کہ فرمایا تھا ابراہیم نے
کہ یہاں سے جاؤ موسیٰ کے کنے

الغرض سب حضرت موسیٰ کے پاس
جا شفاعت کی کرینگی التماس

کہ خدا نے تمکو فرمایا کلیم
اور بھیجی تم پہ توریت عظیم

اور تم سے طور کے اوپر مدام
ہوتا تھا بیواسطہ حق سے کلام

آئی ہیں پاس آپکے ہم سب مطیع
کہ خدا سے تم ہمارے ہو شفیع

تا کہ ہم لوگوں کو وہ الاصفات
اس عذاب حشر سے بخشے نجات

آپ فرماوینگے یہ پروردگار
آج کے دن پر غضب ہی بیشمار

میں نے اک قبطی کو بے اذن الٰہ
مار ڈالا تھا سو ہے مجھپر گناہ

اسکے ڈر سے آج ہیں پیش ذو الجلال
مجھ سے کب ہوگا شفاعت کا سوال

لیکن اس دم حضرت عیسیٰ کے پاس
جا شفاعت کی کرو تم التماس

بعد موسیٰ سے یہ سنکر یہ مقال
جا کے عیسیٰ سے کہینگے اپنا حال

اس نمط کہ اے رسول پُر فتوح
حق نے فرمایا تمکو اپنی روح

اور دیا روح الامین سا تمکو یار
تا رہے تائید میں لیل و نہار

اور بہت سے معجزے تمکو دیے
سارے لوگوں کی ہدایت کے لیے

آج ہم سب اے رسول کردگار
آپکی خدمت میں ہیں امیدوار

ہمکو تا اس آفت جانکاہ سے
چل کے دلواؤ نجات اللہ سے

وہ بھی آخر کو یہی بولینگے بات
کہ غضب میں ہے خدا کی پاک ذات

آج کے دن کب ہے یہ میری مجال
ہو کروں جو حق سے شفاعت کا سوال

مجھکو میری قوم نے تہمت لگا
کہتی تھی عیسیٰ تو ہے ابن خدا

اور انہی میں بعض بعضی نابکار
بیشتر مجھکو کہے پروردگار

اسکی تحقیقات سے ڈرتا ہوں آج
اور اسی سے معذرت کرتا ہوں آج

تم محمد سے کرو اسکا سوال
اس ہم کا انسے ہوگا انفصال

ہیں وہ محبوب جناب کردگار
ہے نہایت انکو حق کرتا ہے پیار

سن یہ مژدہ آئینگے سب خاص و عام
روبرو حضرت خیر الانام

اور کہینگے اے حبیب کبریا
تم نبیوں میں ہو ختم الانبیا

تمکو خود حق نے بروز شمار
دی شفاعت کی بشارت آشکار

آج اگر اوروں پہ رب العالمین
ہو رہا ہے نہایت خشمگین

لیک تم سے خوش ہے وہ عالی جناب
کیونکہ ہو تم آج کے دن مستجاب

آج ہمکو اے رسول نامدار
چل کے تم بخشا دو پیش کردگار

تا کہ وہ پروردگار عام و خاص
اس عقوبت سے کرے ہمکو خلاص

اور سیادا تم بھی اے عالی جناب
آج ہم لوگوں کو دو گے جواب

کون کہدے پوچھیگا ہم لوگوں کی بات
اور کس صورت سے پاوینگے نجات

یعنی پھر کس کے کنے جاوینگے ہم
اور نہ ایسی طرح پاوینگے ہم

سنکے لوگوں سے یہ سارا ماجرا / یوں کہینگے حضرتِ خیر الوریٰ
تم نہو مایوس یہ میرا ہے کار / کہ تمھیں بخشاؤں تا ہو رستگار
پس اُسی دم آشکارا جبرئیل / رو برو لوگوں کے از امرِ جلیل
پھر شتابی وہ رسولِ کردگار / رو برو لوگوں کے ہو اُسپر سوار
ہے علیہ السلام وہ عالی مقام / با شرف بر مسندِ محمود نام
ہونگے داخل اُسمیں جب خیر الانام / دیکھینگے تب اہلِ محشر خاص و عام
ہو گی پیدا عرشِ بریں پر آشکار / اک تجلّی جنابِ کردگار
ساتویں دن اک ندا ہی پر فرح / حضرتِ حق سے سنینگے اسطرح
اور کرینگے جو دعا تم وہ شتاب / آج بے شبہہ کرونگا مستجاب
سنتے ہی اس مژدۂ مقصود کو / سر اٹھا لینگے نبی خوشنود ہو
انکی ہو گی کسوتِ بالضرور / روزِ اول سے لگا تا نفخِ صور
یعنی پھر حمد و ثنائے ذوالجلال / تب کرونگا سو ہے اب مجکو مجال
بعد ابلاغِ تحیات و سلام / لائے میرے پاس اکثر یہ پیام
سو اُسی عہد کا ہے اب انتظار / کہ وفا ہو ای جنابِ کردگار
جسمیں تم خوشنود ہو گے اے رسول / آج کے دن ہے وہی مجکو قبول
اور لونگا سارے عالم کا حساب / ذرہ ذرہ عدل سے حسب الکتاب
اور جو ہونگے کافرانِ زشت کام / انکو دونگا نارِ دوزخ میں مقام
پھر وہاں سے رحمۃ للعالمین / لائینگے تشریف بالائے زمین
کیا ہمارے حق میں لائے ہو خبر / از جنابِ خالقِ جن و بشر
جلوہ فرما ہو کے پھر ربِ اجل / ہر کسی کو دیگا پاداشِ عمل
جبکہ محشر میں بآوازِ مہیب / آئیگا وہ نور لوگوں کے قریب

تب تو سب پوچھینگے سنکر وہ صدا
آیا تبلاؤ اسی مین ہے خدا
وہ کہینگے ہم ملک ہین یہ سب
چرخ اول کے نہین ہے اسمین رب

اور کنارے پر زمین کے حلقہ وار
ہونگے قائم باندھ کر اپنی قطار
بار دیگر پھر بآواز بلند
آئیگا اک نور اوس سے دو چند

اسکو بھی سب دیکھکے بے اشتباه
جا کے پوچھینگے کہ اسمین ہے اله
وہ بھی سب ملکر یہی دینگے جواب
کہ نہین ہے اسمین وہ عالی جناب

اس سے ہے پاک منزہ ذات رب
ہم ملائک چرخ ثانی کے ہین سب
پھر کھڑے ہو وینگے وہ بھی صف بصف
باندھ حلقہ حشر کے چارون طرف

بس اسی دستور سے بے ریب و شک
آن کر ساتون فلک کے سب ملک
ہونگے قائم اہل محشر کے کنار
آگے پیچھے باندھ باندھ اپنی قطار

ایک سے اک بیشتر با عز و جاه
بس عدیم المثل عالی پایگاه
بعدہ اترینگے پھر بالائے فرش
وہ ملائک رہتے ہین جو گرد عرش

اور کھڑے ہو وینگے وہ بھی ایکبار
صف بصف آگے باندھ اپنی قطار
پھر اسی اثنا مین اسرافیل صور
دم کرینگے حسب فرمان غفور

سنتے ہی اسکی صدا استادہ شش
سب زمین پر گر پڑینگے کھا کے غش
بعدہ فرمائیگا یون آشکار
حاملان عرش کو پروردگار

کہ زمین پر عرش اعظم کو تم اب
لے چلو اس دم بتعظیم و ادب
سنتے ہی وہ حسب امر کردگار
لائینگے عرش معلی کو اتار

حامل عرش اعلی کے ہین سب
آٹھ اسدن ہونگے ای حق طلب
ایک اک پایہ بعون کردگار
تھام کر دو دو فرشتے آشکار

رکھینگے اسکو بالای زمین
صخرۂ بیت المقدس کے قرین
اسطرح فرماتے ہین اہل صفا
مخبر صادق جناب مصطفی

## اسمین تفصیل ہے جو حشر کے دن سات گروہ پائینگے عرش معلی کے تلے جاے امان

سب تلے اس عرش اعظم کے اله
دیگا اسدن سات فرقونکو پناه
ایک وہ جو ہوگا عادل بادشاه
صاحب تخت خداوند کلاه

دوسرا وہ مرد صالح جو سدا
تھا جوانی مین پرستار خدا
یعنی کی اس نے عبادت بیحساب
اپنے خالق کی در ایام شباب

تیسرا جو شخص مسجد مین مدام
رکھتا تھا ذکر و نماز حق سے کام
چوتھا جو تنہا ز خوف کبریا
اپنے جرمون پر سدا رویا کیا

پانچوین وہ شخص جو آپسمین مل
رکھتے تھے باہم محبت از جان و دل
اور چھٹا جسنے دیا صدقہ نہان
از پئے خوشنودی رب جہان

ساتوین وہ مرد نیکو خصال
جسکو کوئی عورت صاحب جمال
چاہتی ہو ڈال کر الفت کا دام
قید کرلون از پئے فعل حرام

پر وہ خوف خدا سے اس زمان
آپکو اس جرم بد سے دے امان
جون زلیخا نے لگا کر دام کید
کر لیا تھا حضرت یوسف کو قید

انھون نے کرکے خوف بے نیاز
آپ کو رکھا ہو اس بد سے باز
اور بعضے راویان پاک زاد
کہتے ہین کہ ان فرقون سے زیاد

بھی فضل خدا سے بے گمان
عرش کے سایے مین ہونگے اس زمان
لیکن اغلب ہے کہ ہے یہ ظن
کہ جسے چاہیگا رب ذو المنن

ہے یقین عام سے بے اشتباه
دیگا نیچے عرش اعظم کے پناه
ہے مثل مشہور ہندی مین کہی
جسکو پیا چاہے سہاگن ہے وہی

اور وہ آٹھون فرشتے باادب
بحکم حق سے عرش کو لاوینگے جب
اسکی کیفیت اترنے کی وہان
کوئی نہ جانے گا بجز رب جہان

اور عرش کی قناتین سو عرش
کھینچی جاوینگی وہان بالائے عرش
جبکہ سب اسباب ہونگے آگہ
آ چکیگا حشر مین با عز و جاہ

بار دیگر پھر سرافیل اپنا صور
دم کریگا امر حق سے بے قصور
سنتے ہی اسوقت آواز صور
ہوش مین آوینگے سب اہل نشور

اور سمجھے ہین جو جاہل با شعور
درمیان عالم غیب و حضور
سو یکایک امر حق سے بے رتق
صور کی آواز سے وہ ہونگے شق

اس سے نیک و بد خلائق کے عمل
اور تجلی خدائے عز و جل
اور بہشت و دوزخ و جن و ملک
سب نظر آنے لگینگے یک بیک

اور پہلے بہشتی سے بے ریا
ہوش مین آوینگے تمام انبیا
پھر بصورت کہ ان جاینگا سب
بیہوش مین آجاوینگے اکدم مین سب

اور اسدم ہوگا نور کردگار
روشن و تابان نہان و آشکار
اسکی تیزی سے شعاع ماہ و مہر
محو ہو جاویگی سب زیر سپہر

کہتے ہین یون راویان باہدی
از حدیث حضرت عبداللہ ہی

## روایت

کہ فرشتون سے جناب ذو الجلال
پہلے فرماویگا اسدن یہ مقال
کہ کرو تم میرے بندونکو خموش
تا سنین جو کچھ کہون بکھلے گوش

جبکہ سارے کیا صغار و کیا کبار
ہونگے ساکت حسب امر کردگار
تب فرماویگا وہ عالی جناب
سارے بندون کی طرف کرکے خطاب

عہد آدم سے لگا تا نفخ صور
صبح و شام و روز و شب غیب و حضور
بولتے تھے جو کہ تم منھ سے کلام
اور جو کرتے تھے تم ہاتھون سے کام

سو وہ سب ہم دیکھتے تھے بالیقین
اور لکھتے تھے کراما کاتبین
اب سبھی کا تم سے ہم لینگے حساب
ذرہ ذرہ جو بجو حسب الکتاب

بعد ہ دینگے جزا حسب العمل
ہر کسی کو بے زیان و بے خلل
یان نہوگا کچھ کسو پر ظلم و جبر
بے مناسب ہے مسلمان یا ہو گبر

بس ملے جسکو جزا حسب المراد
نیکیون کی اپنی سو وہ نیک زاد
شاد و خوش ہو دل سے اپنے جمہور ناس
اور بجا لاوے مرا شکر و سپاس

اور ملے جسکو سزا کار زشت
منت مرا ملنے اسمی وہ بدسرشت
اور مرا شکوہ زبان او پر لاوے
اسنے پائی اپنے فعلونکی سزا

اور کرے لعنت تو اپنے نفس پر
جو کہ تھا اسکا امام و راہبر
پھر اسی اثنا مین وہ عالی جناب
یون فرشتون سے کہیگا تم شتاب

جنت و دوزخ کو اس آن مین
لا رکھو اس حشر کے میدان مین
تا کہ دونو کی حقیقت صاف صاف
کشف ہو جاوے کسو پر بے خلاف

بس ملائک سنکے حق سے یہ کلام
لاوینگے جنت کو با صد احترام
یعنی آگے اسکے [illegible] ساتھ
لاوینگے جنت کو سب ہاتھون ہاتھ

اور تجلی کے رکھینگے وہ سامنے
بعد ہ جاوینگے دوزخ کی کنے
اسکو سبھی لاوینگے با جوش و خروش
دیکھتے ہی سب کے اڑ جاوینگے ہوش

اڑتے ہونگے اسمین جیسے شرار
جسطرح سے گرد اڑتی ہی قطار
اور شعلے اسکے با ہول سترگ
ہونگی بالائی مین جون قصر بزرگ

دیکھتے ہی اسکے شعلے مثل قصر
تھر تھرا جاوینگے سب کفار عصر
بلکہ سارے اہل محشر کے دل
گر پڑینگے تھرتھرا گھٹنون کے بل

اور وہ اُس دم بصورتِ ہولناک
سن کے کلمہ یہ بجوشِ خشم ناک
وہ بھی جائینگے نہیں ہنستے کبھی
اور وہ ہوگی شعلہ زن آتش سی
الغرض جس دم بحکم کردگار
ایک جو دنیا میں وہ مرد دنی
اور بہ جانی وجہ ایمان کی بات
دوسرا رہتا تھا جو وہ ایک شخص
اور کبھی دنیا میں مبتلائے رنج
تا بہار روضۂ دار السلام
نار جنت کا دکھا کر حسب حال
کہ کبھی دنیا میں تھے درد و رنج
اس قدر تن ہو گیا ہے بے سرور
پھر کہیگا دوسرے سے ای غوی
وہ کہیگا یا سمیع و یا بصیر
کیا بتاؤں حسرتِ دنیا تجھے
بعدہ صورت پکڑ کر سب عمل
اسکو پوچھیگا کریم کارساز
پھر زکوٰۃ آویگی اور حج و طواف
سب کچھ فرماویگا وہ پروردگار
کہ یہاں حاضر یہ خانہ زاد ہے.

عرض سے سائل ہوویگی پھر غوراک
اس گھڑی ہونگے سب گم کردہ ہوش
کچھ بھی نیک اعمال اُس دن کے لیے
اپنی ہی ہی دہان و گوش سے
اُسکو دیکھینگے تجلی کے سبب
تھا نہایت مال و نعمت سے غنی
غیر کفر و شرک تا عین حیات
اپنے خالق کی عبادت میں ہمیش
کچھ نہ دیکھی عیش جز سختی و رنج
دیکھ لیوی اک نظر وہ نیک نام
لائینگے پیش جناب ذو الجلال
دیکھا تھا یا نہ کہ اب پایا یہ گنج
دیکھتے ہی خلد کے حور و قصور
تو بھی بتلا سرگذشت دنیوی
تجھ پہ سب روشن ہے احوال ضمیر
کہ تصور میں نہیں آتی مجھے
ہونگے حاضر پیش خلاق اجل
وہ کریگی عرض کہ میں ہوں نماز
اور اعتاق و جہاد و اعتکاف
کہ رہو حاضر یہاں تم سبکی کار
اسکے حق میں آج کیا ارشاد ہے

کہ مجھے پھر دے الٰہی اس مان
کہ جو ہونگی بعض بعض اس حال میں
اور وہ دوزخ ہوگی با جسم کلان
جسکی بدبو و حرارت بے زلال
پھر کہیگا حق فرشتوں سے شتاب
عیش و عشرت کے سوا سختی و رنج
سو اُسے اک دم در دوزخ پہ جا
یعنی تھا ثابت قدم وہ ایک شخص
سو وہ جنت پہ لیجاؤ اُسے
پھر فرشتے دونوں شخصوں کو شتاب
پہلے فرماویگا وہ عالی جناب
وہ کریگا عرض یا رب العباد
دار دنیا کے وہ سب رنج و تعب
کس قدر تو تھا وہاں رنج آیذیر
جب سے دیکھ آیا ہوں نار ہولناک
اس زمان اُس عیش و عشرت کا خیال
پہلے اُس انبوہ محشر میں نماز
پھر کریگا آکے روزہ عرض حال
بس اسی صورت سے سارے عمل
بعدہ اسلام پیش ذو الجلال
اسکے حق اسلام سے یہ التماس

از غذاے جن و انسان و حیوان
مثل ہفتادی اعمال میں
صاحب گوش و سر و چشم و دہان
منتشر ہوتا رہا ہفتاد سال
کہ کرو دو شخص ایسے انتخاب
اُسے کچھ گذرا نہ مقدار رنج
اُسکی کیفیت ذرا لاؤ دکھا
راہ توحید و رسالت پر ہمیش
اور وہاں اک لحظہ ٹھہراؤ اسے
جمع محشر سے کرکے انتخاب
اُس بہشتی کیطرف کرکے خطاب
مجکو اسدم کچھ نہیں آتا ہے یاد
کچھ تصور میں نہیں آتے ہیں اب
حشمت و نعمت سے تا وقت اخیر
مارے سوزش کے ہوا جاتا ہوں خاک
ہوگیا یکلخت جوں خواب و خیال
آکے حاضر ہوگی پیش کبریا
یعنی میں روزہ ہوں یا ایزد تعال
آکے حاضر ہونگے بے ریب و خلل
آکریگا سب کے پیچھے عرض حال
بولیگا کہ رہ یہاں تو میرے پاس

عضو بولینگے کہ ہم سب بلا ملال
ایک ایک اس حشر کے میدان میں
آزمایا تھے اس ان ہم تمہارے اختیار
یہ نہ سمجھے تم کہ ہمکو کس لیے
آخرش وہ مشرکان بدگہر
ایک کفر و شرک جو بیٹھے کیا
ورنہ کر پاتے کسو سے اطلاع
بس اسی انواع کے مکر و فریب
بےخبر تھے تم بھلا کسو واسطے
تھے وہ با اعجاز و برہان قوی
پاس ہم لوگوں کے دنیا میں کہیں
بس کہینگے وہ رسول بےعدیل
میں وہاں کس کس خطا کا شاہد گواہ
ہیں نہ کہنے میں نبی کی کچھ کوتہی
یاد ہے تجھکو اس مجلس کا ذکر
یوں ہی اس اکثر حکایات و قصص
پھر بھی منکر ہو کے وہ ناحق پسند
اور تمکو جانتے تھے ہم وہاں
آکر رہو حاضر ابھی بے اشتباہ
یعنی ای دانائے اسرار نہان
پھر تو اس امت کے ارشد کم و حید

دار دنیا میں بحکم ذو الجلال
ہیں خدا کے ہم فقط فرمان میں
جو کہ تم کہتے سو ہم کرتے تھے کار
حق یہ اعضا خوش مونھ سے
ہو نگے ملزم ایسے اپنے نفس
یہ سبب تھا اے جناب کبریا
تیری وحدت کی تو کرتی اتباع
لائینگے پیش وہ سب اشکیب
پوچھیو تو یہ بات کو ٹک غور سے
کیوں کی تمنے انہوں کی پیروی
کوئی بھی پیغامبر آیا نہیں
اپنی ہٹ سے کہ ای قوم ضلیل
کہتا تھا در باب توحید اله
پر نہ چھوڑی تمنے اپنی گمرہی
جو کہا تھا میں نے تم سے کر کے فکر
با دلیل واضح و برہان نص
بولینگے کہ یہ تمہارا غلط و پند
کہ ہو تم کون اور یہ بھی ہو کہاں
اپنی تبلیغ رسالت کے گواہ
تجھ پہ جو روشن ہے احوال جہان
سارے عالم اور صدیق و شہید

تا دم آخر تمہارے تھے مطیع
آج کے دن یہ ہماری کیا مجال
کر کے اپنی نفس پر ظلم و جفا
تا کہ اپنی زندگانی میں سدا
کہ ہم ہی ہیں ظالم و ناحق شناس
کہ تری توحید کے احکام سے
بے بتائے کیا بھلا ہم جانتے
حق کہیگا سنکے یہ سب تمام
بھیجے جو بھیجے تھے تم پر انبیا
اسنے بھی اسوقت وہ سب روسیاہ
تب بلا کر نوح کو پروردگار
جی میں سوچا اور کہیدو لین خیال
اور عذاب حشر سے تمکو مدام
کیسے کیسے معجزے مینے کیے
جسمیں تمنے یہ کہا تھا در جواب
ان پلید و نکو سناوینگے تمام
کب سنا تھا ہمنے دنیا میں کبھی
پھر کہیگا نوح سے رب جلیل
نوح بولینگے کہ ای بار الٰہ
میری ہی تبلیغ کے اور گواہ
دل کے عدل سب جا دینگے حاضر کیے

اور تم کرتے تھے افعال شنیع
جو کہیں ناراست پیش ذوالجلال
ہم سے کیوں اسوقت ہوتے تھے جفا
شکر اس نعمت کا تم کرتی ادا
تھے جو تیری نعمتونکی ناسپاس
بیخبر تھے اپنی عقل خام سے
جو تری توحید کو پہچانتے
کہیگا یا رب بھلا اپنی کلام
کیا انہوں نے کچھ نہیں تلقین کیا
ہو نگے ساکت اور کہینگے کہ ای اله
قوم سے انکی کہ بیکار و بکار
کہ انھیں نہصد و پنجاہ سال [950]
ڈر سناتا ہی رہا میں صبح و شام
اپنی اثبات رسالت کے لیے
از رہ انکار ہی قوم خراب
ہر نشانی اور پیچھے کا لیکے نام
منھ تمھارے سے جو کہتی ہو ابھی
سنکر ان لوگوں سے ایسا قال و قیل
اس پہ ہی امت محمد کی گواہ
امت خیر البشر بے اشتباہ
پیش نوح اس دم شہادت کے لیے

بعد کے پروردگار خاص و عام
پوچھیگا ای امت خیرالانام
نوح قوم اپنی سے دنیا مین مدام
میری توحید و رسالت کا پیام

پہنچی تھی یا نہ بتاؤ راست راست
تمکو جو معلوم ہے کم و کاست
وہ کرینگے عرض ای دانائے غیب
ہم ہین شاہد نوح کے بے شک و ریب

ولقد ارسلنا نوحا الی قومه فلبث فیهم
الف سنة الا خمسین عاما فاخذهم الطوفان وهم ظالمون ۝

اس سبب سے اے جناب کبریا
تو نے جو قرآن مین فرما دیا

سنتے ہی ان بات کو ای خیر فصیح
معترض ہو یون کہینگے قوم نوح

تم ہمارے عہد مین تب تھے کہان
جبکہ ہم زندہ تھے دنیا مین وہان
کیا خبر ہے تمکو ہم لوگون کا حال
جو بیان کرتے ہو پیش ذوالجلال

حال ہم لوگون کا دیکھے سنے
خوب ہی اسوقت تم شاہد بنے
یہ گواہی کب تمہاری ہے درست
گو کہ تم کرتے ہو اب تقریر چست

تب یہ فرماوینگے ختم الانبیا
یعنی محبوب جناب کبریا
گو کہ ہم کہتے ہین یہ امت تمام
حق ہے اسمین کچھ نہین باطل کلام

جو کہ ہے قرآن کلام ذوالجلال
بے عدیل و بے نظیر و بے مثال
اس سے پہنچی انکو دنیا مین خبر
اس حقیقت سے تمہاری سر بسر

دید سے بھی ہے قوی تر یہ شنید
جسسے حجت ہو وہ فرقان مجید
ہونگے ملزم آخرش وہ نابکار
اپنے کفر و شرک پر سب ایکبار

کہ یون ہی ہے ای جناب کبریا
جو کہ فرماتے ہین ختم الانبیا
بس اسی دستور سے اس آن مین
پیش داور اس حشر کے میدان مین

جیسے قوم صالح و ہود و خلیل
اور بہتون کے مثل سب قوم ذلیل
پہلے منکر ہو کے پیش کبریا
ہوگی ملزم امت ہر انبیا

بعد ازان ڈھونڈھینگے راہ معذرت
ہو کے ملزم وہ برای مغفرت
اور کہینگے فی الحقیقت ای اله
ہم نہ سمجھے اور کیا ہم نے گناه

لیک باعث اس ضلالت کے وہان
اور ہی تھے ای خداوند جہان
کرلئے کرتے ہم جنکی پیروی
ہوگئے آخر کو گمراه و غوی

چاہیے اب تجھکو ای عالی جناب
دھر انہی کے سر ہمارا سب عذاب
اور رخصت ہمکو دے تا زندگی
جا کرین دنیا مین تیری بندگی

یعنی خالص تیری ہی طاعت کرین
اور سدا شرک و ضلالت سے ڈرین
حضرت حق سے یہ آویگا جواب
ان لعینون کو کہ ای قوم خراب

یہ تمہاری حکمت و حیلہ گری
اب نہ ہرگز پیش جاویگی ذری
اب تمہاری معذرت کا قیل و قال
ہے نا مسموع اے اہل ضلال

پہلے کیا پیدا کیا تمنے کمال
مزرع دنیا مین ہو کر پائمال
پھر جو ہے تمکو تمنائے جہان
بار دیگر سو یہ عادت ہے کہان

ہستی تا یک مدت دور و دراز
دی تھی فرصت تمکو بہر عیش و ناز
بار دیگر پھر ہی وان جانا محال
اپنے لوگو سر سے یہ باطل خیال

پہلے بار آزمائش تھی فقط
اب جو خواہش ہے سو ہے یہ غلط
ای محمد ہے یہ قول بر محل
کہتے ہین جو سند مین ضرب المثل

آگے کے دن پاچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت
اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیان چگ گئین کھیت

الغرض جسدم یہ سارا انفصال
کر چکیگا وان جناب ذوالجلال
کافرون کے بعد اعمال نیک
حبط کر دیگا وہین پر ایک ایک

اور جو ہونگے اعمال قبیح / سو دکھیگا انکو سالم اور صحیح
جو کہ نیکی کرتے تھے وہ اشقیا / زندگانی اپنی مین بہر ریا
اور کرتے تھے عمل للّٰہ جو / حق یہ ایمان نہین لاتے تھے وہ
اور کیے اعمال نیک انسے بہر رب / تا کہ ناجی ہوں وہان از قہر رب
کافرون کے کتنے ہی حسن فعل نیک / خالی ہونگے اجر عقبیٰ سے ہر ایک
کٹ گئے تازہ درخت بے اصول / ثمرۂ دل کی تا کہ ہو اس سے حصول
یعنی جو دنیا مین تھے وہ پر فرح / دولت مقصود سے ہر طرح
بعد ازان آدم سے ہوگا یہ خطاب / کہ کرو ادا اپنی انتخاب
حکم ہوگا انکو کہ از یک ہزار / یک بکے اخلد باقی بہر نار
سنتے ہی یہ انبیا شتی ہی کلام / ہول پڑجاویگا لوگون مین تمام
پھر کہیگا وہ جناب لایزال / کہ یہ ہوگا اس طرح سے انفصال
سو کرو ہمدم اسی سے التماس / اپنی مزد و اجر کی جا اسکے پاس
تب وہ ارواح شیاطین جہول / جو بتون کے جسم مین کرکے حلول
اور وہ سب مشرکان زشت کیش / معتقد تھی انکے مکرون پر ہمیش
جان لینگے انکو وہ مردود سب / کہ ہمارے ہین یہی معبود سب
اور پھر جو انبیا و اولیا / تھی پرستش کرتی قوم اشقیا
اور وہ اس فعل بد سے تھے بری / پوجتے تھے انکو جو یہ مفتری
اور نیاز و نذر انکی مانتے / اور انھین حاجت روا جانتے
ورنہ سب ان مشرکون کو اہل گور / خوب ہی تنبیہ پھر کرتے بزور
چھوڑ کر جو طاعت رب اجل / رسم آبائی یہ کرتے ہین عمل
کہ یہ آگے سے چلی آئی ہے چال / گو کہ ہے برعکس امر ذوالجلال

حبط ہونگے نیکیون کا ای عزیز / یہ سبب ہے حسن کے تجھسے با تمیز
سو وہ اعمال ریائی اشتباہ / ہونگے نامقبول سب بے شبہ آلہ
یعنی تھے منکر ز امر و نہی رب / اپنی وہ جہل و ضلالت کے سبب
سو وہان وہ بھی نہونگے مستجاب / تا ہوا انپر انسے تخفیف عذاب
کیونکہ ایمان اصل ہے ای اہل شرع / اور حسن عمل ہوگا اسکی فرع
لیک اجر انکا خداوند اجل / رحمت دنیا سے کریگا بدل
سو وہی ان نیکیون کا دیگا مزد / پھر عذاب انپر کریگا مثل دزد
تا ر جنت کی لیے از ہر فریق / وہ کرینگے عرض یارب کس طریق
یعنی بہر جنت از وہ صد نفر / یک تن اور باقی کو از بہر سقر
اس گھڑی ہونگے سب گم کردہ عقل / کہ ہے یا پر فہم سے وہی اسکی نقل
جسنے کی ہو جس کسی کی بندگی / نیت خالص سے وان تا زندگی
پھر وہ سارے اہل محشر اس زمان / اپنے معبودون کو ڈھونڈھینگے وہان
بت پرستون کو خیالات و طلسم / یان دکھاتے تھے بہ ہر آئین و رسم
سو وہ سب ان مشرکون کے رہبرو / آ کھڑے ہونگے وہان پر سو بسو
پھر انہی کے پیچھے ہو وینگے کھڑے / صف کشان سب ملکے چھوٹے اور بڑے
یعنی جیسے پوجتے تھے حق کے غیر / بعض مشرک روح عیسیٰ اور عزیر
جس طرح اس وقت مین بعضے پلید / پوجتے ہین جہل سے پیر و شہید
اور وہ اس فعل سے بیزار ہین / پر کرین کیا قبر مین ناچار ہین
کیون نہون اعمال ان لوگون کے حبط / ہو چکے نیکی عمل مین اسطور حبط
گو کہ تھا آباؤن کے بے خرد / پر انھون کی وہ پکڑتے ہین سند
حیف ہے اس فہم بے معنی اور پر / اور اس تقریر لا یعنی اور پہ

حکمتِ دنیا میں یہ دو آب
ہیں فلاطوں کے چچا اور بلکہ باپ

لیک فکر آخرت سے یہ شریر
ہیں سراپا بے خرد شل حمیر

کیونکہ یہ حاصل دنیا ہے دون
ہوتے ہیں انکے آگے سرنگون

کفر و ایمان سے نہیں کچھ انکو عار
مطلقاً اپنے مطلب کے ہیں یار

نتیجہ انکے فعلوں کا ضرور
دیگا بیشک انکو حق روزِ نشور

ہیں جہاں تک انبیا و اولیا
سب ہیں مقبول جناب کبریا

انکے اعجاز و کرامت میں کہیں
اک سرِ مو بھی کسی کو شک نہیں

پھر نہیں ہے ان بزرگوں کی مجال
جو کریں کچھ برخلاف ذوالجلال

جب وہاں جاوینگے وہ ناپاک شوم
ان بزرگوں کے کنے کرکے ہجوم

یہ کہینگے اے گروہِ ناسپاس
دور ہو مت آؤ ہم لوگوں کے پاس

پھر پشیمان ہو کے وہ ناحق شناس
جا کھڑے ہونگے انہی جنوں کی پاس

تب یہ پوچھینگے ملائک کہ بغور
ہیں یہی معبود دیکھو یا کہ اور

نیتِ خالص سے وہ اپنی لعین
بولینگے کہ ہاں یہی ہیں بالیقین

وہ کہینگے پس انہی سے بے خلل
تمکو حاصل ہوگا پاداشِ عمل

اور یہاں جس چیز کی ہو تمکو چاہ
سو انہی سے مانگو بے اشتباہ

بعدہ ان مشرکوں کو کشمکش
اس نمط ہوویگی از روئے عطش

شکر کرینگے سبھوں از بس جان بلب
اپنے معبودوں سے پانی کی طلب

ناگہاں اس دم انہوں کو شکلِ آب
دور سے معلوم ہوگا اک سراب

بس اسی جانب کو جاوینگے چلے
اپنے معبودوں کو اپنے ساتھ لے

جبکہ پہنچینگے قریب اسکے شتاب
تب سراپا ہوگا آتش وہ سراب

اور فوراً چاروں جانب سے سمیٹ
سبکو لیگا اپنے حلقے میں لپیٹ

بعدہ اک شعلۂ سوزندہ تر
قعرِ دوزخ سے بشکل جانور

اپنی گردن کے تئیں بانجال
دفعۃً ان سب کو لیگا منہ میں ڈال

یعنی چن لیگا نکل اس غار سے
مرغ جیسے دانوں کو منقار سے

اور جن لینے سے جو رہ جائینگے
وہ کھڑے ہو کر وہاں چلائینگے

سو ملائک قہر کے آ ایک بار
ہر طرف سے ان سبھوں کو گھیر گھار

بعض کی ٹانگیں پکڑ بعضوں کے بال
دینگے ان سب کو آتشِ دوزخ میں ڈال

جبکہ سارے مشرکانِ بد طریق
ہو چکینگے واصلِ نارِ حریق

تب وہیں فی الفور شیطانِ رجیم
تھا جو ان ناحق پرستوں کا ندیم

سو انہی بھی روبرو دوزخ کے پیٹھ
اور ٹہرا اک تودۂ آتش پہ بیٹھ

پھر بلا دیگا بہ آوازِ بلند
اپنی جانب سبکو وہ ناحق پسند

سب وہیں پہنچینگے کرکے ترک ناز
اس ارادے سے کہ یہ حیلہ ساز

کیا عجب کچھ لگا کر داؤں گھات
اسنے دیکھی ہو کہیں راہِ نجات

جبکہ سارے مشرکانِ زشت خو
جا کھڑے ہونگے اسکے روبرو

تب سبھوں سے یہ سنا کر خطاب
یہ سخن بولیگا وہ خانہ خراب

کہ یہی گروہِ بدترینِ کائنات
کیا نہیں معلوم تھی تمکو یہ بات

کہ خدا نے غیب دان معبود ہے
جسکے موجب ہم سبھونکو بود ہے

اور سب احکام ہیں اسکے قوی
لائق تصدیق و بہرِ پیروی

اور مجھکو بھی نہ جانا زینہار
کہ ہمارا ہی یہ دشمن آشکار

اور ہمارے جد آدم کا قدیم
سخت دشمن تھا یہی دیو رجیم

اور کبھی تمکو وہاں میں نے بزور
جبرا اور کرہا نہ کھینچا اپنی اور

اور بلایا بھی تھا واں آشکار
اپنی جانب میں نے تمکو نہ زنہار

پھر کبھی کچھ جھوٹ سچ وہم و خیال
دل بہلاتے ہیں یوں ہی وہ تیاد ال
سو تم ہی اپنی حماقت کے سبب
پیروی کرتے تھی پیری روز و شب

اور مرے وسواس باطل ہر لیش
معتقد تھے تم سب ان ناپاک کیش
اور اپنی دانش کوتاہ سے
منحرف رہتے تھے تم اللہ سے

بس یہی تھا دعا بی کم و کاست
جو کہ ہیں نے کہدیا سب راست
اور جو مجھسے کہتے تھے تم نجات
سو وہ ہونی اب بہت مشکل ہے بات

آپ ہی ہیں ہم گرفتار عذاب
دوسرے کی مخلصی کا کیا حساب
تمکو اب لازم ہوا اے قوم شر
کہ کرو لعنت تم اپنے نفس پر

اور نہ رکھو مجھسے امید نجات
آج کے دن کچھ نہو گی مجھسے بات
یہ سخن سنتے ہی سب اہل نار
ہونگے از بس اپنے دل میں شرمسار

اور کرینگے اس گھڑی آپس میں جنگ
تابع و متبوع سب ہو کر تنگ
یعنی آپس میں لڑینگے وہ غوی
انسے کرتے تھے جنھوں کی پیروی

اور کرینگے لعنت ان پر بے حساب
کہ تم ہی سب نے کیا ہمکو خراب
اور دھرینگے انپر اپنے سر کا بار
تا کہ آپ اس ناسزی ہوں رستگار

لیک ہرگز یہ کلام ناپسند
کچھ نہو گا انکے حق میں سودمند
پھر فرشتے قہر سے ہر ایک کو
مقتضائے قول و فعل ہر نیک خو

دینگے پہنچا اس جگہ واں سے تمام
ہوگا جسکے واسطے جیسا مقام
تا چکھیں نار جہنم کا عذاب
در خور اعمال وہ قوم خراب

## صفت آتش دوزخ مع طبقات تمام اندرین نظم نوشتہ است پے مستمعان

یہ ہیں یوں راویان باشعور
کہ یہ آتش جو کہ ہے مثل تنور
اس سے وہ مقدار حصہ ہے زیاد
گرمی و سوزش میں ہے اسکو نہاد

یونکہ دہکائی گئی تا سہ ہزار
سال وہ آتش بحکم کردگار
الف اول میں ہوئی تھی سرخ فام
الف ثانی میں سفید اے نیک نام

پھر ہوئی وہ الف ثالث میں سیاہ
ویسی ہے اب تک بے اشتباہ
سات طبقے سب ہیں دوزخ کی تمام
حسن لے تو اب مجھسے ان ساتوں کا نام

ابن حبان سے روایت بخلاف
ہے یہ قصص الانبیا میں صاف صاف
کہ بروز پنجشنبہ بے شطط
حق نے دوزخ کو کیا پیدا فقط

سو ہیں اسکے سات طبقے ایسے
اور یہ ہیں ہفتم زمین زیر و زبر
ہے جہنم طبقۂ اول کا نام
دوسرے کا ہے لظی اے خوش خرام

تیسرا حطمہ ہے اور چوتھا سقر
پانچواں طبقہ سعیر اے نامور
پھر چھٹا اور ساتواں ہے من راست
ہے جحیم اور ہاویہ بے کم و کاست

اور قعر انکا نہایت ہے عمیق
تیز مار و کژدم و نار حریق
جو گرے اسمیں تو پنجہ ہزار
سال میں پہنچیگا نیچے آشکار

اور مسافت درمیان یکدگر
ہو گئی پانصد سال کی رہ بے خطر
ہے ہر اک طبقے میں اک باب عظیم
جسمیں پیٹھینگے کفار لئیم

طبقۂ اول میں جاوینگے بھرے
وہ مسلمان جو کہ بے توبہ مرے
یعنی بے توبہ مرے وہ بے خرد
کرکے اعمال قبیح و فعل بد

اور وہ کفار جو تھے نیک کار
پر نہ ایمان لائے بر پروردگار
اور طبقوں میں فقط اے ذی عقول
ہونگے داخل جملہ کفار جہول

جیسے ترسا و یہود و مشرکین
ملحد و گبر و مجوس صابئین
ویکہ اسفل کے اندر بے شقاق
ہونگے داخل جملہ ہیں اہل النفاق

اور بھی دوزخ مین ہین بہتیرے کان
مانگتی ہین وہ زمین سب زینہار
کیا کرون اسکا بیان اک اک طرف
ایک جب الحزن با رنج و ملال
اور بالائی ہے اسکے وہ یون صعود
پھر پھینکینگے جسکے وہ برگشتہ بخت
جا پڑینگے پھر وہ دوزخ مین تمام
ایسی ہی تو وہ ناپاک کیش
ایک ہے غساق از زرد آب ریم
جون مس آغشتہ ہو با سوز و گداز
تشنہ اک جب انکی پہنچیگا وہ آب
دوسرا الحزن ہی جاکر بالیقین
اور وہ مرد و زن سب مارینگے چیخ
جیسا ہے عقرب وہی کر چاک چاک
اور کثافت ہے نہایت بے شمار
بعضے بعضے کافرونکی دست و پا
جون جلاتا مار یا گزدم کی مار
کھیان جنکا ناخنون کے اوپر
پھر اسی صورت سے کریا سند سہت
اور جنون ہی پالیکہ طعنہ زنی
سالہا یون ہی رہینگے مبتلا

ماریونکی وہ اسطرح ہین ہچکیان
ہے ہزارون بار از جناب کردگار
ہیں بہر وقت ہین وہ گویا کان برف
دوسرے کا نام ہی جب الجبال
کر پڑینگے جب کہ کفار عنود
اسکی چوٹی کے اوپر سب ایک تخت
سارے وہ ناحق پرست و زشت خام
پھر پھٹکاور گرتے رہینگے وان کش
دوسرا تالاب با نام جحیم
بلکہ اسسے بھی پناہ ای اہل راز
دفعتہ ہونگے وہ دل جلکر کباب
ڈھانک لیگا بینی و چشم و جبین
حلق مین جاتی رہی جیون گرم سیخ
وہم مین کر دیگا وہ آب سوزناک
جمع ہے اسمین سبکا اہل نار
لئیے چوڑی وان یہ کر دیگا خدا
پھاڑتا پھر اچھالتا تن مین جا
تا اذیت ہو انہون کو بیشتر
تازہ تازہ تو بنو چالاک و جبیت
ڈالتا انکے دلون مین دشمنی
ہر الم مین وہ گرفتار بلا

اک مکان ہے غی با رنج و تعب
اور ہے اسمین مکان اک صہریج
اور ہین اک وادی مین تا ریگ تنگ
اور ہے اک وان کوہ با نام صعود
اسکی چوٹی پر ہے صد رنج و ملال
تب فرشتے انکو دینگے گرا
پھر چڑھا دینگے انہین تا سب تلک
اور کئی تالاب ہین اسمین بسطح
کہتے ہین از حمرتب نار جحیم
جب ملائک اہل دوزخ کو وہ آب
اور لب زیرین ورم کر کے لٹک
اور جب پہنچیگا انکے تا گلو
جبکہ پہنچیگا شکم کے درمیان
نام غسلین اور اک تالاب ہے
اور ہر اقسام کا ہی بالصواب
تا زیادہ انپہ ہو درد و الم
سانپ اور بچھو سے کٹواتا ہے پھر
اور لگاتا آگ تن مین بار بار
اور کرنا انکی ہین آتش خنگ
ہو ہین ہر انواع کی رنج و الم
پھر عذاب بجمع حق ای مرد سعد

جسکی سختی سے ہمیشہ روز و شب
از پی تعذیب کفار شریر
ہوش دینگے پھر بھی پھر انکو تنگ
ہے بنا وہ بہر کفار عنود
پہنچینگے وہ بمدت ہفتاد سال
جانب پایان بلا چون و چرا
اور گرا دینگے یون ہی بے درنگ
از پی کفار افعال شنیع
اس غضب سے گرم وہ آب حمیم
وان پلا دینگے بصد قہر و عذاب
آئیگا چھاتی تلک بے ریب و شک
تنگ کر لیگا گلو بے گفتگو
پوچھ مت اسدم کی سختی کا بیان
ریم و خون اسمین بجا آب ہے
تا رہون کے جسم پر ہوگا عذاب
مارنے اور کوٹنے سے دمبدم
ہڈیون تن مین ہے سگا جنکا ڈھیر
جل کے خاکستر ہوتا مثل غبار
کرتے ہین جب مرغ با منقار و چنگ
ہونگے ان کافرون پر دمبدم
انپہ کر دیگا مسلط اسکے بعد

یعنی ہوگا بھوک کا اُنپر عذاب
سب عذابوں کے برابر در حساب

جبکہ وہ لعنت نصیب و زشت نام
بھوک کی شدت سے مانگینگے طعام

تب کھلا دینگے فرشتے نار مار
اُن لعینوں کو زقوم خاردار

وہ شجر ہی در تہ نار جحیم
پھر اکل جائے کھانا یہ لئیم

یوں نہیں ہے وہ تو قوم اہل دل
جیسے جمتا ہی یہاں از آب گل

خلقت ناری کھی ہے وہ شجر
جسکے خوشے جیسے شیطانوں کے سر

الغرض کھا دینگے جب وہ بدخصال
تو جہت اسوقت کی تلخی کا حال

ڈالتی ہی منہ میں لقمے بدرنگ
اس نمط کریگا اُنکے حلق تنگ

کہ نہایت ہونگے وہ سب جاں بلب
اور کرینگے اُس زباں پانی طلب

تا گرا تری حلق سی لقمہ شتاب
جس سے ہو تون دل کا اضطراب

جیسے کھانے میں طعام اُنکو یہاں
حلق میں اُنکے پھنسا لقمہ ناگہاں

تو وہ سب پی جائینگے آب خوشگوار
حلق سی وے تھی لقمے کو اتار

سو پلا دینگے اُنھیں آب حمیم
جسکے پینے سی جگر ہوگا دو نیم

دونوں پھر جل بھن کے ہو وینگے کباب
تہ تلک جسوقت پہونچیگا وہ آب

سوچ کر اک ہونٹھ اُس دم بخلاف
ہوگا آویزاں وہ ہے تا بناف

دوسرا لب سوج کر بے ریب و شک
ہوگا اُن لوگوں کی پیشانی تلک

اور زباں ہو دیگی جلکر سوختہ
جیوں ہو آتش پارہ افروختہ

ہوگا داخل جب شکم کے اندرون
جملہ اجزائے شکم از راہ کون

گر پڑینگے اس سے ہو کر چاک چاک
پر نہوگی موت تا ہو دیں ہلاک

دیکھ بدبختی وہ کافر بے درنگ
ہونگے اپنی زندگانی سے بہ تنگ

ہیں موکل نار کے جو نوزدہ [19]
پھر بنام مالک اُنمیں بادشہ

آخرش کو جا اُسی مالک کے پاس
موت کی اپنی کرینگے التماس

کہ تو ہم سبکو یہاں اب جی سے مار
تا کہ ہوں اس درد و غم سے رستگار

یعنی تو اب ہمکو جی سی مار ڈال
تا گذر جی ہمیہ رنج و ملال

یوں ہی مالک سے کہیں گے بار بار
مدتوں برسوں بعجز و انکسار

تا کہ وہ حسب سوال اُنکو جواب
جس سے ہو تسکین و تخفیف عذاب

الغرض مالک وہ بعد از الف سال
در جواب اُنکے کہیگا یہ مقال

کہ کہاں ہے موت اب تو کافرو
جو بلا مانگے سی تمکو تا مرو

اب تمہاری موت کو آئی ہے موت
ہوگئی ہے ایک مدت سے وہ فوت

اب تمہارا یاں ہے قوم عنود
آہ و نالہ کچھ نہیں کرنے کا سود

اور نہیں آویگی یاں تمکو موت
تا کہ چھوٹو اس بلا سے ہو کے فوت

اب نہیں ہے موت کا نام و نشان
اس جہاں میں ہے حیات جاودان

سنتے ہی یہ نا امیدی کا کلام
گریہ و زاری کرینگے وہ تمام

پھر کرینگے وہ دعا تا الف سال
ملتجی ہو در جناب ذو الجلال

کہ الٰہی اس زیاں سے ہمکو موت
تا کہ ہم اک بار سب جائیں فوت

اور کر ہم سب پہ اپنا رحم خاص
تا عذاب نار سے ہو دیں خلاص

واں سے آویگی ندا کہ چپ رہو
جیسے تم اس بات میں کچھ مت کہو

یہ دعا ہرگز نہوگی مستجاب
کہ مرو تم اور نہو تم پر عذاب

پھر وہ حسب الحکم حی لا یموت
رکھینگے لب اپنے پر مہر سکوت

جبکہ پھر گذرینگے اُنکو الف سال
اس خموشی میں بصد رنج و ملال

پھر اسی مقدار وہ سب مدتہا و
عجز و زاری کرینگے حق کو یاد

اور کچھ اُسکا نپا دینگے جواب
پھر وہی سب کا فراق دین جزا

بیٹھے رہینگے یا یونہی ہوتا الف سال / کہ اسی میں کچھ ہوتا اپنے انفصال
یہ کبھی جب ہونگے نا انکی حق میں بسود / تب کہینگے یکدگر وہ سب عنود

کہ برابر ہی ہمیں رہنا خموش / اور کرنا صبر و فریاد و خروش
اب کسی صورت نہ پاوینگے امان / اور نہ اس تن سے کبھی نکلیگی جان

کیونکہ یاں کوئی نہیں چھٹنا ہی بات / پھر بھلا کس طور سے ہوگی نجات
ایسی دوزخ میں ہمارا ہی ہے پیش / کوئی حیلہ نہیں جاوینگا پیش

## نار دوزخ میں جو کفار پڑینگے اس روز انمیں اب سن لے ذرا انکی شباہت کا بیان

کہتے ہیں سادی کہ سارے اہل نار / باقد معکوس ہونگے زرد وار
اور ہونگے پھر بل دہ زشت نا / پاؤں اور سر تا کے کتے ہیں

اور چہرے انکے از قہر وعید / شکل انسانی سے ہوینگے بعید
ہونگے واں پر بعضے بعضے بدرگاں / شکل اور صورت میں مانند سگاں

اور بعضوں کی شباہت سے بزرگ / ہوگی واں پر ہو بہو مانند گرگ
اور ہیبت بعضے بعضوں کی وہاں / مثل بوزینہ کے ہوگی بیگمان

اور کتنے ہونگے با شکل حمار / اور کتنے مثل موش و مثل مار
اور بعضے بعضے کفار دنی / رکھتے تھے دنیا میں جو کبر و منی

اور وہاں پر ہونگے چیونٹی کی مثال / تا کریں سب لوگ انکو پائمال
اور بہت انواع کی شکلیں قبیح / ہونگی ان ناحق پرستوں کی صحیح

ایک سے اک شکل زشتی میں زیاد / کس کو کیا کیا میں کہوں کتنے یاد
ہوگا اس صورت سے حال اہل نار / جو لکھا ہے میں نے یہ بالاختصار

بعد ازیں اب سن تو احوال بہشت / گوش دل سے قصہ اہل بہشت
یعنی ذکر مومنان نیک نام / جو کہ ہونگے داخل دار السلام

یوں روایت کرتی ہیں اصحاب دین / از جناب رحمۃ للعالمین

## روایت

کہ وہاں محشر میں با صد عز و ناز / ہونگے ہر اک مومنان پاکباز
یعنی ہر اک مومنان بے ریا / از عنایات جناب کبریا

ایک سے اک ہونگے رتبے میں فزود / خرم و شاداں بصد شان و نمود
جو کہ دنیا میں ہمائے شخص و سمت / خالصاً للہ تھی اک متر و دو بیت

یعنی اک جان و دو قالب بے نفاق / خالصاً للہ تھے اندر وفاق
ان کے شب بیداریاں پر ذو الجلال / دیگا انکو بے بدیل و بے مثال

اور پھر جاوینگے یکدیگر قرین / صف بصف حق کی تجلی کے ہیں
سو انہی پر پردہ حجاب آکے / جلوہ فرما وینگے با صد عز و جاہ

اور جو اہل توکل تھے یہاں / بہ کمال قدرت رب جہاں
چہرے انکے ہونگے واں مانند بدر / روشن و تاباں بصد توقیر و قدر

اور ہونگے بے حساب و بے کتاب / سارے اہل حشر سے وہ باصواب
اور بے پرسش انہوں کے قافلے / سیدھے ہی جنت میں جاوینگے چلے

اور وہ مومن جو دنیا میں مدام / فقر اور فاقہ پہ رکھتے تھے قیام
اور بھوک پیاس کرتے تھے جہاد / کافروں سے در رہ رب العباد

اور رہا تقوی کو عبادت تھی جنہیں / مستعد رہتے تھے وہ پاکیزہ کیش
وہ بھی داخل ہو کے جنت میں شتاب / بے جواب و بے سوال و بے حساب

اور یاد ینگے تعب وہ حق شناس / از جناب کبریا سادات ناس
اور یاد حق میں جو لیل و نہار / رہتے تھے ہر دم نہان و آشکار

پر تغافل جو کیا کرتے تھے ذکر
اور نہ تھی اسکے سوا کچھ انکو فکر

اس نمط مشغول تھے وہ پاک کیش
رات دن یادِ الٰہی میں ہمیش

اور پہنچینگے داخلِ دار السلام
وان پہ ہوگا اشرف الناس انکا نام

سب کے سب فرشتے وان از امرِ خدا
ایک سے ایک ہوینگے ممتاز و جدا

اہل احسان اہل صدقہ اہل علم
اہل خدمت اہل ہدیٰ اہل حلم

اور اسی دستور سے سب خاص و عام
کسکو کسکو میں کہوں لے لے کے نام

جو گروہِ خمر خوار و سود خوار
اور جمع کاذب بے اعتبار

آکل مالِ یتیم و حق تلف
سودی ایوین و ابن ناخلف

وان کھڑے ہونگے بکثرت مثل حج
خر خچر بے حلقہ حلقہ فوج فوج

اور جو دو تھیں اوصاف جمیل
رکھتے ہونگے لیکن مردانِ اصیل

اور جن لوگون کی اپنی سرنوشت
جمع ہونگے فعل خوب و فعل زشت

بعدہ پھر وہ گروہ بدصفات
جو کہ دنیا میں نہ دیتے تھے زکوٰۃ

وہ گرا کر انکو جس کے مثال
اپنے پیرون سے کرینگے پائمال

اور کاٹینگے بھی جیون کلب عقور
اپنے دانتون سے انھیں نکو بے قصور

یعنی یون معلوم ہوگا وہ غوی
یون لگا ہو انکو شیطان قوی

ہونگے پیٹ انکے نہایت سخت تر
اور گرینگے ہم سے بھر کے مثل حجر

اور جو سبھون سے کہین گے بر ملا
تا کہ دیوین کان نظیر دو جو کو ملا

اور جو کرتے تھے جاسوسی یہان
تا سنیں لوگون کا اسرار نہان

سو پھرا جاویگا جست آن میں
سیسہ پگھلا انکے دونون کان میں

یون ہی ہر اک رو اعمال خویش
اپنی اپنی لے جزائے کم و بیش

بعدہ جب از ہجوم اہل حشر
صاف ہو جاویگا سب میدان حشر

رحمت و تسبیح جہان بے گفتگو
تھی مساوی دونون انکی دربرو

سو وہان بزرگان بزرگون کے گروہ
ہونگے ممتاز با نشان و شکوہ

اور باقی مومنین و صالحین
اور سب اہل نفاق و فاسقین

جیسے اہل صوم اور اہل صلوٰۃ
صاحبین حج و خداوند زکوٰۃ

اہل خوف و رحم اہل عدل و داد
صاحب صدق و خداوند جہاد

اور بہت فرقے انھون کے بر خلاف
انکو بھی کہتا ہون سن لے صاف صاف

ظالم و غارت گران و راہزن
رشوہ خوار و خائن پیمان شکن

سارق و سفاک و قطاع الطریق
اور اسی صورت ہزارون ہین فریق

اور وہان پر سارے ہی جمہور ناس
ہونگے اپنے اپنے پیغمبر کے پاس

سو وہان پر وہ بھی اپنی باندھ صف
ہونگے قائم جلد ہی ہر ایک طرف

سو وہان وہ بھی الگ ہونگے کھڑے
باندھ صف یکجا سبھی چھوٹے بڑے

کرکے انکو چارپایون پر سوار
چھوڑ دینگے وان بامر کردگار

اور بھیجینگے بہت ہی خشمناک
اپنے سینگون سے تن انکے مثل خاک

اور جو ہونگے وہان پر سود خوار
سو اٹھائے جاوینگے دیوانہ وار

اور انکے پیٹ میں بہر عذاب
سانپ اور بچھو بھرینگے وا شتاب

اور جو ہونگے مصور انکو وان
حکم ہوگا ڈالو تصویرون میں جان

یعنی دونون جو کو آپس میں ملا
گانٹھ دو وا کاذبون میں بھلا

اور سن سن کرتے تھے پردہ دری
ہر کسو سے ہر شر و مفتری

اور بعضی فاسقون پر بے ریا
سخت تر ہوگا عذاب کبریا

اپنی اپنی راہ لیگا ہر فریق
ہر فریق مومنان خوش طریق

تب تجلی کرے رب العالمین
یون کہیگا با گروہ مومنین

کا ہو گروہ مومنان ذی شرف
کیوں کھڑے ہو تم یہاں صف بصف

کس لیے تم بھی نہیں جاتے ہو اب
کیوں کھڑے ہو اسکا بتلاؤ سبب

لیکن اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ
لیگئے ہیں وہ پکڑ کر انکا ہاتھ

ہم بھی جاوینگے جہاں وہ لے چلے
ہم سبھوں کو یاں سے اپنے ساتھ لے

وہ نہ پہچانینگے اسکو زینہار
کہ یہی ہے نور جناب کردگار

حق کہیگا اے گروہ نیک خو
تم نے کیا دیکھا ہے اس معبود کو

وہ کہینگے کہ ہماری کیا مجال
کہ جو ہم معبود کا دیکھیں جمال

پھر وہ نور ایزدی چھپ جائیگا
بار دیگر اسطرح سے آئیگا

بعد وہ مومنان پاک دین
دیکھتے ہی اس تجلی کے تئیں

اوسکے سب بلا گفت و شنود
گر پڑینگے بے تامل در سجود

پر وہ پشت انکا ہو جاویگا سخت
اسطرح جوں خشک ہوتی شاخ درخت

اور بسبب تکلیف و ایذا شدید
اٹھ نہ پاوینگے زمین سے وہ پلید

اور یہ ہوگا حکم الٰہی کو سرشت
کہ شتابی سامنے لاؤ بہشت

بعد وہ روشنی چھپ جائیگی
ایک تاریکی وہاں پر آئیگی

ایک اک مومن اور وہ دو مشعلیں
دیگا حق تا اسکے پرتو میں چلیں

اور جو مومنان پاک دم
ہووینگے ایمان میں کچھ انسے کم

اور بعضے شخص جو اس آن میں
ہووینگے انسے بھی کم ایمان میں

اور جو انسے بھی کتنے آدمی
رکھتے ہونگے اپنے ایمان میں کمی

اور جو ایمان میں ہونگے سب سے کم
درمیان مومنان ہر اُمم

یعنی جوں جگنو اندھیری رات میں
ہے چمکتا موسم برسات میں

اور جو ہونگے منافق بے شعور
خاک بھی ہوگا نہ انکے پاس نور

جو تھے پیرو اہل ادیان و ملل
سب گئے یاں سے چلے حسب العمل

وہ کہینگے اس سخن کو سن بلے
فی الحقیقت سب گئے یاں سے چلے

ہے جو ہم لوگوں کا بھی معبود خاص
پوجتے تھے جسکو ہم بالاختصاص

تب کہیگا حق کہ میں معبود ہوں
آؤ میرے ساتھ تم تا لے چلوں

بولینگے استغفر اللہ العظیم
تو نہیں معبود ہرگز اے کلیم

یا کہ کچھ اسکی نشانی اور پتا
جانتے ہو تم سو دو ہمکو بتا

ہمیں معلوم ہے اسکا پتا
جب وہ آویگا تو ہم دینگے بتا

با علامات و نشان از کتم غیب
تا کہ وہ پہچان لیں بیشک و ریب

سب تفکر ہو کر کہینگے بالیقین
ہے یہی معبود اسمیں شک نہیں

لیک جو ہونگے وہاں اہل نفاق
انپہ وہ سجدہ نہایت ہوگا شاق

جوں ہی سجدے کو جھکینگے وہ لعین
دوں ہی الٹے گر پڑینگے بر زمیں

پھر روانہ ہوگا وہ نور اس زماں
آگے آگے مومنوں کے بیگماں

اور دوزخ کو بھی لا کر اس زماں
حشر اور جنت کی رکھ کر درمیاں

پھر کریگا کوچ واں سے ہر گروہ
ساتھ ہو اپنے نبی کے باشکوہ

ایک مشعل ہوگی انکے داہنے
دوسری مشعل رہیگی سامنے

انکو اک مشعل ملیگی اس زماں
تا کہ اسکے نور میں ہووے رواں

وہ بھی اک مشعل پکڑ کر اپنے ہاتھ
اسکے پرتو میں چلینگے سب کے ساتھ

انکے ہوگا نور اے روشن دماغ
ناخن ابہام پہ مثل چراغ

انکے بھی ناخن پہ ہوگی اک چمک
رہتی ہے جیسے کہ مثل نور آتشک

یوں ہی ان لوگوں کی ناخن میں شرار
جلتے اور بجھتے رہینگے بار بار

لیک وہ افتان و خیزاں اس زماں
ہووینگے غیروں کے پرتو میں رواں

الغرض سب کیا صغار و کیا کبار / جبکہ جا پہونچینگے دوزخ کے کنار

تب اُترنے کو بڑھے ہر جزو و کل / پشت دوزخ پر رکھینگے ایک پل

اُسی سے تا ہر اُمم کے قافلے / فوج فوج فرقے جاوین جنت کو چلے

کہتے ہین یون راویان بانشاط / سُن لے گوش دل سے حال پل صراط

## اسمین مذکور ہے اُس پل کا جو روز محشر پشت دوزخ پہ دھرینگے رپے رہگذران

کہ وہ رستہ ہے بروز رستخیز / بال سے باریک اور تیغی سے تیز

اور لنبائی مین وہ پندرہ ہزار / سال کا رستہ ہے از روی شمار

لیکن اُس کی راہ مین ہین تین قسیم / سُن لے اب تو مجھسے اُن تینون کا اسم

ایک حصہ ہی چڑھائی مثل بام / جیسے پہلے سب چڑھینگے خاص و عام

دوسرا حصہ تو سُن اے با نیاز / ہے برابر بے نشیب بے فراز

تیسرا حصہ اُتارا مثل چاہ / اس روش تو ہم سے اُس پل کی براہ

جو کوئی اُس راہ سے ہوویگا پار / ہو وہی بے شبہہ مرد رستگار

ورنہ اُسدم جو کوئی مرد دغل / بیچ مین اُس پل کے جاویگا پھسل

سو گریگا دفعۃً کھا پیچ و تاب / قعر مین دوزخ کے با صد اضطراب

بعضے بعضے اہل دین کے زود زرق / پل پہ اُڑ جاوینگے اُس سے مثل برق

اور بعضے مومنان خوش نہاد / اُس سے جاوینگے گذر جون تندباد

اور کتنے شخص جون اسپ دوان / اور کتنے مثل مور ناتوان

اور کتنے گرینگے تھر تھرا / گرتے ہی دوزخ مین جاوینگے سما

بعضے بعضے راویان باسند / کہتے ہین کہ سب حساب نیک و بد

عرصہ محشر مین دینگے جزو و کل / بعدہ گذرینگے وہ بالاے پل

اور بعضے کہتے ہین سارا حساب / ہوویگا بالاے پل حسب الکتاب

سات میدان ہین نہایت بینور / سات ہی جاگہ اُس پل کے اوپر

سو اُن ہی ساتون مین بندون کا حساب / ہوگا اک اک شخص کا حسب الانتساب

ہین تمام از دوان کھڑی بیحد و عد / بہر وزن جملہ فعل نیک و بد

سو اُن ہی ہین سب کے نامی تول تول / دیوینگے پاداش حسب فعل و قول

پہلے میدان مین جو سارے خاص و عام / چلتے چلتے جا کے پکڑینگے قیام

وان پہ ہر اک سے یہ امر بے نیاز / پہلے پرسش ہوگی درباب نماز

عمر بھر کی سب نمازین نفل و فرض / جو پڑھی ہین جس نے سو کریگا عرض

اور نماز فرض اگر کی ہے قضا / جس کسی نے از تعمد یا خطا

وہ بھی کر دیویگا عرض اپنی خطا / اُس زمان حق سے با امید عطا

سو قضا کے فرض کر لیگا بدل / اُسکی نفلون سے خداوند اجل

جو کسی سے ایک رکعت فرض کی / ہو گئی ہوگی قضا تو ای اخی

اُسکے بدلے وضع کر لیگا اِلٰہ / اُسکی ستر نفل کو بے اشتباہ

اور بشکل آدمی آیا نماز / ہوگی حاضر وان پہ ہر اک کی نماز

جس کسو نے یان پڑھی ہوگی نماز / با حضور دل ز خوف بے نیاز

سو نماز اُسکی وہان بیشک و ریب / ہوگی جون حور جہان بے نقص و عیب

اور جسنے کی ادا اے با نیاز / ساتھ ادراک و وظائف کے نماز

اُسکی وہان پر با کمال دلبری / ہوگی زیور پوش مثل پری

اور کیا جسنے یہان اے با شعور / اُسکے آداب شرائط مین قصور

وہ نماز اُسکی وہان پر آنکر / ہوگی معیوب البدن مجروح وار

اُس سے فارغ ہوینگے جب یکقلم / ہوینگے پھر مسئول سب باب صوم

پھر اسی انواع سے حسب الکتاب
ہوگا واں مالی عبادتہا کا حساب
بس عبادات مرکب کا حساب
بعد ازاں چوتھے مین زہد و علم کا
پھر چھٹے میدان مین در باب طعام
ساتوین میدان مین حسب مظالم
تاکہ ہر اک آدمی حسب الکتاب
اور جو اسکے نامہ اعمال مین
دیگا اس ظالم کو حق بے اشتباہ
یعنی اعمال ولی کا ہے یہ ذکر
اس سے بھی پورا نہوگا پھر تو نقل
دینگے محتاجون کو بخشش اسی عقل
نیکیان بد یا سب اس میدان مین
تاکہ ہووے پلہ نیکی گران
ایک نیکی کی کریگا التماس
ہوگا ہر اک آپ ہی آشفتہ حال
اپنے نامے مین جو دیکھیگا بغور
یہ نہین اٹک سزا وار بہشت
ایک بھی ہے جو سید تیرا بھلا
آخرش ان دونون کو پروردگار
اور جو بھی برابر بالمراد

ہوگا سب طاعات جسمی کا حساب
جون زکوۃ و خمس از اہل نصاب
لیگا اس میدان مین وہ عالیجناب
نیت و اخلاق و حرص و حلم کا
ہوگی پرسش از حلال و از حرام
ہونگے مسئول از حقوق ہر کدام
ہو روانہ واں سے اس پل پر شتاب
کچھ نہونگی نیکیان اس حال مین
تاکہ وہ مظلوم ہو پاک از گناہ
غیر جسمی بوجھ لے تو کر کے فکر
ہوگی جاری حق مین ایسی عقل
از پے خوشنودی رب اجل
پوری ہونگی پلہ میزان مین
جب سے پھر تو ہو سزاوار جنان
کرکے الحاح و تملق بے قیاس
دوسرے کا کون سنتا ہے سوال
غیر اک نیکی نہ کچھ پاویگا اور
میرے تو ہین سب اعمال زشت
اور جا تو سید جنت کو چلا
اپنی رحمت سے کریگا رستگار
کچھ نہ اسکو کم نہ کچھ اسکو زیاد

بعد ازان جب دوسرے میدان مین
تیسرے میدان مین پھر ہر فریق
جیسے حج کعبہ و غزو و جہاد
پانچوین مین خوبی نیت کا انفصال
اور ہر اک شخص حسب الاعتقاد
سب کے کاغذ بعد ہ کرکے درست
اور نیکی ظالمون کی کردگار
تو اسے مظلوم کے اعمال زشت
لیک یہ تبدیل اعمال عباد
اور یہ تبدیل و نقل ہی ذہنی خضوع
اور بعض اس جا یہ ارباب ہمم
اک روایت مین بیان ہے یہ اخی
حکم ہوگا اسکو کہ ہو وقت جا
پھر وہان سے جا تناہی وہ غریب
لیکن اس دم بر زبان خاص و عام
تب وہان پر یا گمان اک نیک مرد
تب کہیگا اس سے وہ مرد سخی
اپنی بدیون سے بھلا پایا کہ نیش
بعد کے میرا بھی اللہ یار ہے
اور دیگا اپنے فیض عام سے
یعنی ان دونون کا از فضل آلہ

جا کے داخل ہونگے سب آن مین
جبکہ جا پہنچیگا طے کرکے طریق
مشرکین سے در رہ رب العباد
ہوگا در باب جراحات و قتال
ہو دیگا مسئول از عفو و فساد
پل پہ کردینگے روانہ از بہشت
دیگا مظلومونکو تا ہون رستگار
جو کہ ہونگی درمیان سرنوشت
جو کہ ہے مذکور اے فرخ نہاد
ہوگی اعمال نوافل سے شروع
ایسے بھی ہونگے کہ از راہ کرم
یون ہی ہے مذکور کہ اک شخص کی
ایک نیکی تو کسی سے مانگ لا
اپنی نسبت یارون محبوبون سے یا
ہوگا جاری نفسی نفسی کا کلام
دیکھ کر اسکو برا اندوہ و درد
کہ تو اتنی نیکیون سے ای اخی
ایک نیکی کب بھلا جاویگی پیش
جو وہ چاہیگا تو بیڑا پار ہے
باغ جنت تا بہین آرام
ہوگا جنت مین برابر پایگاہ

اور ہین اعمال جو کچھ بیش و کم ۔ ہونگے سب کے وزن کاغذ مین رقم

اور اسکے ماسوا ہی باتمیز ۔ قربۃً للہ ہے جو کچھ کہ چیز

جیسے آب وضو ہی حق کے دوست ۔ اور قربانی کا خون گوشت و پوست

اور جو کچھ کرتے ہین آغوش نہاد ۔ لید و پیشاب اسپان جہاد

اور وہ لڑکے جو طفلی مین مرے ۔ یعنی ایام بلوغت کے ورے (جوان شدن ۱۲)

لیکن ان اور پاتین کر کی صبر ۔ رہگئے با چشم گریان مثل ابر

سو یہ ہر وزن سب اُس آن مین ۔ ہونگے داخل پلۂ میزان مین

بعد کہ جب اُسپہ از امر ودود ۔ چند کلمہ اور پھر دینگے فزود

ہو گئی تعین حق کی تعظیم و صفت ۔ بولنے والے کی قدر و معرفت

تاکہ ہووے پلۂ نیکی ثقیل ۔ در خور نیات و اخلاص عمل

پلۂ حسنات اگر ہوگا ثقیل ۔ ہے یہی اُسکی ثقالت کی دلیل

در خور اخلاص تصدیق نبی ۔ ہو گئی بھاری کسی کی نیکوئی

اک روایت سے ہوا ہے یہ بیان ۔ خوب بالتفصیل ہوتا ہی عیان

کہ وہان اک شخص کے ہی ہشتدی ۔ ایک کم سو ہونگے طومار بدی

اور ہر طومار کا اہی ذی عقول ۔ ہوگا بیشک شرق سے تا غرب طول

جبکہ دیکھیگا اُنھین وہ نیک مرد ۔ دیکھتے ہی رنگ ہو جاویگا زرد

یعنی کرتے ہی نظر بے ساختہ ۔ ہوش ہو جاویگا اُسکا باختہ

اور کریگا اپنے دل مین یہ خیال ۔ کہ مری اب تک گنہگاری ہی بحال

ایک بھی نیکی نہین ہے میرے پاس ۔ غیر ازین دال شکستہ بے قیاس

تب ملائک کہینگے یہ حال تباہ ۔ یون کہینگے اُس سے کاہی بندۂ اللہ

مت تاسف کر تو ہو کر بے مراد ۔ ایک تیری نیکوئی ہی ہمکو یاد

دیکھلے اُسکو بھی شاید اس زمان ۔ ہو سکی کچھ تیرے حق مین امان

دی تسلی اُسکے دل کو اس نمط ۔ لاوینگے پھر جلد اک چھوٹا سا خط

دیکھ اُس پرزے کی صورت وہ غریب ۔ ہو دیگا داخل بدرگاہ مجیب

کہ مجھے تو اہی حساب کردگار ۔ کسلئے کرتا ہی اس دم شرمسار

ہون سزاوار سقر بیشک رب ۔ اپنے کرداروں سے ای دانائے غیب

اب نہین ہے مجھکو امید نجات ۔ آگے جو مرضی تری اے پاک ذات

یہ جو ہی خط ایک چٹھی کی مثال ۔ ایسے طوماروں کے آگے کیا ہی مجال

جو مقابل اُنکے پلے مین تُلے ۔ جس مین ہے عقدہ سیہ مشکل کا کھلے

حکم ہوگا کہ کسی پر زینہار ۔ ظلم کرتا ہی نہین پروردگار

ہوگا جو کچھ تول مین تیرا یہ خط ۔ سو سزا ابھی ہوگی تیری اس نمط

بعد کہ دھر دینگے وہ خط صغیر ۔ پلۂ میزان مین از امر قدیر

رکھتی ہی از فضل رب العالمین ۔ آئیگا اُس خط کا پلہ بر زمین

سامنے اس خط کے وہ نیکو سرشت ۔ رد ہوگا داخل باغ بہشت

فہم مین راقم کی اس جا یہ سخن ۔ یون گذرتا ہی تو گوش دل سے سن

ہوگی اُس پرزے مین شاید ہی تمام ۔ شاہد ہی حضرت خیر الانام

جسکی برکت عمر بھر کے سب گناہ ۔ دم مین کھو دیتی ہی از فضل الٰہ

لیک ہے دربار میزان و صراط ۔ اختلاف عالمان با نشاط

بعض کہتے ہین کہ وہ میزان و پل ۔ ایک ہی اک ہے فقط از بہر کل

اور بعضے اس سخن کو کرکے رد ۔ کہتے ہین یون کہ وہ ہین بے عدد

یعنی ہر اک کے لیے با نشاط ۔ ہے جدا اک اک میزان و صراط

یا جدا اک اک بہر ہر فریق ۔ یا یہ ہی ہر امم ای خوش طریق

لیک اک آیت صریحا ہی دلیل
وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ
کثرت میزان پہ از قول جلیل

پھر صراط اور جلیل آیا کمال
اپنی دل مین جا پہچکر نا خیال
حال اسکا اسطرح مفہوم ہے
آگے پھر اللہ کو معلوم ہے

اسمین مذکور ہے جو حشر کو بالائے صراط
حسب ایمان و عمل ہو ویگا ہر شخص روان

کہتے ہین جسوقت سب اہل شعور
چڑھ چلینگے پل پہ از بہر عبور
آئیگی تب اک آواز بلند
سب کے کانونمین کہ کرلو آنکھ بند

فاطمہ بنت محمد مصطفٰی
جاتی ہین اس پل پہ با صدق و صفا
پھر اُنھون کے بعد اک فرقہ وہان
پل سے اڑجاوینگا جون برق جہان

پھر مثال ریح صرصر اک فریق
طے کریگا دم مین اس پل کی طریق
بعدہ اک ازدحام خوش خرام
جائیگا مانند اسپ تیز گام

یون ہی اُسدم اک قوم شتر کی چال
اور اک زمرہ پیادونکی مثال
جائیگا پھر لڑکھڑاتا اک ہجوم
جیسے متوالے چلے ہین جھوم جھوم

نار سے نکلینگے شعلے اُس زمان
آگے پیچھے سیکڑون حق کی امان
بعض لوگونکو جھپٹ جاوینگی وان
گر پڑینگے کھاکے لغزش ناگہان

اور جو تھے مومن اُنمین ناخلف
اپنی حقدار ہونگی حق لطف
سو انھین وہ مستحق ہے قیل و قال
پل سے دینگے آتش دوزخ مین ڈال

باقی ماندون کو بعون بے نیاز
لینگے گرنے سے بچا صوم و نماز
یون ہی اکثر جو کہ ہین اعمال نیک
ہونگی پیچ و پیچ مین سب ایک ایک

یعنی صلوٰۃ و صوم ہونگے دستگیر
تا نہ گرنے پائین در نار سعیر
اور بتائید خدا ہے ذات پاک
وان بچا لینگے ز نار سوزناک

سب کے سب اسلام ز خوف کبریا
دم بخود ہونگے بلا ریب و ریا
بیچ نکلیگی کسی کے منھ سے بات
ہو وینگے لغزش مین جون پای ثبات

لیکن امت کے لیے سب انبیا
ہونگے داعی در جناب کبریا
اور کہینگے ملتجی ہو بار بار
رب سلم رب سلم آشکار

یعنی انکو لے بچا اے کردگار
اور سنا ہے پل اس سستی سے پار
اور یوم النحر کو جو مستدام
کرتے قربانی ہین سارے خاص عام

فضل حق سے وہی روز نشور
پل پہ مرکب ہو ویگا بہر عبور
جبکہ ہر اک مؤمن خوش نصیب
جا کے پہونچینگے اُترنے کی قریب

تب مچا دینگے منافق شور و غل
اک اندھیرے مین کھڑی بالائے پل
کاہے مسلمانان ہین یان چھوڑکر
کیون چلے جاتے ہو تم منھ موڑ کر

ہمکو اپنی روشنی مین لو نباہ
تا چلے آوین سمجھ لی اپنی راہ
وہ کہینگے تم بھی آ قوم دنی
کیون نہین لاتے ہو اپنا سے روشنی

جس جگہ سے لائے ہین ہم سب یہ نور
در خور اعمال از فضل غفور
سن کے یہ کلمہ منافق بہر نور
جبکہ پیچھے کو چلینگے تھوڑی دور

ہوگی وان اک تیرگی اس سے زیاد
دیکھتے ہی اسکو وہ سب بدنہاد
پھر پھرینگے وان سے با رنج و تعب
یک بیک کرتے ہوئے شور و شغب

اسمین ہو جاویگی حائل اک جدار
جون سد یاجوج اک پل کنار
اور اُس دیوار مین اک ہوگا در
لیک مسدود و معلق سر بسر

جب نہ دیکھینگے وہ سارے رو سیاہ
اُس در مسدود مین چلنے کی راہ
تب کرینگے واویلا بیشمار
اور پکارینگے بہت ہو بیقرار

اور یہ ہوگا حافظوں کو اختیار
کوئی سو بخشائیگا کوئی ہزار
یعنی رونے پیٹنے سے آئین باز
جلد پھر وہ خازنانِ اہلِ نار
لیک پہلے سب کے وان آ با صفا
اُس زمان از ہیبتِ خیر الانام
کہ بہت سے اُمتی چھوٹے بڑے
ہونگے سائل حق کے شہِ والا صفات
زود تر وہ حضرتِ عالی نژاد
جا کھڑے ہو وینگے دوزخ کے کنار
بعدہ پھر جب وہ محبوبِ الٰہ
بار سوم پھر بدستورِ نخست
ہو جنھون کے دل مین ایمان کا اثر
یون ہی سب کے انبیا دین پناہ
اُمتِ آنحضرت کی اُسدم بسر
خلد مین اُسدم زفضلِ کردگار
لیکن اُسدم اک موحد کا فریق
پر نہ تھا کچھ اُنکو انکارِ رسول
اُنکے حق مین جب رسولِ نامدار
حکم یہ ہوگا کہ اُنکو بالیقین
اُنمین مشرک جو تھے چھوٹے بڑے

دہ نفر پر از جنابِ کردگار
کوئی اُس سے بھی زیادہ بیشمار
اور ادا کرتے رہین صوم و نماز
قعر سے دوزخ کے غوطے بار بار
عاصیانِ اہلِ بیتِ مصطفا
نصف ہو جاویگا پیدا دار السلام
اب تلک مین نارِ دوزخ مین پڑی
دیجیو میری اُمت کو دوزخ سے نجات
سُن یہ فقرہ دل مین ہونگے شاد شاد
اور نکلوا دینگے بہت بےشمار
مجرمون اور عاصیون کے خیر خواہ
جب شفاعت پھر بازینگے حبیب
مثل اک ذرے کے اے خیر البشر
بعد آنحضرت کے حسبِ پایگاہ
سب نکل آویگی از نارِ سقر
اُمتِ آنحضرت کی از رہِ شمار
باقی رہجاویگا در نارِ حریق
جو نکرتے دعوتِ ایمان قبول
ہونگے دائمی در جنابِ کردگار
کچھ توسل انبیا سے تھا نہین
ہونگی جلتے نارِ دوزخ مین پڑے

اولیا اور عالمونکو دستگاہ
اور وہ لڑکے جو طفلی مین کہین
اذنِ حق سے وہ بھی سب نورِ عین
ہووینگے جن جنکو جو جو کے مثال
مخلصی پاوینگے از نارِ حریق
بعدہ جب وہ رسولِ نامدار
پھر اُسی دستور ختم الانبیا
حکم ہوویگا کہ خردل کے مثال
وان سے پھر لے ساتھ لوگونکو تمین
ہونگے داخل جبکہ وہ سوئے بہشت
ناریون خالی ہون گے سب سے مگر
ہوگا تب حکم از درگاہِ خاص
جاوینگے پھر وہ رسولِ فیض گنج
قعرِ دوزخ سے بامرِ ذو الجلال
کوئی نہ رہنے پائیگا چھوٹا بڑا
ہوگی ساری اُمت بھی وہ خلد
کی نہ تھی مطلق اُنھون نے بہتری
محض بے ادراکِ احکامِ رسول
کر اُنھین بھی وہ دیدارِ ذو الجلال
سب علاقہ جھسے یہ کہتے تھے خاص
سو وہ اِن توحید والونکو ہی

ہوگی درباب شفاعت جب نجاہ
لیک جب ان بابِ صبر اُن زکرین
ہونگے بےشبہہ شفیع والدین
دل مین ایمان لینگے اُن سبکو نکال
بعدہ وہ جب بہ رحم ہر فریق
ہونگے پیدا آگہہ زحالِ اہلِ نار
التجی ہو در جنابِ کبریا
جنکے ایمان ہوئے اُنکو لو نکال
جیسے عالم اولیا اصحابِ دین
تین حصے اُنسے پر ہوگی بہشت
کہ ابھی ہین امتی ہین پر سقر
کہ اُنھین بھی نار سے کر لو خلاص
نار سے تا عاصیونکا ہو خروج
لینگے اپنی اُمت کو نکال
صاحبِ توحید دوزخ مین
بیچ جنکے نہین لکھا ہوا
کوئی پیغمبر کی ہدایت دنیوی
رہ گئے تھے اپنی غفلت مین وہ کل
اس عذابِ نارِ دوزخ سے نکال
آپ ہی دینگا انھین اُسدم خلاص
وان کرینگے سطرح طعنہ زنی

کہ نہ اوکیا تھا ہم اور تم میں فرق — جو کہ اب نون ہیں دوزخ میں غرق
کیوں نہ بخشا آج اس حضرت نے نفت — یہ عذاب حق جو ہوتا تم سے دفع
اب نہیں بجز رحمت رب جلیل — جوش میں آویگا سن قال و قیل
یا رتبہ شرک اور توحید کا — زعم میں اُنکے برابر ہو گیا
آخرش اُن سکو وہ والا صفات — تا رہے اسوقت بخشیگا نجات
تن اُنہوں کے ہونگے پُر نے اشتباہ — جسطرح ہوتا ہے انگشت سیاہ
انہیں نہلا دینگے اُنکو سب ملک — تن اٹھینگے اُنکے کندن سے چمک
حکم ہوگا پھر کہ وہ نیکو نشست — ہوں شتابی داخل باغ بہشت
بعد اک مدت کے پھر وہ حق شناس — حضرت حق میں کرینگے التماس
اب ہرا جو لقب ہے اور بیداغ — دور کردے ہے یہ بھی تا پاویں فراغ
تب ہو جاینگے وہ بے شک و ریب

بہشت جو کرتے تھے تم شام و پگاہ — ہے وان در باغ حیدر آلہ
اپنا ان پر شرک و بدعت سب ہے ایسا — گو کہ تھے ہم بد وہاں او تم تھے نیک
کہ انہیں یہ مشرکان بدگہر — ہنستے ہیں یا ہنچے برابر بوجھکر
تا ہیں اپنی عظمت کی قسم — اک مدت بھی رہنے دینگے ہم
کہتے ہیں جسوقت وہ نکلینگے سب — آتش دوزخ سے از فرمان رب
پھر در جنت پہ سن اے شاد بہر — آب حیوان کی جو اک بہتی ہے نہر
لیک ہوویگا اک داغ سیاہ — گرد نون پر اُنکی از امر آلہ
اور لقب اُن سب کا ہوگا دوزخی — روضۂ رضوان بہم نذر اے اخی
کہ جو اپنے فضل سے اے کبریا — تو نے ہمکو رتبۂ جنت دیا
آخرش جب از عنایات غفور — اُنکا وہ نام و نشان بھی ہوگا دور
گور کی گور یہی جانتا ہے الغیب و

## روایت

پھر روایت کہ وہ سارے دل سے — تا رہے جسوقت آدینگے نکل
بعدہ اُسکو بھی لیوینگے نکال — پر عجب اسوقت ہوگا اُسکا حال
بعد اک ساعت کے اے ایزد شناس — ہونگے برجا اُسکے جب ہوش و حواس
کہ خدا کے واسطے اسوقت جو — منہ مرا دوزخ کے باہر پھیر دو
سنکے یہ نیت سماجت کا کلام — عہد لیگا اُس سے حق کا نیکنام
وہ کہیگا چاہتا ہوں یہ ہی بس — اور نہیں اس سے زیادہ کچھ ہوس
بعد اک ساعت کے پھر وہ دلفگار — بھیجیگا جب باغ جنت کی بہار
تب تو پھر رونے لگیگا زار زار — تا کہے جب وہاں تک ہو گذار
ہونگے وہ اشجار جنت کے قریب — خوش نما وہ بھی عجیب و بس مہیب
جیسے یہاں کو نہ پھر رکھیگا یاد — دیکھکر وہ صنعت رب العباد

تب وہاں باقی رہیگا ایک مرد — اس عذاب نار میں باسوز و درد
یعنی پہلے قعر آتش سے نکال — دیوینگے اُسکو در دوزخ پہ ڈال
تب پکاریگا بآواز بلند — سب فرشتوں کو وہاں وہ مستمند
ہو نہایت آپکا مجھ پر سلوک — منہ جلا دیتی ہے آتش کی لوک
پھر نہ کیجو کچھ طمع اس سے زیادہ — جو برآوے یہ تیرے دل کی مراد
تب بلا تک پھیر دینگے اُسکا رو — تا رکھے باہر سبب آرزو
کہ وہاں تو کیا عجائب ہیں شجر — سایہ دار و خوش ہوا و پر ثمر
حق تعالی عہد محکم اس سے لے — دیکھا یونہی اُن درختوں کے تلے
جب وہاں پہنچے خلد کے حور و قصور — ہونگے ظاہر اُسکو پر نور و ظہور
بس بپے پاؤں چلیگا مثل مور — رہینگے حسب توانائی و زور

اور نہیں دیکھینگے وہ کفار زشت
اپنے دوزخ سے نکلکر اب بہشت
اور کرینگے اُنسے رو رو کر سوال
کاہے گروہ مومنان شاد حال

ہمکو بھی تھوڑا سا دو آب و طعام
تم تو ہو سیراب اور ہم تشنہ کام
تشنگی سے یہ وہ مومنان خوش خطاب
دینگے اُن ناحق شناسونکو جواب

تم نہیں پاوگے یہ آب و طعام
حق نے کین یہ نعمتیں تمپر حرام
اسکی خواہش میں عبث کرتے ہو فکر
چاہیے تھا بھیجتے کچھ اسکا ذکر

وعدۂ حق سنکے اوپر تم مدام
کرتے تھے تکذیب و انکار تمام
سچ کہا ہے جو ذرہ اعمال خویش
وہ ملا یا تمہیں بیکم و بیش

سنکے یہ گفتار وہ سب نابکار
سخت ہونگے اپنے دل میں شرمسار
پھر وہ کھڑکی بند کرلیونگے زود
تاکہ ہو موقوف یہ گفت و شنود

کہتے ہیں یون راویان ارجمند

## روایت

کہ دریچہ جب وہ ہو جاویگا بند

جب کہ پہنچینگے مومنان خوشخصال
اپنے دل میں لاوینگے بازو خیال
کہ کہان ہین آج وہ نیک بصر
کچھ نہیں معلوم ہے اُنکی خبر

تب بتاوینگے ملائک اُنکے یاد
کہ وہ سب حسب اثبات بالمراد
اپنی اپنی جا پہ رکھتے ہیں قیام
خوش دل و محفوظ طبع و شاد کام

وہ کہینگے ہمکو یہ باغ و بہار
بے انکے دیکھے آنکھ میں لگتا ہے خار
گر دیا حیرت سے دل کھاتا ہے طیش
کچھ نہیں بھاتا ہے یہ آرام و عیش

بھائی و زن خویش و پیش و دوستان
بہ کہ با بیگانگان در بوستان
اب ہمارے حق میں تم ہو بحال
حضرت حق میں کرو جا یہ سوال

کہ وہ یون کرتے ہیں عرض اے کردگار
ہو گئے تیرے فضل کے امیدوار
کہ الٰہی کرکے ہم کسب معاش
رکھتے تھے دنیا میں جب ہم بود و باش

اور خدمت کر بزرگون کی مدام
پرورش کرتے تھے انکی صبح و شام
اور اُنکے دیکھنے ملنے سے ہم
کرتے تھے آنکھون کو ٹھنڈا دمبدم

کئے جو حاصل نعمتیں ہمنے اب
تجھ سے منعم کی اطاعت کے سبب
اُنکو یان ہین نعمت دلخواہ سے
اب نہیں محروم ہم کس راہ سے

اب ہماری یہ بھی اک دل کی مراد
یہ جو پوری کر دے اے رب العباد
رکھتے ہیں تیری حضرت میں نیاز
تاکہ اس نعمت سے بھی ہون سرفراز

ہوگا ارشاد از جناب ذو الجلال
لا انتہائی اُنکے سب اہل و عیال
آئینگے وہ با ہزاران اشتیاق
اپنے سب مومنون کو بے نفاق

اور اُن سب کی بدولت بالمراد
اپنی پاداش عمل سے بھی زیاد
نعمتیں پاوینگے از فضل خدا
اور جنت میں رہینگے ایک جا

بعدہ اُن نعمتون کے باوجود
حکم حق ہوگا فرشتونکو کہ زود
انکا اسباب ضروری ہیگا یان
لا کے سب کردو مہیا اس مکان

تاکسی کو بعد ازین تکلیف و رنج
یان نہووے پائی مقدار یہ سنج
پھر مدارج مومنون کے کردگار
از شفاعات رسول نامدار

روضۂ رضوان میں کردیگا بلند
اُنکی قدر و منزلت بھی چند چند
پھر کریگا اک منادی ابتدا
جنت و دوزخ کے اندر یہ ندا

کہ گروہ مومنان خوش نصیب
آؤ جنت سے دوزخ کے قریب
اور تم بھی اے گروہ اہل نار
جمع ہو دوزخ سے جنت کے کنار

[illegible]

ہم تو سب آئے تمہارے حکم ودود / ان بہشتوں میں باقرار خلود
یوں ہی ڈرتے ڈرتے پہنچے ڈیوڑھی / ساحل دوزخ پہ جا ہونگی کھڑی
کہ پکاری ہوگی شاید اب نجات / جو سنی ہمنے منادی ہے یہ بات
پھر ملائک موت کو واں کر کے بند / لائینگے اس دم بشکل گوسپند
اور سب سے ہونگے سائل وہ عزیز / کہ اسے پہچانتے ہو کیا ہے چیز
کہ ہم اسکو جانتے ہیں صاف صاف / نام اسکا موت ہے بے اختلاف
دار دنیا میں سب اہل روزگار / چکھ چکے ہیں اسکی لذت ایکبار
ذابح اسکا کہتے ہیں بالاختصاص / حضرت یحیی پیمبر ہوگا خاص
تم رہو اس باغ جنت میں ہمیش / کوئی آفت اب نہیں آویگی پیش
اور تم بھی اے گروہ زشت کیش / اب رہو اس نار دوزخ میں ہمیش
اب چکھو اسمیں عذاب بیشمار / تا ابد صبح و مسا لیل و نہار
کہ نہیں ہے تمکو اب خوف ہلاک / اور نہ کچھ اس آتش دوزخ سے باک
اور جہاں تک ہونگے وہ دوزخ کے لوگ / سنکے یہ انکو نہایت ہوگا سوگ
کیا ہی ہم لوگوں کا تھا مقسوم بد / جو یہاں لایا باقرار ابد
سو کہاں اب اسکا ملتا ہے سراغ / دیگئی وہ بھی ہمارے دل پہ داغ
اب ہمیں دوزخ میں جلنا ہے مدام / اور نکلنا تو بہت مشکل ہے کام
بند کردیں خوب سب کے ترک و تاز / ہر طرف سے با ستونہای دراز

اب یہاں جانگی پھرتی ہے نوید / یہ نہیں معلوم اسمیں کیا ہے بھید
اور وہ سب کافران بد دماغ / اپنے اپنے دل میں ہونگے باغ باغ
اسگمان سے کہ سب اہل نار / جا کھڑے ہونگے جنت کی کنار
رنگ ابلق ہوگا اسکا آشکار / ہیں یہ فرماتے رسول کردگار
سن یہ کلمہ یوں فرشتوں کو شتاب / دینگے سب کافر مسلمان یہ جواب
کونسا ہی سرخ ہے جیسے کہیں / دار فانی میں اسے دیکھا نہیں
ذبح کیجاویگی پھر وہ گوسپند / آگے لوگوں کے بتکبیر بلند
اور دینگے یہ بشارت آشکار / کہ مسلمانان عالی اقتدار
کیونکہ جب کہ موت وہ خود مرگئی / سب کو اپنے غم سے ایمن کر گئی
اور نکالو دل سے تم ای بدصفات / غم ابھی مت اور کہنا ہی نجات
سن یہ مژدہ مومنان خوش نہاد / ہونگے از بس اپنے اپنے دل میں شاد
بس اسی جنت میں رہنا ہوگا اب / فضل سے حق کے ہمیشہ روز و شب
کہ ہزار افسوس اب ہم کیا کریں / موت بھی چلتی نہیں ہے تا مریں
زندہ ہوتی موت تو بھی تھی یہ بات / کہ کبھی تو مر کے پاوینگے نجات
مخلصی کی راہ اسمیں ہے کہیں / ہمکو تو ہرگز نظر آتی نہیں
بعد اسکے ہوگا حکم کردگار / خازنوں کو تا کہ سب ابواب نار
جسمیں ہر اک کافران بدخصال / دل سے گم کردیں نکلنے کا خیال

## مومنو دل سے سنو تم صفت باغ بہشت
## چند ابیات ہیں اب حسب احادیث و قرآن

بعد ازین سنیو ذرا ای مومنان / چند کلمے اب باوصاف جنان
ہیں تمہارے روبرو یہ داستان / ریت کہتا ہوں بقول راستان
مشک افزودہ پاکیزہ سرشت

اور ہی خاک زمین اسکی تمام
اور زمین ہر چمن و ہر مقام
یعنی کنکریاں ہین انمین لیے ہام
یاکہ پیدا ہوے سب نونہال
ساری میوے موز و انگور انار
دیکہا ہر اک میوہ پاکیزہ شکل
ایک نہرین انمین ہین سب چار قسم
قسم اول مین ہے آب غیر آسن
یعنی اسکا ذائقہ رنگ بھی
نہ بدلا ہو جسکی شان مین
پھر چلاوے انکو اسی خدا مدام
اور اک تسنیم ہے اسکے سوا
جیسے اصحاب الیمین از رہ جاہ
ہونگے اس پانی سے شیشہ بھر کے
اور جو ہونگے خاص اہل بہشت
پی مدام ہین وہ ابرار حق

زعفران زرد سا ہی یکنام
طیب و پاک و مصفا ہی تمام
لعل و یاقوت و زمرد کی تمام
عاشق و معشوق جن قیمت وصال
سیب شفتالو و غیرہ بیشمار
ساری میوونکا مزہ ہنگام اکل
ان نہرونکا وصف پاکیزہ اسم
غیر آسن خوشگوار و پسندیدہ
کچھ نہ تبدیل و تغیر ہو کبھی
لذۃ للشاربین قرآن مین
تین چشمے اور ہین انکا نام
سو وہ جاری ہے ساق ہوا
رکھتے ہین اور وہ کمتر پایگاہ
ایسے لوگون کے مکانون مین وہ
پائینگے یہ آب وہ نیکو سرشت
جب مشرف ہونگے از دیدار حق

اور روش ہر اک بلورین آبدار
اور زمین روڑی ہے ہین جواہر کے بڑے
اور سب اشجار ایسے جنکے پوست
اور گھنی شاخین انکی خوش بہار
لطیف و پاک شیرین شہد وار
اور درختون کے تلے نہرین روان
دیکھ لے سورہ محمد مین عیان
دوسری مین وہ عجائب شیر ہے
تیسری مین خمر ہے یعنی شراب
اور عسل وہ ہے مصفی و شگرف
ایک ہے کافور اور اک زنجبیل
ایک ہے کیا اک چشمونکا آب
یعنی اورونکی نسبت ہونگے کم
وقت صحبت کے پینگے وہ یہ آب
حوض اس پانی کے ہونگے انکی گھر
تب انہین اک نعمت پاک لطیف

روش و شفاف ہے آئینہ وار
سنگریزون کی جگہ چھوٹے بڑے
ہین طلائی نقرئی اوس حق کے درخت
بیخ زان و خار و سبز میوہ دار
خوش مزہ خوش رنگ خوشبو خوشگوار
ہین بہت پاک و مصفا اے جوان
ہے لکھا ان چارون قسمونکا بیان
وصف جسکا خارج از تحریر ہے
اور چوتھی مین بھرا ہے شہد ناب
کیا لکھوں خامہ صفت مین اسکی حرف
نام ہے قرآن مین جسکا سلسبیل
عام لوگون کو وہان ہی خوش خطاب
عزت و توقیر مین وہ پاک دم
اور پانی مین ملا مثل گلاب
تا ہین خالص ہے شام و سحر
اور حاصل ہونگی اسی مرد ظریف
اسکی توصیف و ثنا بے اختلاف

## غزل در تعریف شراب طہور

اس غزل مین ہے اب تو صاف صاف
کرتے ہین اوصاف اہل شعور
تب ملائک پلائینگے انکو
پی پیوستہ لطف و سرور
تو بھی ہرگز نہ کرسکیگا تمام

خبر مصطفے سے یہ مذکور
جامہاے پر از شراب طہور
باغ جنت مین مومنون کے حضور
آخرش ہوگا معترف بقصور

جبکہ دیدار حق ہو اہل بہشت
آب نہرونکا اور چشمون کا
گر لکھے خامہ بریدہ زبان
مختصر کر مجھے اب یہ غزل

ہو چکینگے مشرف و مسرور
بے بدل ہے بلا قصور و فتور
وصف اسکے کا تا بروز نشور
طول دینا اسے نہین ہے ضرور

## وصف اب اسمین درختون کا اور پھلون کا

اب سنو اوصاف اشجار جنان — گوش دل سے اے گروہ دوستان
کر بلندی مین وہ ہین جیسے کہ زیاد — پر یہ ہی اُنمین شعور طبع زاد
دونہی اونچینگی وہ شاخ درخت — اُن بہشتی کے کہ ذرا ہی نیک بخت
اور گھڑون سے اُنکے نکلینگے لباس — وہ مقطع جو نہون تا ہو کے پاس
آوینگی ہر ایک کے تن پر درست — حسب خواہش نہ ڈھیلی اور چست
سن لے ابتو جیسے اُن جامونکا اسم — جو کہ اعلی ہونگے ہین وہ سب دو قسم
جسکو سندس کہتے ہین اہل عرب — ہل اتی مین جیسے فرماتا ہے رب
مثل محمودی کے ہے وہ اور دبین — یا بسان اطلس دیبا ے چین
پر نہایت ہونگے شفاف و لطیف — سارے کپڑے کیا قمیص و کیا لفیف
اور جنت ہے وہ پاکیزہ مقام — ہے نہ جسمین گرمی و سردی کا نام
بلکہ رہتا ہے حال اعتدال — نور افشان صبح روشن کی مثال
بلکہ ہے بے شبہ نور صبح دم — روبرو اُسکے ہزاروں حصہ کم
اُسکے آگے تابش شمس و قمر — محض بے رونق لگیگی سر بسر
بھر وہ ہے کہ جو اس دنیا مین آئے — ایک عورت اُن بہشتون سے منھ دکھاے
جون شعاع شمس سے نور قمر — محو ہو جاتا ہے سب وقت سحر
جون براز و بول بلغم تھوک ناک — چرک چشم و تن وغیرہ سے پاک
کذب و لغو و غصہ و بغض و غرور — حرص و رشک و شہوت سب سے دور
یعنی ہونگے سب کے سب سالم مزاج — پھر بھلا کیا اُنکو پروا علاج
یعنی موئے عانہ و ریش و بروت — کچھ نہونگے ہے حدیثون سے ثبوت
کیونکہ زیبائش مین داخل ہین مو — آدمی لگتے ہین اُنسے خوبرو

## اور صفت اُنکی جو ہینگے اسمین مکین او مکان

ہین جہان تک باغ جنت کی شجر — ان ہی مو سے اُس میوہ کا ثمر
جب کوئی چاہیگا کہ وان جا بجا — شاخ سے پھل توڑ لے اور کھائیے
بے تکلف ان پھلونکو کھائیگا — لیٹے بیٹھے جیسے دل مین آئیگا
ویسے ہی پوشاکین نفیس و خوش قماش — ہین کہان دنیا مین گر کیجیے تلاش
بعض گل مین خوشنما فرش و فروش — بعض گل مین وا بجا پر نقوش
قسم اول ہوگا لاہی کے مثال — نازک و باریک تر دور از خیال
قسم ثانی اُسمین سے ایک بار — ہوگا مضبوط و سطبر و خوش طراز
اسکو وان بولینگے استبرق تمام — سورہ مذکور مین ہے یہ بھی نام
اسطبری و غفی کے باوجود — نیچے ستر تہ کے تن ہوگا نمود
اور شعاع شمس بھی اسمین نہین — اور نہین ہے اسمین تاریکی کہین
یعنی جون قبل از طلوع آفتاب — صبح کا ہوتا ہے حال اُسکا میاب
وہ شعاع عرش ہے آغوش نہاد — اُسکو کیا نسبت بنور بامداد
اور ہونگی ایسی حورات بہشت — شکل اور صورت مین نورانی سرشت
تو وہین چھپ جاے اس سورج کی دھوپ — دیکھتے ہی اُسکے منھ کا رنگ و روپ
اور یہ خوبی کہ سارے مرد و زن — پاک ہونگے از کثافت ہاے تن
اور کثافت دل کی جون کبر و منی — غیبت و غمازی و طعنہ زنی
اور نہوگا وان کسی کو کچھ مرض — جسکے موجب دوا ہی کچھ غرض
اور نہونگے بال بھی تن مین کہین — جو نکلتے ہین جوانی مین یہین
ہونگے پر موے ولادت سب بحال — جیسے ابرو و مژہ اور سر کے بال
یعنی ہین یہ بال سب زیب جمال — وہ نہین ہین جو کہ ہون تن پر وبال

تاکہ انہین مہمان پاک باز
نعمت دیدار سے ہون سرفراز
ایک کا تو جنت الماوی ہی نام
دوسری کا نام ہی دار المقام

تیسری ہی دار السلام ای مرد سعید
اور چوتھی جنت الخلد اسکے بعد
پانچوین جنت نعیم ای نیک پے
اور چھٹی پھر جنت الفردوس ہے

ساتوین جنت ہو عدن ای سینہ صاف
آٹھوین کے نام مین ہے اختلاف
سن لے ابن عباس کا تو یہ کلام
کہ ہی علیین اس جنت کا نام

اور جو ہی قول حی لا یموت
خاص قرآن اس سے بس ہوتی ہے ثبوت
کہ ہی علیین ہے اک مکان
ہی وہ دفترخانۂ اہل جنان

اور مجھے کی ہی جا بی ریب و شک
از برای جملہ انسان و ملک
کچھ بہشتو نہین ہے وہ شریک
آگے پھر اللہ جانے ٹھیک ٹھیک

اور بعضے علمان خوش نصیب
نام اس جنت کا کہتے ہین کثیب
اس سے مخصوص ہی بالاختصاص
ہو کہ آنحضرت نے فرمایا ہے خاص

کہ وہان جسدم جو باامر کردگار
سب مسلمانان عالی اقتدار
واسطے دیدار حق کے جابجا
جمع ہونگے مشک کے تودون پہ جا

تب چلیگی اک ہوا مشک بیز
معتدل یعنی نہ آہستہ نہ تیز
اس سے پوشاکین مسلمانونکی کل
خوب ہو وینگی معطر مثل گل

اتنے مین نور جمال ذو الجلال
ہوگا طالع بعد یل بہشتیان
حسب اعمال مراتب ہر بشر
دیکھینگے اس نور کو از چشم سر

اور اس خالق سے ہی ہونگے ہم کلام
جسطرح چاہینگے سارے خاص و عام
اور رفیع الدین جو تھے والا نژاد
وہ یہ فرماتے ہین حسب الاعتقاد

کہ عقیدے مین کر ہے یہ کلام
کہ ہی بیشک مقعد الصدق اسکا نام
کیونکہ اس آیت سے ہی اسکا جواب
آگے پھر واللہ اعلم بالصواب

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ
فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ

## اسمین تحریر ہی جنت کے مدارج کا شمار
## حسب اعمال جو پاوینگے ہر اک اہل جنان

اس روایت کو تو سن ای عزیز
کہتے ہین یون راویان باتمیز

کہ ہین جتنی آیتین قرآن مین اب
اتنے ہی درجے بھی ہین جنت مین سب
انمین اک ہے جو ہے سب مین رفیع
ہی وہ حضرت کی لیے جو ہین شفیع

کہتے ہین یون راویان سینہ صاف
کہ ہی نام اسکا وسیلہ بے خلاف
نور سے پر ہو رہا ہے ہر طرف
سارے درجون پر وہ رکھتا ہی شرف

ہر مکین اسکا بہ نزدیک اگہ
جون وزیر اعظم اندر بارگاہ
مومنون کو خلد مین جاہ و جلال
بے وسیلے اسکے ملنا ہے محال

یعنی کب پاوینگے ہرگز مومنان
بے وسیلہ اسکے نعمای جنان
ای محمد چھوڑ یو سنت اسکا دلیل
دونون عالم مین تو اسکا ہی طفیل

جو وسیلہ چاہیے تجکو تو ہی
تو کیے جا تو اسی کی پیروی
پیروی اسکی ہی ہے یہ ماحصل
موجب خوشنودی رب اجل

پیروی اسکی سے ملتا ہے خدا
دونون عالم مین جو ہی حاجت روا
جب ملا حاجت روا ہے پھر دو کون
پھر بہشت بھی چاہنا پھیرون ہے ہون

چھوڑ کر ایسے غنی کو بہر مال
خبط ہی کرنا فقیرون سے سوال
(یعنی اہل دنیا)
وہ بھی کیا دینگے جو خود ہین فقیر
ہین کہین عاجز بھی عاجز کی نصیر

## تتمہ

آٹھوین جنت کی طبق ای ماہ چہر
ہونگے سب زیر و زبر مثل سپہر

اور جو ہوگا طبقۂ بالاترین
سقف اسکی ہوویگی عرش برین

دیکھینگے نیچے کی جنت کے ہجوم
اپنے اوپر والون کو مثل نجوم

اور اسی دستور سے انکے خو
ساکنان طبقۂ ثانیہ کو

طبقۂ ثالث پر آوینگے نظر
وان کے عالم جون نجوم جلوہ گر

یون ہی ہر طبقے سے دیکھینگے مدام
اپنے اوپر والونکو وان مستدام

اور ملیگی ایک ولی کو مراد
خواہش دنیا سے دہ چندے زیاد

اور اس جنت مین وہ نیکو سیر
پائیگا اک ملک واسع اسقدر

کہ مہیا ہونگے اسکے اندرون
جابجا باغات و انہار و عیون

اور اسکے درمیان فوج و حشم
اور افواج مراکب اور خدم

اور بہت مال و متاع دل پذیر
ہے جو کچھ شائستہ شان امیر

اور جنت کے درختون مین مگر
بعض سے بھاری ہونگے اس قدر

کہ تراشینگے انہین جو ہر اکل
نکلیگی اک عورت پاکیزہ شکل

پہنے وہ پوشاک و زیور دلفریب
کہ پری ہو دیکھ جسکو ناشکیب

اور رہیگی مستعد وہ پاک کیش
اپنے مالک کی اطاعت مین ہمیش

اور ہونگے قامت اہل بہشت
مثل قد آدم خاکی سرشت

یعنی ان ہاتھون سے ہونگے ساٹھ ہاتھ
باقی اعضا بھی اسی قطع کے ساتھ

اور تخمیناً انھون کا سن و سال
یون نمایان ہوگا با حسن و جمال

گویا سی سالہ ہین در عین شباب
نعمت خوان طرب سے بہرہ یاب

اور زبان و دل سے انکے روز و شب
بے تغافل ہوگا جاری ذکر رب

اور بظاہر جیسے جسم مومنان
ہونگے پر لذت نعماے جنان

ویسے ہی باطن بھی انکا پر ز حق
ہوگا مالامال از انوار حق

دیکھو اب سبحان اللہ اک شجر
باغ جنت مین کہ ہی اسکا ثمر

بخشتا ہے فرحت تن کو تمام
اور حلاوت فم انکے کو مستدام

اور تجلی جناب کردگار
کرتی ہے محظوظ دل کو بیشمار

الغرض وان مومنان خوش خطاب
ہونگے ساری نعمتون سے بہرہ یاب

اور سب سے بے عدیل و بیمثال
ہوگا دیدار جناب ذو الجلال

یہ عجب نعمت ہے بہر مومنان
افضل و بہتر نعماے جنان

پر ہین اسکے چار درجے ای صبی
ہے یہ ثابت از احادیث نبی

بعض لوگون کو لقاے کردگار
ہوگی حاصل ہر برس مین ایکبار

اور بعضے مومنان پاکباز
ہونگے ہر جمعے کو اس سے سرفراز

بعد ازین جو ہونگے خاصان الٰہ
عالی القدر و معلی بارگاہ

وہ مشرف ہونگے اک دن مین دوبار
از تجلی لقاے کردگار

ہے خبر مین کہ ادا کرتا ہے جو
باخشوع قلب فجر و عصر کو

تو سواے دونون وقتون کے حصول
ہوگا دیدار خداے ذی عقول

اور خواص الخاص تو لیل و نہار
رو برو حاضر رہینگے بندہ وار

جسطرح جیسے خادمان خوبرو
شاہ کے رہتے ہین ہر دم روبرو

## اسمین مذکور ہے جو عرش معلی کے تلے ہونگے ہر ایک مشرف بہ لقاے رحمان

روایت حق حضرت خیر الانام
کہتے ہین یون لوگ با فہم تمام

جنت ہشتم کا طبقہ زیر عرش
ہے جو ہموار و برابر مثل فرش

سنو سو سمے اک میدان پر نور
پھر روایت خالی از حور و قصور

پیش دھری جائینگی اسکے درمیان
جابجا حسب المراتب کرسیان

کوئی کرسی نور کی ہوگی بنی / کوئی انمیا قوت از زبرسنی
کوئی زمرد کی نہایت بے نظیر / کوئی سیم و زر کی [illegible]

اور جو از مومنان خوش نفس / قابل کرسی نہونگے بعض کس
سو بٹھائی جاوینگے وہ پاک کیش / مشک کے تو دون پہ حسب قدر خویش

ہونگی خوش محظوظ سارے کنان / اپنی اپنی جا پہ با امن و امان
مرتبے مین گو کہ ہر اک آدمی / کم کے ہونگے وان پہ بیشی و کمی

پر نہوگا رشک ہرگز یکدگر / کہ یہان بیٹھے ہوئے ہین ہم پہ اوپر
اتنے مین آویگی اک ٹھنڈی ہوا / ایسی خوشبو کہ کبھی اسکے سوا

باغ جنت مین نہ دیکھی ہوگی بہی / اور نہ اس دنیائے فانی مین کبھی
بعدہ فرماویگا پروردگار / اپنا جلوہ اس مکان مین ایکبار

ہر کوئی اپنے مطالب مو بمو / جسطرح چاہیگا حسب آرزو
خواہ پنہان اس زمان یا آشکار / عرض کردیویگا پیش کردگار

اور سوال اسکے کا وہ عالی جناب / آشکارا یک بیک دیگا جواب
بیچ مین کوئی کسی کے اس زمان / حائل و مانع نہوگا بے گمان

پھر کریگا حق فرشتون کو یہ امر / کہ بلاؤ ان سبھونکو لا وہ خمر
کہ ہے موصوف با وصف طہور / بخشتی ہے دل کو جیسے سے سرور

اور ساری نعمتون سے بامراد / خوب سا کر دو انہین محظوظ شاد
پھر تو ہو جاوینگے سب اسطرح غرق / دینگی لذت مین نہ پاتا یہ فرق

کہ انہون کے دل سے جاویگی اتر / لذت نعماے جنت سربسر
یعنی اسکے روبرو وہ ذی عقول / نعمتین جنت کی سب جاوینگی بھول

بعدہ ہونگے مرخص وان سے جب / اپنے اپنے مسکن و ماوی کو سب
ایک تب بازار درمیانے راہ / وان ملیگا انکو از امر الٰہ

ہونگے سودے اسمین ہر اقسام کے / یعنی ہر انواع اور ہر اقسام کے
ہوگی جس جس چیز کی خواہش جسے / کہ یہ سودا جو ملے تو لون اسے

دون ہی لا وہ چیز بے گفت و شنفت / اس بہشتی کو ملا کرینگے مفت
وان سے جب پہونچینگے وہ فرخ نہاد / اپنی اپنی جا پہ شاد و با مراد

برکت دیدار حق سے اس مثال / چہرے انکے ہونگے با حسن و جمال
کہ انہون کی بیبیان ہونگی دنگ / دیکھتے ہی انکے منہ کا روپ و رنگ

پھر تعجب سے انہین وہ بیبیان / پوچھینگی کہ چشم بد دور اے میان
یہ کہان آیا ہے حسن و جمال / ہوگیا ہے آج جون بدر کمال

وہ کہینگے بس ہے اسکا یہ سبب / جو کہ دیکھ آئے ہین ہم دیدار رب
ہے یہ اس اکسیر اعظم کا اثر / فیض نے جسکے کیا اس مس کو زر

قدرہ احقر کی ورنہ کیا مجال / کہ جو ہو خورشید تابان کی مثال
اور پھر جنت مین ہے بے اشتباہ / حسب رتبہ ان سبھون کو بارگاہ

چاہیگا جب وہ جناب بے نیاز / اپنی رویت سے کریگا سرفراز
اور ہوگا ان سبھون سے ہم کلام / از رہ اشفاق و الطاف تمام

## ہے بیان راگ کا اسمین جو وہان گاوینگے / حق کی تعریف مین ہر ایک وہان خوش الحان

یون خبر مین ہے کہ صد باغ جنان / بہر تسبیح قلوب مومنان
ہونگے جو جو راگ کے چند طور / سن لو اب اوصاف انکے کر کے غور

[illegible]

اسکے پھونکی صدا وقت ہوا
اسقدر معلوم ہوگی خوش نوا

کہ زمین پر گر پڑینگے کھا کے غش
سنکے وہ آواز مستانہ وش

دوسرے اسطور کا ہوگا سماع
سن لیے ہین کہ تا ہو تمکو اطلاع

بعضے بعضے جا پہ حوران جنان
جمع ہوکر وصف حسن مہوشان

گائین گی اسطور کہ آئیگا وجد
سننے والونکو وہان اے اہل مجد

تیسرے وہ بندگان کردگار
جو کیے جاتے ہین خلوتمین شمار

جیسے اسرافیل جو ہین اہل صور
اور جون داؤد قاری زبور

اپنی خوش الحانی سے یہ پاک کیش
حق کی تسبیح و ثنا کرتے ہمیش

سب کو وان محظوظ فرماینگی خوب
تا وجد بحر بیخودی مین جاوین ڈوب

یعنی اسکے ذوق سے بے قیل و قال
سننے والون کو وہان آئیگا حال

## ذکر کیفیت عورات جنان ہے اس مین

## صفت نعمت خوشنودی خلاق جہان

یون روایت ہے کہ در باغ جنان
کوئی بھی بے زن نہوگا بیگمان

بلکہ اک اک مرد کو رب غفور
دیگا وو دو بیبیان مانند حور

ان زنون سے جو نہ رکھتی تھین تمیز
ذرہ نیک و بد مین کہ کیا ہے چیز

اور جو بے چاوند مین خستہ جگر
کرگئی ہین دار فانی سے سفر

یا انھون سے لڑکیان ہو خرد سال
کرگئی ہین اس جہان سے انتقال

اور جنھون نے اپنی حاجت کے لیے
عمر مین اپنی کئی شوہر کیے

وہ رہینگی اپنے اس شوہر کے پاس
جس سے رکھتی تھین محبت بیقیاس

یعنی ان مردون مین تھی الفت زیاد
کچھ نہین ہے حب دنیا سے مراد

بس اسی نظم و نسق مین بے ملال
منقضی ہووینگی ہشتاد و ہفت سال

بعدہ فرمائیگا وہ ذو الجلال
ایک دن وقت تجلی یہ مقال

کاہے ہر بندو بتاؤ کرکے یاد
اور بھی باقی ہے کچھ دل مین مراد

سنکے یہ ارشاد سب دینگے جواب
ملتجی ہوکر کہ اے اقدس جناب

سب آئی دل ہمارے کی مراد
بلکہ استحقاق اپنے سے زیاد

یعنی جو کچھ تھی تمنائے دلی
فضل سے تیرے وہ سب ہم کو ملی

حکم ہوگا از جناب پاک رب
کہ تمھین دیتا ہون اور اک چیز اب

اپنی خوشنودی کی نعمت اے عباد
ہے جو ہر نعمت سے بہت زیاد

تم سے راضی ہونگا مین ہمیش
ناخوشی ہرگز نہین آئیگی پیش

جب سنینگی اس بشارت کا مقال
سارے مومن از جناب ذو الجلال

تب یہ یون جانینگے وہ نیکو سرشت
اسکے آگے جملہ نعماے بہشت

جسطرح سے پیش خورشید منیر
ایک ذرہ بلکہ اس سے بھی حقیر

کیونکہ اک خوشنودی پروردگار
رکھتی ہے سب نعمتون پر افتخار

تم سے ہین راضی ہون حق نے جب کہا
اے محمد اور کیا باقی رہا

جنت و حور و قصور و جملہ شے
پیش خوشنودی خالق ہیچ ہے

## اسمین تحریر ہے احوال انھون کا لاریب
## اہل جنت کے جو وان ہونگے خدمتگاران

خادمان اہل جنت سربسر
ہونگے ہر نوع اندر و خبر

ایک تو ہونگے ملائک اے میان
اہل جنت اور خدا کے درمیان

اور وہان سے ہوگا جو فرمان رب
دینگے پہنچا با امانت انکو سب

جو کرینگے جنتی سب عرض حال
دینگے پہنچا در جناب ذو الجلال

یون ہی اکثر انبیا السکر بتا
ایک کا حال ایک کو دینگے بتا

دوسرے غلمان کہ ہو وہ ایک قسم / خلقت جنت سے غایت پاک جسم
یعنی ہیں وہ لوگ نورانی سرشت / پاک تن مانند حوران بہشت

اور رکھا ہی حق نے انہیں یکسال / کہ انھوں کا قد و قامت سن و سال
ایک انداز ہی پہ رہتا ہو سدا / بے کم و بے کاست از امر خدا

سو وہاں وہ کودکان پاک کیش / اہل جنت کے رہینگے گرد و پیش
یون پھرینگے ہر طرف پیش نظر / سلک گوہر جس طرح ہو منتشر

نیز ہو وینگے وہ خدمتگذار / مشرکون کی ہیں جو اولاد صغار
انکو آنحضرت نے خود بخشوا لیا / ہو کے داعی در جناب کبریا

کہ الٰہی شرک سے ہیں یہ بری / جرم کچھ ثابت نہیں انپر ذری
کیونکہ یہ بیچارگان روز الست / تھے جو قالوا بلیٰ کوبی کے مست

یاں سن تکلیف کو پہنچے نہیں / جو کہ ہوتا کفر و شرک انسے کہیں
یا تری توحید کے اقرار سے / موڑتے منہ اپنا یہ انکار سے

ورگذر اب انسے اے عالی جناب / یہ نہیں مطلق سزاوار عذاب
حضرت حق نے سنا حاجت رسول / اپنے فیض عام سے کر لی قبول

سو غلامی میں رہینگے یہ تمام / خاص اس امت کی جنت میں مدام

اور سن لو آخری اک داستان / گوش دل سے ای گروہ راستان

## ای عزیزو سنو اس میں کیا جاتا ہے رقم
## اہل اعراف کا احوال بلا ریب و گمان

رہ گیا تھا باقی اس جا کچھ بیان / اسلیے کرتا ہوں میں تیرے عیان
یون روایت ہے کہ جب روز نشور / کر چکینگے لوگ سب پل سے عبور

تب جنہوں کے فعل نیک و فعل بد / سب برابر ہونگے از رو عدد
متصل دوزخ کے وہ ہوئنگے اسیر / جابجا مانند زندان شریر

اور نہ پہنچی جن گروہوں تک یقین / دعوت پیغمبران پاک دین
لیک تھے ہر اک گناہ بد سے دور / جیسے کفر و شرک اور فسق و فجور

اور کیا کوئی نہ کار نیک بھی / جوں نماز و روزہ و حج ایک بھی
بلکہ تھے وہ جوں بہائم اور سباع / در طلب ہا خور و خواب و جماع

نیک و بد میں کچھ نہ تھی انکو تمیز / کہ بدی کیا شی ہے نیکی کیا ہے چیز
اور نہ تھے بالغ یہ جو کہ لوگ / یا کہ انکو ہو گیا کچھ ایسا روگ

جیسے مالیخولیا یا ضعف قلب / یا جنون و خبط یا ہو عقل سلب
جسکے موجب سے خدا کی بندگی / ہو نہ ادا انسے نہیں تا زندگی

اور حق و باطل کی تحقیقات میں / کی نہ تھی کوشش کسی اوقات میں
آخر الامر اس زمان یہ سب کے سب / وان بٹھائی جاوینگے از حکم رب

جو کہ ہے اعراف مانند جدار / حائل و عائق میان خلد و نار
تا کہ اس دن جو کہ ہے پنجہ ہزار / سال کا وہ روز از روے شمار

بولتے ہیں جسکو سب روز جزا / کیونکہ نیک و بد کو ہوا اسمین سزا
دیکھینگے جب حال کفار شریر / کہ تپے جلتے ہیں در نار سعیر

اور کرتے ہیں بہت غوغا و شور / شدت رنج و الم سے زور زور
تب وہ بھی دیکھ ان لوگونکا رنگ / اپنے اپنے دل میں غایت ہونگے تنگ

گو سزا انکو نہو گا ولیک / دل میں عبرت سے سما جاویگی ایک
اور جب دیکھینگے حال مومنان / کہ ہیں خوش محظوظ در باغ جنان

دور سے دیکھ انکو وہ للچائینگے / اور آپ ان تک نہ جانے پائینگے
تب نہایت دل پہ گذریگا قلق / ہونگے پر ناچار از فرمان حق

لیکن اُس اعراف سے وہ بے ریش
دیکھینگے احوال دونونکا ہیش
جب کرینگے اہل جنت شادیان
دینگے تب انکو مبارکبادیان

اور جو دیکھینگے عذاب اہل نار
تو کرینگے انکو لعنت بے شمار
کا ملعینو یہ تمہاری ہے سزا
جیسے تھے تم منکر روز جزا

جب بلینگے وہ بنار سخت گرم
تب بلاوینگے وہین انکو شرم
پھر ہمین اتباع مومنین
بعد اک مدت کے رب العالمین

بخش دیگا انکے سب جرم و خطا
اور کریگا پھر بہشت انکو عطا
اور بعضے راویان باشکوہ
یون روایت کرتے ہین کہ اک گروہ

جو نہ پہنچے تھے سن تکلیف کو
زندگی ہی مین یا پہنچے تھے وہ
پر حق و باطل کی تھی انکو تمیز
یا نہ تھی کہ حق و باطل کیا ہے چیز

لیک تھے اس زندگی مین جو غبی
بے خبر از دعوت دین نبی
جو رسول وقت کی کچھ اطلاع
پاتے وہ تو کیون نکرتے اتباع

بے خبر پائی نہ از راہ دراز
یا رکھا کم شہرتی نے انکو باز
تھا یہ اس سبب جب وہ قوم جہول
رہگئے محروم از دین رسول

سو کیے جاوینگے وہ سب شامل صعید
اک مکان مین متصل دوزخ کے قید
پھر تجلی کریگا اُس جا ذو الجلال
اُن اسیرون سے کریگا یہ سوال

کہ مجھے پہچانتے ہو اے عباد
مین تمہارا کون ہون ہی تمکو یاد
سنکے سب اس بات پہ ہونگے گواہ
کہ بلاشک تو ہمارا ہے اِلہ

حکم ہوگا کہ اگر تم سب کے سب
بوجھتے ہو مجکو برحق اپنا رب
جو کہون مین تمسے اس دم سو کرو
اور سوا میرے کسی سے مت ڈرو

دیکھتے ہو جو یہ نار شعلہ دار
کود تو اسمین پڑو تم ایکبار
سن یہ کلمہ اُن سبھون سے چند لوگ
جو نہ رکھتے ہونگے اپنی دلمین روگ

گر پڑینگے حسب حکم کردگار
اُس گھڑی آگ مین پروانہ دار
اور جو رہجاوینگے باقی چند کس
وہ کرینگے کودنے مین پیش و پس

اور عذاب حق مین ہونگے عذر خواہ
اس تحقق سے کہ ہی برحق اِلہ
تو ہی خود دانا ہے اسرار نہان
ہم ضعیفون مین یہ طاقت کہان

جو رکھین اس نار مہلک مین قدم
جسکے دیکھے سے فنا ہوتا ہے دم
پر تری رحمت سے ہین امیدوار
ہر زمان صبح و مسا لیل و نہار

تب وہ وہ اولین پہ کردگار
نار کو کردیگا ہین باغ و بہار
اور یہ فرمادیگا دنیا مین اگر
یہ مرے احکام سے پاتے خبر

تو بلاشک حسب فرمان پر عمل
صدق دل سے اس پہ کرتے فی المحل
کیونکہ وان اقرار وحدت کا مری
نار دوزخ سے نہ تھا مشکل نری

اسمین تو یان گھس سکے ہے فعل شیر
وان ادائے امر مین کب کرتی دیر
پھر انھین داخل کریگا اُس زمان
روضۂ رضوان مین با امن و امان

اور گروہ آخرین پر ہوگا قہر
کہ بلاشبہہ ہو تم کفار دہر
جو کہ تم دنیا مین ایسے قوم بتر
میرے امر و نہی سے پاتے خبر

تو بھی تم ہرگز نہ اسکو مانتے
اور نہ دل سے اسکو تم حق جانتے
جبکہ میرے روبرو منکر ہو حکم
رہگئے خاموش تم جون صم و بکم

پھر بھلا دنیا مین ایسے قوم و غل
غیب پر تم کسطرح کرتے عمل
قابل دوزخ ہو تم اسے جاہلو
جاؤ یان سے اپنے زمرے مین ملو

اور سدا اسمین رہوگے نامراد
جو ہے دار مہلکہ بئس المہاد

اسمین مسطور ہوا حسب روایات صحیح

کہتے ہیں کہ جو مکلف سب بشر ... ہیں عبادات خدا پر سر بسر

## حال جنات و مکافات بہائم کا بیان

ویسے ہی اس سورہ میں سب قوم جن ... کہ کریں حق کی عبادت رات دن
ہیں یہ شامل در ثواب و عقاب ... جملہ قوم انس و جان حسب الکتاب
گر وہاں جنات کا کیا ہوگا حال ... حشر کو جب ہوچکیگا انفصال
در خور اعمال بد بعد از حساب ... تا ابد کھینچینگے دوزخ کا عذاب
بلکہ وہ مثل بہائم سب کے سب ... خاک میں ملجائینگے از حکم رب
اور کرینگے مالکی بے ظلم و جور ... ارث پر اپنی بنی آدم کے طور
لیکن انکی مالکی و سروری ... کچھ نہوگی باغ جنت میں وری
یہ رہینگے سب رعیت کی طرح ... متصل جنت کے باعیش و فرح
اور وہاں کی نعمتوں سے بے گزند ... مثل دہقانوں کے ہونگے بہرہ مند
آگے پھر دانا اسرار نہان ... ہے وہی جو ہے خداوند جہان

فرق کیا ہے جن میں و انسان میں ... دیکھیے سورۂ رحمان میں
لیک ہے اس مسئلے میں اختلاف ... عالموں کی راے سے اسپہ صاف
بعضے فرماتے ہیں کہ محشر کے دن ... مثل کفار بشر کفار جن
اور جو ہونگے صالح و نیکو سرشت ... وہ نہونگے داخل باغ بہشت
اور بعضے کہتے ہیں صلحاے جن ... باغ جنت میں رہینگے رات دن
اور کہا بعضوں نے کہ محشر کے دن ... جنتی تو ہونگے سب صلحاے جن
کیونکہ جو تھی مالکیت خلد کی ... سو وہ حق نے حضرت آدم کو دی
لیکن آمد و رفت انکی لا کلام ... باغ جنت میں رہیگی مستدام
قول یہ پچھلا ہے ای ایزد شناس ... ہے قریب الفہم و نزدیک قیاس
اور وما من دابة فی الارض جو ... آیۂ قرآن ہے سو اسکو سنو

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طَآئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ○

اب بیان یہ آیت رب جلیل ... ہوتی ہے اس بات کی اوپر دلیل
کہ جہاں تک جانور ہیں ذی حیات ... سب جلائے جائینگے بعد از ممات
پھر وہاں ہوویگا بالاختصاص ... جانور سے جانور لیگا قصاص
یا کسو زبر نے لاغر کو یہاں ... چھیڑ کر ناحق ستایا ناگہاں
اور کہینگے لو یہاں اب بالمراد ... روبرو اسکے وہ کرکے اپنی داد
بلکہ وہ از قدرت یزدان پاک ... اس زمان ہوجائینگے جنت کی خاک
وہ تو ہونگے موضع عالی کی خاک ... خلد میں از رحمت یزدان پاک
جس طرح سے ذبح کرتے ہیں سدا ... بہر کھانے کو لے نام خدا
یہ تمام کمترین کی ہونگی خاک ... وہ اٹھا دینگے وہاں اک لطف پاک

پھر وہاں پر پیش خلاق اجل ... پائینگے ہر اک مکافات عمل
جیسے مارا ہوگا اس دنیا میں جو ... شاخ والی گائے نے بے شاخ کو
سو وہاں بے شاخ کو دینگے شاخ ... اور دینگے قوت کو بھی قوت فراخ
لیک حیوانات کی خاطر کبھی ... دوزخ و جنت نہوگی خاک بھی
خالصاً لله جو کہ جانور ... ذبح ہوتے ہیں خدا کے نام پر
اور فقط جو اپنی حاجت کے لیے ... جانور لوگوں نے یاں بسمل کیے
سو وہاں پر ان سبھوں کی خاک سے ... فرق ہوگا انکی خاک پاک سے
کیونکہ خاک خلد ہوگی باشعور ... ہوگا حاصل انکو بھی واں اک سرور

باقی مانده اور حیوانوں کی خاک
جو ہوئے ہین از صورت سے ہلاک

خاک دنیا سے وہ بل بے اشتباہ
محو ہو جاوینگے از حکم اله

ہو رہیگی یہ ان مانند نحو
خاک دنیا حشر کو ہو دیگی محو

جب چھڑینگے پل سے اہل بہشت و نشر
خالی رہجاویگا تب میدان حشر

آسمان برہم زده ہو جاوینگے
انکی جا پر جلتون کو لاوینگے

خاک دنیا بنیگی جون سیده شگرف
اہل جنت کی غذا ہین ہوگی صرف

اور صحاح معتبر مین اسکا ذکر
اسطرح مذکور ہے حسن کے فکر

کہ وہان اہل اترینگے آن مین
قید ہونگے لوگ اک میدان مین

اور وہان سے پاک ہو کر جب تمام
از شکایات و حقوق ہر کدام

ہونگے راہی خلد کو وہ پاک دل
تب وہان دونون ہی اک مچھلی و بیل

یون لڑینگے دونون وہ بالائے خاک
گر پڑینگے آخرش ہو کر ہلاک

پہلے بریان کر کے وہ ماہی جگر
ہوگا تقسیم اہل جنت کے اوپر

بعده ان دونون کو کر کے کباب
ساتھ اسکے حکم خالق سے شتاب

مثل سیده بنسکے دنیا کی خاک
ہوگی سارے اہل جنت کی خوراک

اس طرح سے خاک دنیا سب کی سب
محو ہو جاوےگی از فرمان رب

کہتے ہین دنیا مین سے ای مہ لقا
جتنا پتھرون کو وہان ہوگی بقا

اور رہینگے باغ جنت مین ہمیش
عزت و حرمت سے حسب قدر خویش

جیسے ناقہ حضرت صالح کا تھا
اور وہ دنبہ تھا جو اسمعیل کا

اور سگ اصحاب کہف ای باشعور
اور حنانہ ستون اور کوہ طور

اور منبر مسجد نبوی کا بھی
اور کعبہ جو سے لگے ہین ابھی

اور وه صخره بھی از فرمان رب
جو متعلق بیت اقصی سے ہے اب

نازل و وارد ہین جنت سے ابھی
جیسے آیات احادیث نبی

کہ رہیگی اہل جنت کو تمام
نعمت و قربت کی کثرت مستدام

اور یہی صورت رہیگی دمبدم
ناریون کو کثرت درد و الم

کم نہوویگی بقدر اک برنج
تا ابد انکو خوشی اور انکو رنج

ای محمد یہ بہت قصہ ہے طول
طول کرنے سے نہین ہے کچھ حصول

کر دیا اب اس مختصر کو تو تمام
اسقدر کافی ہے از بہر عوام

فضل حق سے دل کا حاصل مدعا
ہو چکا سب اب اٹھا دست دعا

## ہو چکا نظم رسالہ وہ جو تھا نثر تمام ـ اب مناجات و دعا ہے بجناب یزدان

یا الہی تو ہے غفار الذنوب
تیری تو ہے شان ستار العیوب

جو کہ آیا تیرے در پر عذر خواہ
گو ہوئے ہین اُس سے لاکھون ہی گناه

جبکہ توبہ اُسنے کی با چشم تر
ہو گیا مغفور وہ نیکو سیر

مین بھی آیا ہون بامید نجات
تیری ذات پاک حق والاصفات

عفو فرما میرے سب جرم و قصور
کیونکہ مین عاصی ہون اور تو ہے غفور

اور یہی ہو دعا میری قبول
از طفیل آل و اصحاب رسول

جبکہ باقی ہے میرے تن مین دم
سنت نبوی پہ رکھنا ثابت قدم

ہے یہی بیشک صراط مستقیم
سیدھی جنت کو گئی بیخوف و بیم

جو کہ روگردان ہوا اس راہ سے
گم ہوا ہے وہ سبیل اللہ سے

چھٹ گئی اس سے صراط مستقیم
پیشوا اسکا ہوا دیو رجیم

سو بچیان اس راہ سے ای پاک ذات
دور رکھیو مجکو تا حین حیات

جب کہ دن اس عالم فانی سے سیر
کیجیو تب خاتمہ میرا بخیر

اور اُس دن کہ ہے یوم الحساب / آ ٹکا اک میل پر جب آفتاب
اُس تپش مین مجکو ای میرے آلہ / عرش اعظم کے تلے دیجو پناہ
اور وہ رستہ جو ہے روز رستخیز / ہوگا دوزخ کی اوپر جون تیغ تیز
نیک و بد سب اُسپہ گذرینگے ضرور / حسب اعمال و مراتب بے قصور
جب چلین اُس مین لیے بار گران / بخشیو تب مجکو وان تاب و توان
تاکہ اُس سے کوئی رنج و ملال / طے کرین مین برق خاطف کی مثال
اور عطا کیجو مجھے تو ای غفور / روضۂ رضوان مع حور و قصور
اور دیجو نار دوزخ سے پناہ / ہے وہ جاے عاصیان روسیاہ
اور وہان کیجو مجھے ای بے نیاز / اپنی رویت سے ہمیشہ سرفراز
ماسوا ان نعمتون کے یا مجیب / اپنی خوشنودی بھی کیجو نصیب
اور جو ہین مومنان با صفا / پیرو شرع شریف مصطفا
کیا زن و کیا مرد کیا برنا و پیر / کیا غریب و یا فقیر و کیا امیر

اس مین مرقوم ہے تاریخ مع اسم کتاب / تاکہ دریافت کرے اُسکو ہر اک ابجد خوان

ان سبھون کے حق مین یہ دعوت قبول / ہو بحق آل و اصحاب رسول
جبکہ کی اس نظم سے اوقات صرف / حسب اطوار یہ نظم شگرف
دل مین یون گذرا کہ اسکا نام جو / ہو مع تاریخ تو کیا خوب ہو
تب سروش فکر نے سن یہ کلام / رکھ دیا آثار محشر اسکا نام
سو جناب حق مین ہے اب یہ دعا / ہو جیو مقبول حسب مدعا
کر پڑھے جو کوئی یہ میرا سخن / یا کرے تحریر اُسکے دل مین بن
دار دنیا مین جناب بے نیاز / اُسکو رکھے ہر گناہ بد سے باز
اور عقبی مین اُسے حسب المراد / اپنی رویت سے کرے محظوظ و شاد
اور رکھے جنت مین با امن و امان / از طفیل احمد آخر زمان

## خاتمۃ الطبع

حمد و شکر بیشمار نثار بارگاہ حضرت آفریدگار ہے جس نے واسطے عطاے جزاے اعمال نیک و بد بندون کے روز قیامت کو ٹھہرایا اور اُس پر ایمان لانے کا حکم فرمایا اور صلوٰۃ و سلام غیر معدود تا روز قیام اُسکے رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُنکی آل اطہار اور اصحاب اخیار رضی اللہ عنہم پر نازل ہو جنھون نے آثار و علامات قیامت سے خبردار کیا اور احوال روز آخرت اور نعمتہاے جنت اور عذابہاے جہنم سے ہوشیار کیا اما بعد جاننا چاہیے کہ یہ رسالہ ہدایت مقالہ مشتمل احوال مفصل آخرت پر موسوم باسم تاریخی آثار محشر بعد تصحیح مطبع رزاقی واقع کانپور مین حسب ایماے حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۵ و حاجی محمد عبد الصمد صاحب مہتمم مطبع و مالکان مطبع رزاقی سلمہما اللہ الباقی ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ کو حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا۔

# مناجات مسمی بجامع الحاجات تصنیف محمد خان قندھاری

کاش جاوے میرا سر یارب ۔ تیرے کوچے مین ہو گذر یارب

ہو غفور رحیم تیری صفت ۔ مہربانی کی کر نظر یارب

التجا میری عاجزی کے ساتھ ۔ ہووے مقبول رونکر یارب

قبول تیرا ہے ان یشاء اللہ ۔ مجکو پہنچی ہے یہ خبر یارب

**وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ**

کسکو طاقت ہے رہ بتانے کی ۔ تو ہی ہادی ہے راہ بر یارب

رکھ مجھے در پہ اپنے یا اللہ ۔ نہ پھرا مجکو در بدر یارب

نفس بیٹھا ہے ذلت و خواری ۔ تو بچا ہے نہ ہو ضرر یارب

روز و شب مانگتا ہون تجھسے پناہ ۔ نفس کے شر سے الحذر یارب

اور عنایت سے تیری مین پاؤن ۔ نفس پہ فتح اور ظفر یارب

ہو دعا مانگو مین وہ ہو مقبول ۔ دے زبان کو مری اثر یارب

ہیگا مختار انس و جان کا تو ۔ شمس تیرا ہے اور قمر یارب

تجھ سوا کس سے مین کہون جاکر ۔ کون میرا ہے داد گر یارب

سب کا فریاد رس ہے تو یارب ۔ مین بھی تیرا ہون اک بشر یارب

**شَاكِرِينَ لِنَعْمَائِكَ صَابِرِينَ عَلَى بَلَائِكَ**

تندرستی مین مجھے تو رکھ شاکر ۔ اور صابر بلا پہ کر یارب

حکم سب تیرے مین بجا لاؤن ۔ دے تو توفیق اسقدر یارب

نہ قضا مجھسے ہو نماز کبھی ۔ عصر و مغرب عشا سحر یارب

اور رکھ ظہر پر مجھے مضبوط ۔ باندھے اسیر ہون کمر یارب

آوے رمضان کا مہینا جب ۔ ساتھ روزے کے ہو بسر یارب

اور تو انگر تو کر غنی مجکو ۔ دے خزانے سے اپنے زر یارب

تا ادا مین کرون زکوٰۃ تری ۔ فضل سے تیرے گھر بگھر یارب

امن و توشہ نصیب یارب ہو ۔ حج کے خاطر کرون سفر یارب

دن بھی اسدن ہو حج اکبر کا ۔ میرا کعبے مین ہو گذر یارب

باندھ احرام حج کو لاؤن بجا ۔ اور قربان کرون شتر یارب

جاؤن کعبے سے پھر مدینے مین ۔ ہووے واں حاضری بسر یارب

اور شفیع کر مرا نبی اسدن ۔ مرکے جیونگے جب بشر یارب

لا تخافوا ہی حق کلام ترا ۔ روز محشر مین کر نڈر یارب

اور لا تقنطوا کہا تو نے ۔ جرم میرے معاف کر یارب

آوے جب وقت موت کا میری ۔ دفع شیطان ہو حیلہ گر یارب

بھاگے ابلیس اپنے لے لشکر ۔ فضل کی تیری ہو سپر یارب

اور ملک آوے آشنا صورت ۔ جان کندن کے وقت پر یارب

نکلے اسدن زبان سے لا اللہ ۔ پڑھ کے کلمے کو جاؤن مر یارب

لے ملک روح کو کرے پرواز ۔ کھول مجھپر فلک کا در یارب

پونہچون مین جہاں ہے علیون ۔ واں پہ لکھا ہے خیر و شر یارب

**وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ كِتَابٌ مَرْقُومٌ**

میرے اعمال بد پہ بار خدا
مہر بخشش کی اپنی کر یارب

بھیج کوئی ولی پڑھو وہ نماز
آکے میرے جنازے پر یارب

سورۂ ملک ہو شفیق میرا
مجھپہ پوشش کرے وہ گھر یارب

کون تیرا ہے مالک و خالق
کون رب تیرا ای بشر یارب

اور عنایت سے تیری رب کریم
کھلے جنت کا مجھپہ در یارب

نکلون مین اُس سے ہو کے گل مانند
حشر سب ہو کی سر بسر یارب

سایۂ عرش مین مرے اللہ
دے جگہ مجکو بیخطر یارب

کم ترازو مین ہو بدی میری
زیادہ نیکی کو میری کر یارب

رکھو تو محفوظ دوزخ سے مجھے
آتش انکی ہے تیز تر یارب

اور دوزخ پہ ہین ملک انیس ۱۹
وہ نہ دیوین مجھے ضرر یارب

نکرین انکا سوال و نہین جواب
کر مدد میری اسقدر یارب

[illegible] پل سے [illegible]
ملے جنت مین مجکو گھر یارب

[illegible] سے [illegible] ندا
کر تو محشر مین بیخطر یارب

[illegible] دکھا مجکو
اپنا دیدار بھر نظر یارب

[illegible] سو شون کو [illegible] جنت
کھا دین جنت مین وہ ثمر یارب

[illegible] کی

ہو کے ارواح وان سے پھر آوے
تن مردہ مین سر بسر یارب

رکھین جب اسکے گور کے اندر
قبر مجھپر نہ تنگ کر یارب

اور پوچھین جو منکر اور نکیر
قبر مین مجھ سے آن کر یارب

دون جواب انکو مین باسانی
مجکو طاقت دے اسقدر یارب

اٹھے جب زلزلہ قیامت کا
شق ہو آسان میری قبر یارب

آویگا کوس جبکہ وان سے کوچ
خلق کا ہوئیگا جگر یارب

رکھیگی میزان مین نامۂ اعمال
تولیگا سب کا خیر و شر یارب

اور نامے کو میرے دہنے ہاتھ
دیوے لا نامہ بر یارب

زمہریر و جہنم اور سعیر
ہاویہ جا ہے سقر یارب

ہوینگے اسدن کھڑے وہ سب [illegible]
سب سے پوچھینگے مختصر یارب

جب سنین وہ ملک سخن میرا
ہو وین خاموش سر بسر یارب

بخش مجکو طفیل احمد کے
پھر تو بکر اور عمر یارب

اور علی دیوین ہاتھ سے اپنے
مجکو کوثر کا جام بھر یارب

جسطرف دیکھون اٹھا کے نگاہ
تو ہی آوے ادھر نظر یارب

بخش میرے برادر و مادر
زن و فرزند اور پدر یارب

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
یہ دعائین قبول کر یارب

---

الحمد للہ کہ یہ رسالہ مشتملہ بر احوال قیامت و دوزخ و جنت موسومہ بہ آثار محشر مع مناجات
فی دار الامع کانپور مین حسب ایماے حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ و حاجی
محمد عبد الصمد صاحب مہتمم مطبع و مالکان مطبع رزاقی سلمہما اللہ الباقی ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۳۱۶ھ کو حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا